e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 47 Friday , November 13 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۴۷) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۳-نومبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲/جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

شاہ پر حلقہ بندی کے معاملے پر دوبارہ بھرم پھیلانے کا الزام

نئی دہلی، 12 نومبر (یواین آئی) کانگریس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر حلقہ بندی کے معاملے پر دوبارہ بھرم پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کا تین روزہ خصوصی اجلاس بلانے کی تیاری کررہی ہے، لیکن اس اجلاس میں بھی حد بندی سے متعلق بل منظور نہیں کروا پائے گی۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ مسٹر شاہ نے آج چند صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت میں دعویٰ کیا ہے کہ یہ بل 15 سے 18 ووٹوں کے فرق سے منظور ہوجائے گا۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ وزیر داخلہ سات ماہ قبل بھی ایسا ہی دعویٰ کرچکے ہیں، لیکن گزشتہ 17 اپریل کو اس بل پر لوک سبھا میں انہیں 50 سے زائد ووٹوں کے فرق سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کانگریس رہنما نے مسٹر شاہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ کھوکھلے دعوے اور بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔

انڈونیشیا کے نائب صدر نے دیا استعفیٰ، تعلیمی قابلیت پر اٹھ رہے تھے سوال

انڈونیشیا کے نائب صدر جبران راکابومنگ راکا نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے اسپیکر احمد مزانی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ سابق صدر جوکو ویڈوڈو کے بیٹے جبران کی تعلیمی قابلیت پر مسلسل سوال اٹھ رہے تھے۔ استعفیٰ کے ساتھ ہی 2029 میں ختم ہونے والی مدت کار کے لیے ان کے جانشین کو منتخب کرنے کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس معاملے سے واقف لوگوں نے بتایا کہ جبران نے بدھ (11 نومبر) کی دیر رات صدر پرابوو سوبیانتو کو اپنے فیصلے کے بارے میں بتادیا تھا، جسے انہوں نے قبول کرلیا۔ انڈونیشیا کے آئین کے مطابق نائب صدر کا عہدہ خالی ہونے پر نئے سرے سے انتخاب نہیں کرایا جاتا ہے۔ یہ عہدہ تب تک خالی رہتا ہے جب تک کہ 'پیپلز کنسلٹیٹو اسمبلی' صدر کی جانب سے نامزد 2 امیدواروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرکے اس عہدہ پر مقرر نہیں کردیتی۔ یہ عمل 60 دن کے اندر مکمل ہونا چاہیے۔

عام آدمی پر مہنگائی کی مار، خوردہ مہنگائی 6.09 فیصد کے پار

خوردہ مہنگائی ایک سال کی بلند ترین سطح پر، آر بی آئی کی مقررہ 2 سے 6 فیصد کی حد سے باہر ہوگئی ہے، دسمبر میں شرح سود بڑھنے کا امکان

- پیاز کی قیمتوں میں 116 فیصد اور لہسن میں 60 فیصد کا اضافہ
- مہنگائی پر قابو پانے کے لیے آر بی آئی شرح سود بڑھا سکتا ہے: ماہرین



نئی دہلی (یواین آئی) مہنگائی کے محاذ پر عام لوگوں کو شدید جھٹکا لگا ہے۔ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں تیزی کے درمیان ملک کے کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) پر مبنی خوردہ افراطِ زر اکتوبر 2026 میں بڑھ کر 6.09 فیصد (عارضی) تک پہنچ گئی ہے۔ اس سے گزشتہ ماہ ستمبر میں یہ 5.54 فیصد تھی۔ اشیائے خوردونوش کی مہنگائی کی شرح اکتوبر میں 8.94 فیصد درج کی گئی جو کہ ایک ماہ قبل 7.74 فیصد تھی۔ اکتوبر میں عمومی خوردہ قیمت انڈیکس (سی پی آئی) 110.05 اور غذائی اشیاء کا خوردہ قیمت انڈیکس 113.23 پوائنٹس رہا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر ریزروبینک آف انڈیا (آر بی آئی) دسمبر کے جائزے میں اپنی مانیٹری پالیسی کو مزید سخت کرنے اور مہنگائی میں ایک کے بعد ایک، دوسری مرتبہ پالیسی شرح میں 0.25 فیصد کا مزید اضافہ کر سکتا ہے۔ وزارتِ شماریات اور نفاذِ پروگرام کی ماہانہ رپورٹ کے مطابق اکتوبر 2026 میں دیہی مہنگائی 6.63 فیصد رہی، جبکہ شہری مہنگائی 5.41 فیصد درج کی گئی۔ دونوں علاقوں میں غذائی مہنگائی بلند سطح پر برقرار رہی۔ دیہی علاقوں میں یہ 9.09 فیصد اور شہری علاقوں میں 8.68 فیصد رہی۔

اکتوبر میں ریسٹورنٹس اور قیام کے کرایوں میں سالانہ بنیاد پر 10.06 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ پرسنل کیئر اور سوشل پروٹیکشن زمرے کی اشیاء کی مہنگائی 10.14 فیصد رہی۔ اکتوبر میں پیاز کی قیمتیں سالانہ بنیاد پر 116.22 فیصد زیادہ تھیں، جبکہ لہسن 60.74 فیصد اور ادرک ولیموں کی خوردہ قیمتیں اوسطاً 48.32 فیصد اور 47.30 فیصد اوپر درج کی گئیں۔ چاندی کے زیورات کی مہنگائی بھی 52.39 فیصد کی بلند سطح پر رہی۔ ماہ کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے کی مہنگائی 5.84 فیصد اور رہائش، پانی، بجلی، گیس اور دیگر ایندھن کے زمرے میں مہنگائی کی شرح 2.90 فیصد رہی۔ اس دوران آلو، پھول گوبھی اور ناریل کی قیمتوں میں سالانہ بنیاد پر بالترتیب 14.24 فیصد، 10.57 فیصد اور 5.60 فیصد کی کمی دیکھی گئی۔ پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے ان اعداد وشمار پر کہا،"اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا دباؤ وسیع پیمانے پر برقرار ہے۔

پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس کے صدر رائل گپتا نے ان اعداد و شمار پر کہا،"اکتوبر میں خوردہ مہنگائی بڑھ کر 6.09 فیصد اور غذائی مہنگائی کا 8.94 فیصد تک پہنچنا اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں پر گہری نظر رکھنا بے حد ضروری ہے۔ مختلف زمروں میں مہنگائی کا رجحان مختلف بنا ہوا ہے، لیکن صارفین کے اخراجات میں غذائی اشیاء کے اہم حصے کو دیکھتے ہوئے اس عنصر پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پی ایچ ڈی کے سکریٹری جنرل اور سی ای او ڈاکٹر رنجیت مہتا نے کہا،"اکتوبر کے مہنگائی کے اعداد وشمار اس بات کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں کہ مجموعی مہنگائی اور اس کے مختلف عناصر کے درمیان فرق کرنا کتنا اہم ہے۔ غذائی مہنگائی میں اضافے کے ساتھ رہائش اور صحت سے متعلق زمروں میں نسبتاً محدود قیمتوں کا اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ صارفین کے اخراجات کے مختلف زمروں میں مہنگائی کا دباؤ غیر مساوی ہے۔ غذائی مہنگائی میں مسلسل کمی گھریلو خاندانوں کی قوتِ خرید کو بہتر بنانے اور مانیٹری پالیسی کے لیے زیادہ مستحکم ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

2027 میں بگڑ سکتے ہیں عالمی معاشی حالات، 'موڈیز' نے کیا اظہارِ فکر

دنیا بھر میں 2027 کے دوران قرض سے متعلق مالی حالات کمزور پڑ سکتے ہیں۔ قرض لینے کی بڑھتی ہوئی روش اور توانائی کی بلند قیمتوں کے باعث کمپنیوں اور حکومتوں پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ خاص طور پر زیادہ قرض لینے والی اور جلد ہی اپنے پرانے قرضوں کی 'ری فائنانسنگ' (قرض کی نئی شرائط پر تجدید) کرنے والی کمپنیوں اور اداروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ 'موڈیز ریٹنگز' کی ایک رپورٹ میں یہ اندازہ ظاہر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بڑی معیشتوں میں اقتصادی سرگرمیاں جاری رہنے کی امید ہے، لیکن مالی وسائل حاصل کرنے کے لیے بڑھتے خرچ، توانائی کے اخراجات اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) میں سرمایہ کاری کی رفتار سست ہونے سے مختلف شعبوں میں مالی دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ 'موڈیز' نے کہا ہے کہ 2027 میں داخل ہوتے ہی قرض سے متعلق مالی حالات کمزور ہوں گے۔

'ملک کو سال 2047 تک ترقی یافتہ ملک بنانے کا ہدف'

کسی بھی کام کے لیے ڈیڈ لائن بہت ضروری ہوتی ہے، کیونکہ اس سے کام میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے: پی ایم مودی



نئی دہلی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کو آزادی کے سو سال مکمل ہونے تک ایک ترقی یافتہ قوم بنانے کے اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے جمعرات کو کہا کہ اس مقصد کے لیے ملک 2047 کی ڈیڈ لائن لے کر آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے اس کا موازنہ میڈیا اہلکاروں کی جانب سے روزانہ خبریں بھیجنے اور شائع کرنے کی ڈیڈ لائن سے کیا۔

مسٹر مودی نے ملک کے عوام کے تعاون اور طاقت کے بل پر اس ڈیڈ لائن کو پورا کرنے کے تئیں مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 12 برسوں میں ملک نے جس رفتار سے ترقی کی ہے، اس سے یہ یقین پختہ ہوا ہے کہ ہندوستان کے لیے اب کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ مسٹر مودی یہاں بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں کے لیے منعقدہ دیوالی ملن تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی کام کے لیے ڈیڈ لائن بہت ضروری ہوتی ہے، کیونکہ اس سے کام میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، خبروں کی دنیا میں ایک چیز بہت اہم ہوتی ہے، وہ ہے ڈیڈ لائن۔ آپ کی پوری زندگی ڈیڈ لائن سے جڑی رہتی ہے۔ اخبار چھپنے کا وقت ہو یا کسی خبر کو نشر کرنے کا، سب کی ڈیڈ لائن مقرر ہوتی ہے۔

استقبالیہ خطاب بی جے پی کے صدر نتن نبین نے کیا۔ تقریب میں پارٹی کے تین سابق صدور، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر صحت جگت پرکاش نڈا بھی موجود تھے۔ مسٹر مودی نے قوم کی تعمیر میں میڈیا کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس سے ہندوستان کی ترقی کی کہانی کو ملک اور دنیا تک پہنچانے کی اپیل کی۔ انہوں نے میڈیا سے منشیات سے پاک معاشرے کی مہم میں تعاون کرنے اور سماجی اتحاد کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھی پرزور اپیل کی۔ وزیر اعظم نے عالمی بینک کی ایک حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں 12 سے 13 برسوں کے دوران 50 کروڑ لوگ انتہائی غربت سے باہر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا، آج ملک کا غریب خود کو غربت سے باہر نکالنے کے قابل ہوا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے کردار کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ آج ہر کسی کا اپنا چینل ہے، لوگ پوڈ کاسٹ اور ریلز بنارہے ہیں اور ہر گلی محلے میں لوگ اپنی اپنی رائے کا اظہار کررہے ہیں۔ اس سے جتنے منہ اتنی باتیں کا محاورہ حقیقت بن رہا ہے اور یہ ہندوستانی جمہوریت کی طاقت ہے۔

56 فیصد ریزرویشن پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج، کرناٹک حکومت سپریم کورٹ پہنچی

نئی دہلی (ایجنسی) کرناٹک میں ایس سی-ایس ٹی ریزرویشن میں اضافے کے معاملے پر ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ کرناٹک حکومت نے کرناٹک ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا ہے، جس میں ریزرویشن بڑھانے والے قانون کو منسوخ کردیا گیا تھا۔ حکومت چاہتی ہے کہ ایس سی اور ایس ٹی کے لیے ریزرویشن میں اضافہ کیا جائے اور اسے آئینی تحفظ فراہم کیا جائے۔ 2022 میں کرناٹک کی بی جے پی حکومت نے قانون بنا کر درج فہرست ذاتوں (ایس سی) کا ریزرویشن 15 فیصد سے بڑھا کر 17 فیصد اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کا ریزرویشن 3 فیصد سے بڑھا کر 7 فیصد کر دیا تھا۔ اس طرح ریاست میں مجموعی ریزرویشن 50 فیصد سے بڑھ کر 56 فیصد ہوگیا تھا۔ حالانکہ 12 اکتوبر کو کرناٹک ہائی کورٹ نے اس قانون کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے منسوخ کردیا تھا۔

مہنگائی 6 فیصد سے متجاوز: کانگریس کا مودی حکومت پر حملہ، کہا- 'عوام کو مہنگائی کی چکی میں پیسا جارہا'

نئی دہلی: اکتوبر 2026 میں مہنگائی کی شرح بڑھ کر 6.09 فیصد پہنچنے پر کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام کو مہنگائی کی چکی میں پیسنے کی ٹھان رکھی ہے اور انہیں سکون سے زندگی گزارنے نہیں دیا جارہا ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مہنگائی کے تازہ اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے عوام کو مہنگائی کی مار سے راحت نہ دینے کا ارادہ کررکھا ہے۔ پارٹی نے مودی کو مہنگائی مین قرار دیتے ہوئے اکتوبر کی خوردہ مہنگائی کی شرح 6.09 فیصد کو ان کی حکومت کا رپورٹ کارڈ بتایا۔ کانگریس کے مطابق سبزیوں اور کھانے پینے کی دیگر اشیا کی قیمتوں میں تیزی کا اثر اب مہنگائی کے مجموعی اعداد وشمار میں بھی نظر آنے لگا ہے۔ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے کہا کہ حکومت ایک طرف ملک میں چینی کی پیداوار چار گنا تک بڑھنے اور 36 لاکھ ٹن پرانا ذخیرہ موجود ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔



یوپی بدامنی سے نکل کر سرمایہ کاری کا بڑا مرکز بن گیا: سی ایم یوگی

جیور میں 1200 کروڑ سے زائد کی لاگت سے ٹریکٹر پلانٹ کا سنگ بنیاد



لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں، اتر پردیش بدامنی کی حالت سے جشن کی ریاست میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ریاست میں مافیا کے راج کی جگہ قانون کی حکمرانی نے لے لی ہے۔ مضبوط امن وامان کی وجہ سے ریاست نے کاروبار کرنے میں آسانی، بے خوف کاروبار اور کاروبار کرنے کے اعتماد کی طرف تیزی سے ترقی کی ہے۔ آج ہندوستان اور بیرون ملک سے کمپنیاں ریاست میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آرہی ہیں۔ ریاست نے ملک میں سرمایہ کاری کے ایک بڑے مقام کے طور پر اپنی ایک نئی شناخت قائم کی ہے۔ 2017 سے پہلے، ریاست، جس کے نام میں ہی جواب موجود ہے، کو ہجرت، نظرانداز، پسماندگی، شناخت، اور انارکی جیسے کئی سوالات کا سامنا تھا۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ورچوئل میڈیم کے ذریعے یمنا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (YEIDA) کے علاقے میں CNH انڈسٹریل کے نئے ٹریکٹر مینوفیکچرنگ پلانٹ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کررہے تھے۔

وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش میں ایک نئے مینوفیکچرنگ پلانٹ کے قیام کے لیے سی این ایچ انڈسٹریل کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ پروجیکٹ ریاست میں فارم میکانائزیشن اور جدید مینوفیکچرنگ کو ایک نئی تحریک فراہم کرے گا۔ اس سے مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار اور ہنرمندی کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ اس اہم سرمایہ کاری سے مقامی صنعتوں، سپلائر نیٹ ورکس اور علاقائی معیشت کو بھی تقویت ملے گی۔ اتر پردیش کا ہندوستان کی کل ٹریکٹر مارکیٹ کا تقریباً 18.5 فیصد حصہ ہے۔ اتر پردیش کی وسیع مارکیٹ کی صلاحیت اور CNH انڈسٹریل کی تکنیکی اور مینوفیکچرنگ کی مہارت اس سرمایہ کاری کے ذریعے تاریخ رقم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ریاستی حکومت ہمیشہ سی این ایچ انڈسٹریل کے ساتھ شراکت دار کے طور پر کھڑی رہے گی اور کمپنی کو ہر قدم پر ضروری تعاون اور سہولیات فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ سی این ایچ انڈسٹریل ٹریکٹر بنانے کے لیے اتر پردیش آیا ہے۔ یہاں بھی بلڈوزر بنائیں، کیونکہ ریاست کے بلڈوزر پہلے ہی ایک برانڈ بن چکے ہیں، جس کی ملک گیر اور عالمی سطح پر مانگ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت نے اتر پردیش کو بنیادی ڈھانچے، سرمایہ کاری، صنعت اور روزگار کے فروغ کے مرکز کے طور پر قائم کیا ہے۔

چینی مبینہ جاسوسہ ایلس سے افیئر مہنگے پڑے

این ویڈیا کے سی ای او نے دیا استعفیٰ



کولیٹ کریس کو عبوری سی ای او کی ذمہ داری، کمپنی کی مالیت میں 27 لاکھ کروڑ کی کمی، کمپنی بحران کا شکار

واشنگٹن (ایجنسی) دنیا کی سب سے بڑی اے آئی چپ ساز کمپنی این ویڈیا کے چیف ایگزیکٹیو افسر (سی ای او) جینسن ہوانگ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان پر چین کی ایک مبینہ خاتون جاسوس سے قریبی تعلقات رکھنے کا الزام ہے۔ کمپنی کی چیف فنانشیل افسر (سی ایف او) اور ایگزیکٹیو نائب صدر کولیٹ کریس کو عبوری سی ای او کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ نیویارک ٹائمز میں 29 اکتوبر کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں ہوانگ اور چین کی مبینہ ایجنٹ ایلس کے درمیان قریبی ملاقاتوں کا انکشاف کیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، سنگاپور کی کمپنی میگا اسپیڈ کی سابق افسر ایلس چین کی خفیہ ایجنسی کے لیے کام کر رہی تھیں۔ اس انکشاف کے بعد کمپنی کی بازار میں مجموعی مالیت میں تقریباً 27 لاکھ کروڑ روپے کی کمی واقع ہوئی تھی۔ کولیٹ کریس این ویڈیا کی چیف فنانشیل افسر ہیں۔ وہ 2013 میں کمپنی سے وابستہ ہوئی تھیں۔ این ویڈیا میں شمولیت سے قبل وہ سسکو اور مائیکروسافٹ جیسی کمپنیوں میں کام کرچکی ہیں۔ جینسن ہوانگ نے انہیں سی ایف او مقرر کرنے سے پہلے 22 امیدواروں کے انٹرویو لیے تھے۔ اس وقت کریس کا چھوٹا بیٹا ویڈیو گیمز کھیلنے کا شوقین تھا۔ اسی نے اپنی والدہ کو این ویڈیا میں ملازمت اختیار کرنے کے لیے آمادہ کیا تھا۔ سی ایف او کی حیثیت سے کولیٹ کریس نے چین کو این ویڈیا کی چپس فروخت کرنے پر امریکہ کی جانب سے عائد پابندیوں کے معاشی اثرات پر تشویش ظاہر کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی پابندیوں سے نہ صرف این ویڈیا کی فروخت متاثر ہورہی ہے بلکہ اس سے چین کی دیگر چپ ساز کمپنیوں کو بھی ترقی کے مواقع مل سکتے ہیں۔

یوپی میں چندرشیکھر اور اویسی کی پارٹیوں درمیان گٹھ بندھن

اسمبلی انتخاب میں سبھی 403 سیٹوں پر امیدوار اتارنے کا فیصلہ، چندرشیکھر ہوں گے وزیر اعلیٰ کا چہرہ



لکھنؤ۔ اتر پردیش میں آئندہ سال اسمبلی انتخاب ہونا ہے، جس کے پیش نظر سبھی بڑی چھوٹی پارٹیاں سرگرم نظر آرہی ہیں۔ اس درمیان رکن پارلیمنٹ چندرشیکھر آزاد اور اسدالدین اویسی نے آپس میں اتحاد کرنے کا اعلان کر سبھی کو حیران کردیا ہے۔ اس اتحاد کا نام 'ساجک پریورتن مورچہ' رکھا گیا ہے اور اتحاد نے وزیر اعلیٰ امیدوار کے نام کا بھی اعلان کردیا ہے۔ آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) اور اے آئی ایم آئی ایم کی جانب سے منعقد مشترکہ پریس کانفرنس میں چندرشیکھر آزاد کا نام بطور وزیر اعلیٰ امیدوار سامنے رکھا گیا۔ اس موقع پر میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے چندرشیکھر آزاد نے کہا کہ جو اتحاد آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے، اس کا نام 'ساجک پریورتن مورچہ' ہے۔ اس میں فی الحال 2 پارٹیاں شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ "یہ تیسرا محاذ نہیں، یہ پہلا محاذ ہے۔ یہ بہت مضبوط محاذ ہے۔

جیسے جیسے اس میں کمزور، متاثرہ لوگ جڑتے جائیں گے، ویسے ویسے یہ محاذ مضبوط ہوجائے گا۔" انھوں نے 26 نومبر کو رمابائی امبیڈکر میدان میں ریلی کرنے کا اعلان بھی کیا، ساتھ ہی کہا کہ یہ محاذ ریاست کی سبھی 403 سیٹوں پر انتخاب لڑے گا۔ چندرشیکھر آزاد نے بہوجن طبقہ کے ساتھ ہو رہی ناانصافی کا ذکر خاص طور سے پریس کانفرنس میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ طویل مدت سے پارٹیوں نے وعدہ کیا کہ وہ بہوجن سماج کے ساتھ ہیں اور ان کے حق کے لیے کام کریں گے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بہوجن سماج کے حق میں کچھ بھی نہیں کیا گیا، آج جو کسی طرح سے پڑھ گیا، وہ بھی بے روزگار ہے۔ جو آواز اٹھاتا ہے، اس کے خلاف کیس درج ہوتے ہیں، لاٹھیاں چلائی جاتی ہیں۔ اب تو قانون بنا دیا ہے کہ جو آواز اٹھائے گا، اسے سرکاری ملازمت نہیں ملے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ "میرا ماننا ہے اب بے عزتی کا گھونٹ نہیں پینا ہے۔ اب خود طاقتور بنیں گے، کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ ان سبھی کی مدد کریں گے جو متاثرہ، استحصال زدہ اور محروم ہیں۔" اسدالدین اویسی نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ "چندرشیکھر نے اپنی ترجیحات بتادی ہیں، اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ بی جے پی کو تیسری بار اقتدار میں آنے سے روکنے کے لیے یہ مضبوط متبادل ہوگا۔ ان انتخابات میں بی جے پی کو روکنے کے ساتھ ہی بے روزگاروں، کسانوں کے ایشوز پر ہماری لڑائی ہوگی۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ آج جو اتحاد بنا ہے، وہ ایک مضبوط متبادل بنے گا۔ ریاست میں سماجی تبدیلی لانا مقصد ہے اور ہم لوگ بہتر مستقبل کے لیے سیاست کریں گے۔

سونیا گاندھی کی کتاب کا آڈیو ورژن بھی جاری

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی کی کتاب بلونگنگ: اے جرنی آف لو اب پرنٹ ایڈیشن کے ساتھ ساتھ آڈیو بک کی شکل میں بھی دستیاب ہوگئی ہے اور خود محترمہ گاندھی نے کتاب کے دیباچے کو اپنی آواز دی ہے۔ کتاب کے ناشر ہارپر کولنز انڈیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ آڈیو بک کے ابتدائی الفاظ محترمہ گاندھی کی آواز میں ہیں، جبکہ باقی حصے میں اسنیہا ماتھن کی آواز ہے۔ کتاب کا پرنٹ ایڈیشن گزشتہ 10 نومبر کو جاری کیا گیا تھا اور یہ بڑے کتاب فروشوں اور آن لائن ذرائع پر دستیاب ہے۔

قابل ذکر ہے کہ محترمہ گاندھی نے اس یادداشت پر مبنی کتاب میں اٹلی میں اپنے بچپن سے لے کر راجیو گاندھی سے ملاقات، شادی کے بعد ہندوستان آمد، اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے قتل سے ملنے والے صدمے اور سیاست میں اپنے کردار تک کے زندگی کے سفر کو قلم بند کیا ہے۔

ایران کی یورپ میں بھی امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے کی دھمکی

ایران کا میزائل پروگرام نہیں رکے گا، سربراہ پاسداران انقلاب



تہران۔(ایجنسی)۔فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ رضائی نے لبنان کے ٹیلی ویژن چینل المعیادین کو بدھ کو نشر ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا، ''اگر امریکی طیارے کسی امریکی فوجی اڈے سے، خواہ وہ کسی یورپی ملک میں ہو یا کسی دوسرے دور دراز علاقے میں، ایران پر بمباری کے لیے پرواز کرتے ہیں تو ہم ان اڈوں کو بھی نشانہ بنائیں گے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ایران جوابی کارروائی میں ''امریکہ کی دور دراز فوجی تنصیبات'' کو نشانہ بنائے گا اور ممکنہ طور پر ''بعض ایسے جزائر کو بھی ہدف بنایا جائے گا جنہیں امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ ہمارے میزائلوں کی پہنچ سے باہر ہیں۔'' مشرق وسطیٰ میں جنگ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ایران نے جواب میں خطے کے مختلف ممالک پر میزائل اور ڈرون حملے کیے، جبکہ لبنان، یمن اور عراق میں اس کے حمایت یافتہ مسلح گروہ بھی جنگ میں شامل ہو گئے۔ایرانی حکام اس سے قبل بھی دھمکی دے چکے ہیں کہ اگر امریکہ نے دوبارہ حملہ کیا تو جنگ کا جغرافیائی دائرہ وسیع کیا جا سکتا ہے۔ستمبر کے اواخر میں ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے ایک مشیر نے کھل کر کہا تھا کہ جنگ ''مزید وسیع ہو سکتی ہے اور بحر ہند بلکہ اس سے بھی آگے تک پہنچ سکتی ہے۔'' بحر ہند میں امریکہ اور برطانیہ کا ایک اہم مشترکہ فوجی اڈہ ڈیاگو گارسیا واقع ہے، جو ایران سے تقریباً 4 ہزار کلومیٹر دور ہے۔ایران نے مارچ میں اس تنصیب کی جانب دو میزائل داغے تھے۔ برطانیہ کے مطابق ایک میزائل اپنے ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی گر گیا، جبکہ دوسرے کو روک لیا گیا تھا۔ستمبر میں ہی برطانیہ کے آر اے ایف فیئر فورڈ ایئر بیس کے خلاف تہران کی مبینہ حمایت سے تیار کی گئی ایک سازش ناکام بنا دی گئی تھی۔اس اڈے کو ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائیوں کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔امریکی محکمہ انصاف نے منگل کو اس معاملے میں تین افراد پر فرد جرم عائد کرنے کا اعلان کیا، جنہیں اس نے ''ایرانی آپریٹوز'' قرار دیا۔ان میں ایک شخص پہلے ہی جیل میں ہے۔ادھر ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) کے سربراہ احمد واحدی نے کہا ہے کہ دھمکیوں اور پابندیوں کے باوجود ملک میں میزائلوں کی تیاری اور ترقی کا عمل جاری رہے گا۔خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق، یوم فضائی و خلائی دفاع کے موقع پر جاری پیغام میں واحدی نے ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کے بانی سمجھے جانے والے حسن تہرانی مقدم کو خراج عقیدت پیش کیا۔سپاہ پاسداران انقلاب کی فضائی و خلائی فورس کے اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے واحدی نے کہا، ''آج اسی جذبے کے ساتھ آپ پہاڑوں کے اندر اور زمین کی گہرائیوں میں ملک کے لیے طاقت تعمیر کر رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''دشمن کو معلوم ہونا چاہیے کہ شہید تہرانی مقدم کا راستہ دھمکیوں یا پابندیوں سے نہیں روکا جا سکتا۔''

امریکہ اور اسرائیل جنگ کے جواز میں ایران کے جوہری پروگرام کا بار ہا حوالہ دیتے رہے ہیں، تاہم رضائی نے بدھ کے انٹرویو میں کہا کہ جوہری معاملہ ''فی الحال'' مذاکرات کا حصہ نہیں ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ تہران پہلے ہی اپنی سرخ لکیریں واضح کر چکا ہے، جن میں یہ شرط بھی شامل ہے کہ وہ ''افزودہ جوہری مواد کی معمولی مقدار بھی ایران سے باہر نہیں بھیجے گا۔'' ایران کا جوہری پروگرام اور اس کے ذخیرے میں موجود 60 فیصد تک افزودہ یورینیم، جو ایٹمی بم بنانے کے لیے درکار 90 فیصد افزودگی کی سطح کے قریب ہے، کئی برسوں سے عالمی کشیدگی کا مرکزی موضوع رہا ہے۔

جنگ کے بعد آبنائے ہرمز کی صورتحال پہلے جیسی نہیں رہے گی: قالیباف



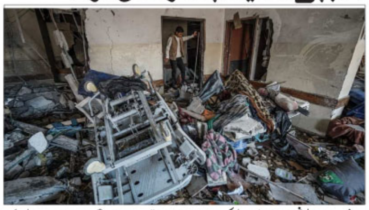
تہران، 12 نومبر (یو این آئی) ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ کے بعد آبنائے ہرمز کی صورتحال پہلے جیسی نہیں رہے گی۔ ان کے مطابق ایران اور عمان اس اہم بحری گزرگاہ کی نگرانی کے حوالے سے ایک نئی مفاہمت پر پہنچ چکے ہیں۔قطری ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے قالیباف نے دعویٰ کیا کہ امریکی حکام نے ماسکو کے دورے کے دوران روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات میں ثالثی کی درخواست کی تھی۔انہوں نے کہا کہ ایران نے آٹھ ماہ سے جاری تنازع ختم کرنے کے لیے قطر کے ذریعے امریکہ کو سات نکاتی امن منصوبہ پیش کیا ہے اور اب تہران واشنگٹن کے جواب کا منتظر ہے۔ان کے مطابق اب فیصلہ امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔قالیباف نے بتایا کہ مجوزہ منصوبے میں امریکی بحری ناکہ بندی اور اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ، ایران کے منجمد اثاثوں کی واپسی، تمام محاذوں پر جنگ بندی اور جنگ کے خاتمے کا باضابطہ اعلان شامل ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اگر امریکہ طے شدہ نکات کی پابندی کرے اور ایسے مطالبات سے گریز کرے جن سے بداعتمادی بڑھے تو معاہدہ ممکن ہے، تاہم ایران کو اب بھی امریکی حکومت پر اعتماد نہیں ہے۔آبنائے ہرمز کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ اہم آبی گزرگاہ جنگ سے پہلے والی صورتحال میں واپس نہیں آئے گی اور ایران و عمان اس کی نگرانی کے لیے نئے انتظام پر متفق ہو چکے ہیں۔ایرانی اسپیکر نے خبردار کیا کہ اگر امریکہ نے ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کی تو صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔یمن کی صورت حال پر بات کرتے ہوئے قالیباف نے کہا کہ کسی بیرونی فریق کو وہاں کے تنازع میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ان کے مطابق اگر سعودی عرب اور یمن کی حکومت دونوں ایران سے مدد طلب کریں تو تہران تنازع کے حل کے لیے تعاون کرنے کو تیار ہے۔قالیباف کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کی صورت حال پر سفارتی کوششیں جاری ہیں۔تاہم ایرانی امن منصوبے اور ایران و عمان کے درمیان نئی مفاہمت کی تفصیلات کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

آبنائے ہرمز میں دو آئل ٹینکروں میں آگ لگنے کا ایرانی پاسدارانِ انقلاب کا دعویٰ

تہران، 12 نومبر (یو این آئی): ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں غیر مجاز بحری راستے سے گزرنے والے دو آئل ٹینکرز ایک حادثے کے نتیجے میں آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔دونوں جہازوں پر مجموعی طور پر 40 لاکھ بیرل سے زائد تیل موجود تھا۔پاسدارانِ انقلاب کے مطابق یہ واقعہ جمعرات کو پیش آیا۔تاہم بیان میں ٹینکروں کے نام، ان کی ملکیت، آگ لگنے کی نوعیت اور ممکنہ جانی نقصان کے بارے میں کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔مشرق وسطیٰ میں فروری کے اواخر میں جنگ شروع ہونے کے بعد ایران نے آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمد و رفت پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔تہران کا مؤقف ہے کہ اس اہم آبی گزرگاہ سے گزرنے والے جہازوں کو ایران کے منظور کردہ بحری راستے استعمال کرنے چاہئیں۔دوسری جانب امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی کر رکھی ہے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تیل بردار جہازوں کی مدد بھی کر رہا ہے۔آبنائے ہرمز عالمی توانائی کی تجارت کے لیے انتہائی اہم سمندری راستہ ہے۔معمول کے حالات میں دنیا کی مجموعی تیل کی کھپت کا تقریباً پانچواں حصہ اسی گزرگاہ سے منتقل ہوتا ہے۔اس آبی راستے پر پابندیوں اور فوجی کشیدگی نے عالمی سطح پر تیل کی ترسیل کو متاثر کیا ہے۔ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے دونوں ٹینکروں میں آگ لگنے کے دعوے کی تا حال آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

غزہ کے ناصر ہسپتال پر اسرائیلی فضائی حملہ

ڈاکٹر اور 13 سالہ بچے سمیت چھ افراد کی موت



غزہ۔(ایجنسی)۔جنگ سے تباہ شدہ غزہ پٹی کے فلسطینی علاقے میں اسرائیل کی طرف سے جمعرات 12 نومبر کو کیے گئے ایک فضائی حملے میں ایک نابالغ بچے اور ایک ڈاکٹر سمیت کم از کم چھ افراد ہلاک ہو گئے۔یہ بات غزہ پٹی کی وزارت صحت کی طرف سے بتائی گئی۔غزہ پٹی سے ملنے والی مختلف نیوز ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق اس فضائی حملے میں مرنے والوں میں متعلقہ ہسپتال کا ایک سرجن بھی شامل ہے جبکہ مارے جانے والے نابالغ لڑکے کی عمر 13 برس تھی۔اس بارے میں اسرائیلی فوج کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ جنوبی غزہ پٹی میں کیے گئے اس حملے کا ہدف فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کا ایک کمانڈر اور چند دیگر عسکریت پسند تھے۔اسرائیلی فوج کی طرف سے اس حملے سے متعلق مزید کوئی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔دوسری طرف اسرائیلی فوج نے اس کارروائی کے ٹارگٹ کے طور پر حماس کے جس کمانڈر کی نشاندہی کی، غزہ پٹی سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق وہ اس فضائی حملے میں ہلاک ہونے والے چھ افراد میں شامل نہیں ہے۔غزہ پٹی کی وزارت صحت کے مطابق ناصر ہسپتال پر کیے گئے اس اسرائیلی حملے میں اس کے سرجیکل ونگ کو نشانہ بنایا گیا۔اس حملے کے بعد سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے اس کارروائی سے متعلق ویڈیو فوٹیج میں دیکھا جا سکتا تھا کہ ناصر ہسپتال کی کئی وارڈز اور آپریشن رومز بری طرح تباہ ہو گئے جبکہ ملبہ مریضوں کے بستروں تک پر پھیلا ہوا تھا۔ہسپتال کی انتظامیہ اور غزہ پٹی کی وزارت صحت کے مطابق اس اسرائیلی حملے میں کم از کم 28 افراد زخمی بھی ہوئے۔مرنے والے ڈاکٹر کا نام رزق ابوشاعرہ بتایا گیا ہے، جو ناصر ہسپتال کے ایک جنرل سرجن تھے۔ان کے اور 13 سالہ لڑکے کے علاوہ اس حملے میں مرنے والے باقی چار افراد میں سے دو ایسے مریض بھی تھے، جو اس ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ناصر ہسپتال میں رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے برطانیہ کے ڈاکٹر گوہر رہبر نے بتایا کہ یہ اسرائیلی حملہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات نصف شب کے بعد کیا گیا اور دھماکے اتنے شدید تھے کہ انہوں نے ہسپتال کی پوری عمارت کو ہلا کر رکھ دیا۔

جی 7 ممالک کا ایران سے آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون بحال کرنے کا مطالبہ



ماسکو، 12 نومبر (یو این آئی) ایک مشترکہ بیان کے مطابق، جی 7 ممالک نے ایران سے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے ساتھ تعاون دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ایران کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں کے اسنیپ بیک میکانزم※ کے تحت اپنی ذمہ داریوں پر عمل درآمد جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔جون 2025 میں ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی حملوں کے بعد، ایران نے آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون اور جوہری تنصیبات تک رسائی کو محدود کر دیا تھا اور کہا تھا کہ اس تنظیم کے ساتھ تعاون سے متعلق تمام فیصلے ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے پاس ہیں۔بدھ کے روز جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ''ہم نے ایران پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کی طرف لوٹے اور خاص طور پر بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے ساتھ مکمل تعاون دوبارہ شروع کرے تاکہ اس کے جوہری پروگرام کی نوعیت کے حوالے سے شفافیت بحال ہو سکے۔'' بیان میں مزید کہا گیا کہ ان ممالک نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی تمام متعلقہ قراردادوں اور ستمبر 2025 میں اسنیپ بیک میکانزم کے ذریعے بحال کی گئی پابندیوں کے تحت اپنی ذمہ داریوں پر مکمل عمل درآمد کے عزم کی بھی توثیق کی ہے۔اس کے علاوہ، جی 7 ممالک نے ایران سے آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا اور آبنائے کو کھولنے کے لیے ایک اتحاد بنانے کے فرانس اور برطانیہ کے اقدام کی حمایت کی۔انہوں نے ایران پر یہ بھی زور دیا کہ وہ سعودی عرب کے ساتھ جاری تنازعے میں یمن کی انصار اللہ تحریک کی حمایت بند کرے اور ایران پر برطانیہ میں آر اے ایف فیئر فورڈ سمیت دیگر ممالک پر مبینہ حملے کرنے کا الزام عائد کیا۔

روبیو کا اوباما انتظامیہ پر ایران کو مالی وسائل دینے کا الزام

پابندیوں میں نرمی سے حاصل رقم ہتھیاروں اور مسلح گروہوں پر خرچ ہوئی



پیرس، 12 نومبر (یو این آئی): امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے سابق صدر براک اوباما کی انتظامیہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ایران پر عائد پابندیوں میں نرمی کر کے تہران کو مالی وسائل فراہم کیے، جنہیں ہتھیاروں کی تیاری اور خطے میں اتحادی مسلح گروہوں کو اسلحہ فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ان کے مطابق اس کے نتیجے میں ایران امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف حملے کرنے کے قابل ہوا۔روبیو نے یہ بیان جمعرات کو پیرس میں جی سیون ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر ایک پریس کانفرنس میں دیا۔انہوں نے 2015 میں ایران کے ساتھ ہونے والے جوہری معاہدے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اوباما انتظامیہ کی جانب سے پابندیوں میں نرمی کے بعد ایران نے حاصل ہونے والی رقم ہسپتالوں، سڑکوں، پلوں اور جامعات کی تعمیر پر خرچ نہیں کی بلکہ اسے ہتھیار بنانے اور خطے میں اپنے پراکسی گروہوں کو مسلح کرنے کے لیے استعمال کیا، تاکہ وہ امریکہ اور دیگر ممالک پر حملے کر سکیں۔روبیو کے یہ بیانات ٹرمپ انتظامیہ کے اس دیرینہ مؤقف کی عکاسی کرتے ہیں جو وہ مشترکہ جامع منصوبہ عمل (جے سی پی او اے) کے نام سے معروف ایران جوہری معاہدے کے بارے میں رکھتی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ایران پر عائد بین الاقوامی اور امریکی پابندیوں کا بڑا حصہ ختم کیا گیا تھا اور بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثے بھی جاری کیے گئے تھے۔معاہدے کے بعد ایران کو جن اثاثوں تک رسائی حاصل ہوئی، ان کی مالیت کا تخمینہ تقریباً 100 سے 150 ارب ڈالر لگایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ 2016 میں انقلاب ایران سے پہلے کے ایک نامکمل اسلحہ معاہدے سے متعلق پرانے ایرانی دعووں پر ایک ارب 70 کروڑ ڈالر کا الگ مالی تصفیہ بھی کیا گیا تھا۔ٹرمپ انتظامیہ ایران پر الزام عائد کرتی ہے کہ وہ اپنے مالی وسائل میزائل صلاحیتوں کو ترقی دینے اور خطے میں اپنے مسلح اتحادیوں کی مدد پر خرچ کر رہا ہے۔ان میں حزب اللہ اور عراق، شام اور یمن میں اس سے منسلک ملیشیائیں شامل ہیں، جبکہ ملک کے اندر معاشی حالات اور معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے خاطر خواہ سرمایہ کاری نہیں کی جا رہی۔روبیو کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان کشیدگی برقرار ہے اور فوجی تصادم ختم کرنے اور آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے لیے مذاکرات جاری ہیں۔ تاہم ایران کے جوہری پروگرام، اقتصادی پابندیوں اور سلامتی کی ضمانتوں کے معاملے پر دونوں فریقوں کے درمیان اختلافات برقرار ہیں۔روبیو کا کہنا ہے کہ پابندیوں میں کسی بھی قسم کی نرمی ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے واضح رعایتوں سے مشروط ہونی چاہیے۔انہوں نے تہران کو غیر مشروط رعایتیں دینے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن ایران پر معاشی اور بحری دباؤ برقرار رکھے ہوئے ہے۔

مسیسیپی میں ری پبلکنز کا چار دہائیوں پرانا انتخابی راج ختم

واشنگٹن، 12 نومبر (یو این آئی) امریکی ریاست مسیسیپی میں ڈیموکریٹ امیدوار اسکاٹ کولم نے ری پبلکنز کا دہائیوں پرانا انتخابی تسلط ختم کرتے ہوئے سینیٹ کی نشست جیت لی ہے۔وہ 140 سال سے زائد عرصے بعد ریاست سے منتخب ہونے والے پہلے سیاہ فام سینیٹر بن گئے ہیں۔امریکی میڈیا کے مطابق اسکاٹ کولم نے انتہائی سخت مقابلے میں ری پبلکن امیدوار اور موجودہ سینیٹر سنڈی ہائیڈ اسمتھ کو شکست دی۔نتائج کے مطابق کولم کو 49.2 فیصد ووٹ ملے، جبکہ ان کی حریف نے 48.7 فیصد ووٹ حاصل کیے۔آزاد امیدوار کے حصے میں 1.2 فیصد ووٹ آئے۔یہ کامیابی اس لیے بھی اہم ہے کہ مسیسیپی میں 1982 سے مسلسل ری پبلکن امیدوار کامیاب ہوتے آ رہے تھے۔صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بھی 2024 کے صدارتی انتخابات میں اس ریاست میں 22 فیصد سے زیادہ فرق سے کامیابی حاصل کی تھی۔شکست تسلیم کرتے ہوئے سنڈی ہائیڈ اسمتھ نے سوشل میڈیا پر جاری ویڈیو پیغام میں کولم کو مبارکباد دی اور کہا کہ اگرچہ یہ وہ نتیجہ نہیں جس کی انہیں امید تھی، تاہم وہ ریاست کے عوام کے فیصلے کا احترام کرتی ہیں۔

ایران پر ممکنہ حملے کی قیاس آرائیاں، اسرائیل میں سیاسی کشمکش تیز

آئزن کوٹ نے نیتن یاہو سے فوجی کارروائیوں میں احتیاط برتنے کا مطالبہ کیا



تل ابیب، 12 نومبر (یو این آئی) اسرائیل میں نئی حکومت کی تشکیل کے لیے اپوزیشن رہنما گادی آئزن کوٹ کی کوششوں کے درمیان وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو اقتدار برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اسی دوران قیاس آرائیاں تیز ہو گئی ہیں کہ اسرائیلی سکیورٹی کابینہ کے اتوار کو ہونے والے اجلاس میں ایران کے خلاف نئی فوجی کارروائی کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔رپورٹوں کے مطابق سکیورٹی کابینہ کا اجلاس 5 اکتوبر کے بعد پہلی بار ہوگا۔اسرائیلی سرکاری نشریاتی ادارے کان نے بتایا کہ نیتن یاہو حکومت نے فوج کو ایران پر ممکنہ حملے اور وسیع تر فوجی تصادم کے پیش نظر تیاریوں میں تیزی لانے کی ہدایت دی ہے۔دوسری جانب گادی آئزن کوٹ نے نیتن یاہو سے اپیل کی ہے کہ نگران حکومت کے دور میں غیر ضروری فوجی کارروائیوں سے گریز کیا جائے۔وزیر اعظم کو لکھے گئے خط میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کو پارلیمنٹ (کنیسٹ) کا اعتماد حاصل نہیں ہے اور صرف 46 ارکان پارلیمنٹ نیتن یاہو کی قیادت کی حمایت کر رہے ہیں۔نیتن یاہو کے دفتر نے آئزن کوٹ کے خط کو غیر ذمہ دارانہ اقدام قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ قومی سلامتی کے معاملات کو سیاسی رنگ دے رہے ہیں۔تاہم آئزن کوٹ نے سوال اٹھایا کہ انہیں معمول کی آپریشنل سکیورٹی بریفنگ دینے سے انکار کیوں کیا گیا اور کنیسٹ کی خارجہ امور و دفاعی کمیٹی کا اجلاس مبینہ طور پر اگلے ہفتے تک کیوں ملتوی کیا گیا۔آئزن کوٹ نے کہا کہ وہ ایسی حکومت کی نگرانی میں خلا پیدا نہیں ہونے دیں گے جس نے پارلیمنٹ کا اعتماد کھو دیا ہے۔انہوں نے اٹارنی جنرل گالی بہاراو میارا سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے نیتن یاہو سے باقاعدہ، منظم اور جامع سکیورٹی بریفنگز [illegible] کوٹ کا کہنا ہے کہ قانون کے تحت اس وقت کوئی باضابطہ اپوزیشن رہنما موجود نہیں ہے اور صدر اسحاق ہرزوگ نے انہیں حکومت بنانے کی ذمہ داری سونپی ہے۔اپوزیشن کو خدشہ ہے کہ نیتن یاہو ایران کے ساتھ فوجی تصادم کو ہنگامی حالت کے اعلان کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، جس سے قومی اتحاد کی حکومت تشکیل دینے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔اس صورت میں نیتن یاہو اور آئزن کوٹ ایک ہی حکومتی اتحاد میں شامل ہو سکتے ہیں، جس کی آئزن کوٹ مخالفت کرتے ہیں۔یہ خدشات اس وقت مزید بڑھے جب نیتن [illegible] دفاعی وزیر اسرائیل کاٹز نے بھی نگران حکومت کے فوجی کارروائیوں کے اختیارات کا دفاع کیا ہے۔سوشل میڈیا پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج کو فوجی کارروائیوں کی ہدایت دینے کے لیے حکومت کو اپوزیشن یا دیگر سیاسی شخصیات کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کے مطابق اس میں غزہ میں ٹارگٹڈ کارروائیاں، لبنان پر حملے اور شام و مغربی کنارے میں سکیورٹی آپریشن بھی شامل ہیں۔ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی کے بارے میں کاٹز نے کہا کہ اسرائیل نے فوج کے ساتھ رابطے میں عزم اور دانش مندی کا مظاہرہ کیا ہے اور حالات کے مطابق کارروائی جاری رکھے گا۔انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی سلامتی سیاسی عمل کے انتظار میں نہیں رہ سکتی۔کاٹز کے مطابق نیتن یاہو بدستور وزیر اعظم ہیں اور بطور وزیر دفاع انہیں فوج کی قیادت کی ذمہ داری حاصل ہے، تاہم یہ اختیارات طے شدہ نگرانی کے نظام کے تابع ہیں۔واضح رہے کہ اسرائیلی قانون نگران حکومت کو فوجی کارروائیاں شروع کرنے سے مخصوص طور پر نہیں روکتا، تاہم بڑے فوجی فیصلوں [illegible]

نیپال میں بس کھائی میں گری

چھٹھ منانے گھر لوٹ رہے 13 افراد ہلاک؛ پانچ زخمی

کھٹمنڈو، 12 نومبر (یو این آئی) نیپال کے ضلع مکوان پور میں جمعرات کی صبح ایک بس کے سڑک سے پھسل کر گہری کھائی میں گرنے سے 13 افراد ہلاک اور پانچ دیگر شدید زخمی ہو گئے۔حادثے کا شکار ہونے والے افراد چھٹھ کا تہوار منانے کے لیے اپنے گھر جا رہے تھے۔ضلعی پولیس آفس کے مطابق، یہ حادثہ ضلع کی بھیمفیدی دیہی میونسپلٹی-6 میں واقع چساپانی گڑھی کے قریب پیش آیا۔اس حادثے میں ہلاک ہونے والے 13 افراد میں سے 11 کی شناخت کر لی گئی ہے۔بقیہ دو مہلوکین کی شناخت کی کوششیں جاری ہیں۔پولیس نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچیاں بھی شامل ہیں۔پولیس کے مطابق، جائے وقوعہ کے اوپر پہاڑی ڈھلوان سے ایک تین سالہ بچے کو بحفاظت بچا لیا گیا ہے۔وہیں، حادثے میں زخمی ہونے والے پانچ مسافروں کو علاج کے لیے ہیٹوڈا اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔حکام نے بتایا کہ یہ الیکٹرک مائیکرو بس جمعرات کی صبح سرلاہی کے مسافروں کو لے کر کھٹمنڈو سے ہیٹوڈا جا رہی تھی۔راستے میں چساپانی گڑھی کے قریب گاڑی بے قابو ہو کر سڑک سے پھسل گئی اور تقریباً 700 میٹر گہری ڈھلوان میں جا گری۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی مکوان پور ضلعی پولیس آفس کے چیف سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) شیام کھتری کی قیادت میں پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچی اور امدادی و بچاؤ کی کارروائیاں شروع کیں۔بھیمفیدی میں واقع ریجنل پولیس آفس سے تقریباً آٹھ کلومیٹر شمال میں واقع اس دشوار گزار راستوں کے باعث امدادی کارروائیوں میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

یوکرین جنگ کے خاتمے کی سفارتی کوششیں تیز، امریکی ایلچی ماسکو پہنچے

وٹکوف اور کشنر کی پوتن سے اہم مذاکرات، زیلنسکی کو امید



ماسکو، 12 نومبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور داماد جیرڈ کشنر روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ اہم مذاکرات کے لیے جمعرات کے روز ماسکو پہنچ گئے، کیونکہ واشنگٹن نے یوکرین میں تقریباً پانچ سال سے جاری جنگ کے خاتمے کے لیے سفارتی کوششیں تیز کر دی ہیں۔روسی خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق، دونوں امریکی نمائندوں کا ونوکوو بین الاقوامی ہوائی اڈے پر روسی صدر کے خصوصی نمائندے کریل دمتریف نے استقبال کیا۔دمتریف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس※ پر ایک پوسٹ کے ذریعے بھی امریکی ایلچیوں کا خیر مقدم کیا۔ان کا یہ دورہ متحدہ عرب امارات کے دارالحکومت ابوظہبی میں روسی، یوکرینی اور امریکی وفود کے درمیان دو روزہ سہ فریقی مذاکرات کے بعد ہوا ہے۔اگرچہ یہ بات چیت کسی بڑی پیش رفت کے بغیر ختم ہوئی، لیکن فریقین نے قیدیوں کے ایک بڑے تبادلے کی جانب پیش قدمی کرنے پر اتفاق کیا۔دریں اثناء، 11 نومبر کو آئرلینڈ پہنچنے والے یوکرینی صدر زیلنسکی نے کہا کہ 2027 سے قبل روس کے ساتھ جنگ ختم کرنے کا ایک ''موقع'' موجود ہو سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ''اہم بات یہ ہے کہ امریکی ٹھوس تجاویز کے ساتھ پوتن کے پاس گئے ہیں۔میں واقعی چاہوں گا کہ وہ ٹھوس نتائج کے ساتھ واپس آئیں''۔انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ وہ اب بھی شکوک و شبہات کا شکار ہیں، لیکن ''امید باقی ہے''۔زیلنسکی نے مذاکرات میں یورپ کی شمولیت کے امکان پر امریکہ کے ''لہجے میں تبدیلی'' کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فریق اس معاملے کو زیادہ مثبت اور گرمجوشی سے دیکھ رہا ہے۔''کشنر نے ابوظہبی مذاکرات کے بعد کہا کہ فریقین نے اب تک کے سب سے بڑے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر قیدیوں کی رہائی کے لیے کام کرنے پر اتفاق کیا ہے، جس کے حتمی اعداد و شمار کی تصدیق بعد میں متوقع ہے۔متحدہ عرب امارات سے روانگی سے قبل کشنر نے کہا تھا کہ وہ اور وٹکوف مذاکرات کے دوران اٹھائے گئے امور [illegible] امکانات تلاش [illegible] سفارتی کوششوں [illegible] کچھ راستے اور مواقع نظر آ رہے ہیں''۔ماسکو مذاکرات میں مجوزہ امن عمل کے کلیدی نکات یعنی انسانی امداد کے انتظامات، قیدیوں کے تبادلے اور آئندہ بات چیت میں یورپی ممالک کی ممکنہ شمولیت پر توجہ مرکوز رکھنے کا امکان ہے۔ [illegible]

عمران خان کی دونوں بہنیں 52 روز بعد جیل سے رہا

اسلام آباد، 12 نومبر (یو این آئی) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی دونوں بہنوں نورین نیازی اور ڈاکٹر عظمیٰ کو 52 روزہ حراست کے بعد جمعرات کو کوٹ لکھپت جیل لاہور سے رہا کر دیا گیا۔پی ٹی آئی ترجمان نے سوشل میڈیا پر یہ اطلاع دی۔پارٹی نے ان کی اس حراست کو [illegible] تھا۔پی ٹی آئی نے الزام لگایا کہ 30 اکتوبر کو جیل میں طبیعت خراب ہونے کے بعد محترمہ نورین نیازی کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، لیکن اہل خانہ کو ہسپتال میں داخل ہونے کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ [illegible] رہائی کے مطالبے کے لیے [illegible] عدالت میں [illegible] کی درخواست دائر کی [illegible]

حضرت فاطمہ زہراؑ کی زندگی پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونۂ عمل

حضرت فاطمہؑ کی یاد میں مجالس کا انعقاد ٭ جنت البقیع کی تعمیرِ نو کے لیے کینڈل مارچ







لکھنؤ: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں جمعرات کو امام باڑہ قائمہ خاتون، سجاد باغ میں دوسری مجلس کو مولانا تقی رضا نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی زندگی پوری انسانیت، بالخصوص خواتین کے لیے سادگی، صبر، پاکیزگی، عبادت اور ایثار وقربانی کا بہترین نمونۂ عمل ہے۔ مجلس کے بعد انجمن سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔

امام باڑہ ام البنین، منصور نگر میں چوتھی مجلس کو مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ اسی طرح روضۂ زینبیہ، ٹکیت رائے تالاب اور طاہر جرولی ہال میں جمعرات کو منعقدہ مجالس سے مولانا آغا مہدی نجفی، مولانا یاسوب عباس، مولانا غلام حسین صدف جونپوری، سید کرنل جرار احمد (مرثیہ) اور مولانا شبیر حسین رضوی نے خطاب کیا۔ درگاہ حضرت عباسؑ، رستم نگر میں آج کی مجلس کو مولانا کلبے رشید نے خطاب کیا۔ دریا والی مسجد میں منعقدہ مجلس سے مولانا شبیر حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن دربارِ حسینی نے نوحہ خوانی کی۔ غدیری مسجد، مہدی گنج میں منعقدہ مجلس کو مولانا انور حسین نے خطاب کیا۔ چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد میں جماعتِ جعفری کی جانب سے منعقدہ مجلس سے مولانا وصی حسن خان نے خطاب کیا۔ ابوزری مسجد میدان، ایل ایچ خان میں مولانا سید افضل رضوی نجفی نے مجلس کو خطاب کیا۔

دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی، انڈیا کی جانب سے ایامِ عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے منعقدہ مجالسِ عزا کی پہلی مجلس کا آغاز جناب علی عباس نے تلاوت قران سے کیا علی نقی بنارسی اور سخی عباس نے منظوم کلام پیش کیا مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا عباس نقوی نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت ومنزلت، فضائل و مناقب اور حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے مثال محبت و قربت، ولایت و امامت کے دفاع میں آپ کے کردار اور واقعۂ فدک کے تاریخی پس منظر کو بھی بیان کیا۔ مولانا رضا عباس نقوی نے ایامِ عزائے فاطمیہ کے دوران مجالسِ عزا منعقد کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان مجالس کا انعقاد محض ایک رسم نہیں بلکہ سیرتِ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو زندہ رکھنے، آپ کے فضائل ومناقب اور مظلومیت کو نسلِ نو تک پہنچانے اور پیغام ولایت و امامت کو عام کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ مجلس کے دوران مولانا نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر ڈھائے گئے مظالم، مصائب وآلام اور شہادت کے دردناک واقعات کو بھی بیان کیا، جس پر عزادارانِ اہلِ بیت علیہم السلام اشکبار ہو گئے۔

مسجد ولی العصر، مفتی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا وصی الحسن خان نے خطاب کیا۔ مجلس سے قبل نورعین رضا نے سوزخوانی کی۔

مدرسہ درسگاہِ علی، اقبال نگر، مفتی گنج کھنتی میں جمعرات سے تین روزہ مجالس کا آغاز ہو گیا۔ آج کی مجلس کو مولانا عباس ارشاد عابدی نے خطاب کیا۔ مجالس کا اہتمام انجمن دستۂ علی اصغر نے کیا ہے۔

دستہ خطیب الایمان کی جانب سے روضہ کاظمین میں شہزادیء کونین جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں منعقد ہونے والی مجالس کی کل دوسری مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا میثم زیدی صاحب نے جناب فاطمہ زہراؑ کے فضائل بیان کئے۔ مجلس کے آخر میں مولانہ نے مصائب بیان کئے۔ جسے سن کر مومنین اشک بار ہو گئے۔ مجلس سے قبل قاری جناب دانش صاحب نے تلاوت اور جناب فدوی نقوی صاحب نے بارگاہِ معصومینؑ میں نظرانہء عقیدت پیش کیا۔ بعد مجلس جنت البقیع کی تعمیر کے لئے روضہ کاظمین سے کربلا ئے دیانت الدولہ تک ایک احتجاجی خاموش شمع جلوس نکالا گیا۔ اس سے قبل پہلی مجلس میں ایم ایس اے ٹینٹ ہاؤس کی جانب سے لکھنوشہر کی ۵ معروف انجمن ہائے ماتمی کو ۵ چاندی کے علم دئے گئے۔ اس سلسلے کی تیسری مجلس آج شب میں ۸ بجے ہوگی اس مجلس کو بھی مولانا میثم زیدی صاحب خطاب کرینگے۔ آج کی مجلس کے بعد شہر کی ایک سو دس (۱۱۰) انجمن ہائے ماتمی اندرونِ روضہ کاظمین میں نوحہ خوانی کر کے آقا امام حسینؑ کو انکی ماں کا پرسہ پیش کرینگی۔ نظامت کے فرائض جناب نیر مجیدی صاحب انجام دینگے۔ دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی اور سکریٹری حفاظت حسین نے مومنین سے شرکت کی گزارش کی ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت رسولِ خدا ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کی شبِ مصیبت کے موقع پر جمعہ کو روضۂ بیت الحزن، رستم نگر میں طرحی شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس موقع پر انجمن رونقِ دین اسلام کے شاعر اعجاز زیدی، ضیاء الایمان کے شاعر سلطان سرور، قمرِ بنی ہاشم کے شاعر جابر لکھنوی، شاہِ انس و جاں کے شاعر (مولانا) عباس ارشاد، ناصر الاسلام کے شاعر ہلال نقوی، معصومیہ حسینیہ کے شاعر فدوی نقوی، گلزارِ اہل بیت کے شاعر کیف غازی پوری، اصلاح العزا باقرل کے شاعر حسن عابد، برقِ حیدری کے شاعر رضا صفی پوری اور ناصرانِ حسین کے شاعر رضا نقوی، شاعرِ اہل بیت شان عابدی کے دیے ہوئے طرحی مصرعے "مدینے میں بپا ہے ایک قیامت، درِ زہرا جلایا جا رہا ہے" پر لکھے گئے نوحے پیش کریں گے۔ تمام دس انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ یہاں جمعہ کی مجلس کو مولانا یاسوب عباس رات 9:30 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز قاری ندیم نجفی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوگا اور نظامت حیدر رضا کریں گے۔

"مدینے میں بپا ہے ایک قیامت۔۔۔"
مصرعے پر لکھنؤ میں طرحی شب بیداری 13 نومبر کو

لکھنؤ: حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں رستم نگر واقع 'بیت الحزن' میں 2 جمادی الآخر (13 نومبر (کورات 9:30 بجے سے ایک عظیم الشان طرحی شب بیداری کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت اور حضرت زہراؑ کے فضائل ومصائب کے ذکر کے بعد ہوگا۔ اس شب بیداری کا مصرعِ طرح" مدینے میں بپا ہے ایک قیامت، درِ زہرا جلایا جا رہا ہے" ہے۔ اس کی اطلاع علی امام شان عابدی نے دی ہے۔

شبیہ جنت البقیع میں خواتین کی مجلس کل

لکھنؤ: حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کی یاد میں ہفتہ کو صبح 11:30 بجے شبیہ جنت البقیع، سپہ، بولا کی اڈہ میں خواتین کی مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے ذاکرہ بہار فاطمہ نقوی خطاب کریں گی۔ مجلس کے بعد شہزادی کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔ اس موقع پر نذرِ فاطمہ زہرا بھی ہوگی۔ مجلس کا اہتمام اہلیہ محمد آصف نقوی نے کیا ہے۔

بنتِ رسول کا ماتم کل

لکھنؤ: حضرت علی اکبر ہال، چھوٹے صاحب عالم روڈ میں "بنت رسول کا ماتم" کے عنوان سے ہفتہ کو رات 8 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا سید احمد رضا (بجنور) خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوتِ قرآن سے کریں گے، جب کہ سوز خوانی ہادی حسن زیدی اور پیش خوانی سرور دبیری کریں گے۔ اس موقع پر انجمن شاہِ انس وجاں نوحہ خوانی کرے گی۔

امام زمانہ ہال میں مجلس کل

لکھنؤ: ولایت فاؤنڈیشن کی جانب سے امام زمانہ ہال، درگاہ روڈ میں ہفتہ کو رات 9 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا میر ہلال رضوی خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد شہر کی متعدد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

قدیم شبیہ تابوتِ معصومہ علیہا السلام کے سلسلے کی مجلس کا انعقاد

لکھنؤ۔ شبیہ بیت الحزن، رستم نگر میں قدیم شبیہ تابوت معصومۂ عالمؑ بنا کردہ میر اکبر علی طاب ثراہ کی مجلس کا سلسلہ گذشتہ شب سے جاری ہے آغاز یکم جمادی الثانی کو بعد نماز مغربین مجلس خواتین سے ہوا اور تابوت جناب سیدہ سجایا گیا، اس مجلس کے بعد ۹:۳۰ مردانی مجلس برپا ہوئی جس کو جانشین خطیب اکبر مولانا مرزا اعجاز اطہر نے خطاب کیا آج دوسری مجلس شب میں ۹ بجے برپا ہوگی جس کو فخر ملت ڈاکٹر مولانا مرزا یعسوب عباس خطاب فرمائیں گے بعد مجلس شہر لکھنؤ کی انجمنہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گے یہ شب بیدار طرحی نوحے کی ہوگی، تیسری مجلس ۳/ جمادی الثانی بروز شنبہ ہفتہ دن ۱۰ بجے برپا ہوگی جسکو مولانا ابوطالب مہدی خطاب فرمائیں گے اس مجلس کے بعد دن بھر خواتین کے لئے شبیہ تابوت کی زیارت کا اہتمام دیر رات تک رہے گا، الوداعی مجلس رات ۱۲ بجے ہوگی بعد مجلس تاریکئ شب میں شبیہ تابوت بیت الحزن سے برآمد ہو کر روضۂ فاطمین جائیگا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں کنیزانِ جناب سیدہ شرکت کرتی ہیں۔ ان مجالس سے پہلے ایک مجلس بانی تابوت میر اکبر علی طاب ثراہ کے ایصالِ ثواب کیلئے منعقد ہوئی جس کو فرزند روح الملت مولانا مرتضیٰ ناصر سعید عبقاتی نے خطاب کیا اور ایک مجلس میں فخر روشِ مرثیہ فیض باقر نے اپنا نو تصنیف مرثیہ پیش کیا۔ یہ اطلاع حیدر رضا لکھنوی ترجمان خاندان میر محلہ میر اکبر علی نے دی ہے

شبیہ روضہ زینبیہ میں 48واں روح پرور اجتماع جاری
مجالسِ عزائے فاطمیہ میں علماوذاکرین کے خطابات



لکھنؤ (پریس ریلیز، 12 نومبر) راجہ جی پورم کے ٹکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانیٔ زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے سلسلے میں سات روزہ مجالس بعنوان" 48واں روح پرور اجتماع" جاری ہے۔ یہ پروگرام 10 سے 16 نومبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں منعقد ہو رہا ہے، جس میں روزانہ صبح 10 بجے سے علما، ذاکرین اور شعرا خطاب و نذرانۂ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

مجالس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوتا ہے، جس کے بعد شعرا بارگاہِ معصومۂ کونین میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد مقامی اور بیرونی علما و ذاکرین اہل بیت مجالس سے خطاب کرتے ہیں۔ دورانِ مجلس نذرِ مولا کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، جبکہ پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ یہ اجتماع رؤیتِ ہلال کے مطابق 29 روز تک منعقد کیا جاتا ہے۔ کمیٹی کے صدر نواب عمران علی خاں نے بتایا کہ 3 جمادی الثانی، مطابق 13 نومبر، بروز جمعہ شب 8 بجے حضرت فاطمہ زہرا کے یومِ شہادت کے سلسلے میں خواتین کی مجلس منعقد ہوگی، جس کے بعد مستورات شہزادیٔ کونین کا شبیہ تابوت برآمد کریں گی۔ اسی طرح 6 جمادی الثانی، مطابق 16 نومبر، بروز دوشنبہ حضرت زینب کبریٰ کی شہادت کے موقع پر مردانی مجالس کے بعد خواتین کا پروگرام ہوگا۔ شب 7 بجے ذاکرہ سیدہ قدسیہ زیدی مجلس سے خطاب کریں گی، جس کے بعد شبیہ تابوت حضرت زینب برآمد کیا جائے گا۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے بتایا کہ 12 نومبر کی مجالس میں مولانا آغا مہدی نجفی، مولانا مرزا یعسوب عباس، مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری اور مولانا سید شبر حسین رضوی نے خطاب کیا، جبکہ شعرا و پیش خوان حضرات نے بھی نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ 13 نومبر کو مولانا سید تفسیر حسین، مولانا سید میثم زیدی، مولانا آغا اعجاز مہدی خان، مولانا سید یاسر حسین عابدی اور مولانا سید فیروز حسین زیدی مجالس سے خطاب کریں گے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ 14 نومبر کو مولانا سید محمد ثقلین عابدی، مولانا سید زہید الحسن، مولانا سید محمد حسنین باقری، مولانا سید انور حسین رضوی اور مولانا سید باقر علی زیدی خطاب کریں گے، جبکہ 15 نومبر کو مولانا سید گوہر مہدی، مولانا صفدر بلال رضوی، مولانا سید عابس کاظم جرولی، مولانا سید رحمت حسین خالصوی اور مولانا قمر عباس خان مجالس سے خطاب کریں گے۔

مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ثقلین عابدی نے کہا کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تمام خواتین اور انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ اور نمونۂ کامل ہیں۔ اسلام عورت کو انسانی زندگی کا محور قرار دیتا ہے اور حضرت فاطمہ زہرا کی سیرت اطاعتِ خداوندی، اخلاق، عائلی زندگی، مظلوم کی حمایت اور برائی کے خلاف آواز بلند کرنے کا درس دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ حضرت فاطمہ زہرا کا بے حد احترام فرماتے اور انہیں اپنی مسند پر بٹھاتے تھے، لیکن اسی عظیم خاتون کو اپنے حق کے لیے دربار میں کھڑا ہونا پڑا اور ان کے دلائل کو جھٹلایا گیا۔ مولانا نے شہزادیٔ کونین پر گزرنے والی مصیبتوں کا ذکر کیا تو مجلس میں موجود سوگوار اشکبار ہو گئے۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری اطہر عباس 'چاند'، کنوینر زوار حسین اور روضہ زینبیہ کے متولی امن رضوی نے بھی پروگرام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مومنین سے مجالس میں شرکت کی اپیل کی۔

مجالس کی تفصیل مختصر کر دیں خطابات کے نام واضح ترتیب میں دیں سرخی مزید جامع اور مؤثر بنائیں

ووٹر لسٹ پر سی ایم یوگی کے بیان سے الیکشن کمیشن کی ساکھ پر سوال

1.27 کروڑ ہندو ووٹروں کے نام غائب ہونے کے بیان پر نوٹس کا مطالبہ

سی ایم یوگی سے حلف نامہ طلب کرے الیکشن کمیشن، ککریا پولنگ مرکز کی منتقلی کے فیصلے پر سماج وادی پارٹی کا اعتراض

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی ہدایت پر پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال نے اتر پردیش کے چیف الیکشن افسر کو میمورنڈم سونپ کر مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے اس بیان کا نوٹس لیا جائے جس میں انہوں نے اسمبلی کی ووٹر لسٹ سے ایک کروڑ 27 لاکھ ہندو ووٹروں کے نام غائب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ الیکشن کمیشن یوگی آدتیہ ناتھ کو نوٹس جاری کر کے ان سے حلف نامہ طلب کرے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ملک اور مختلف ریاستوں کے اپوزیشن رہنماؤں کی جانب سے ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کے الزامات عائد کیے جانے پر الیکشن کمیشن نے انہیں نوٹس جاری کر کے حلف نامے طلب کیے تھے۔ ایسے میں سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے مذہب کی بنیاد پر ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کا الزام لگائے جانے پر الیکشن کمیشن خاموش کیوں ہے؟ کمیشن کو یوگی آدتیہ ناتھ کو بھی نوٹس جاری کر کے حلف نامہ طلب کرنا چاہیے، تاکہ اس کی گرتی ہوئی ساکھ کو بچایا جا سکے۔ سماج وادی پارٹی نے مین پوری پارلیمانی حلقے کے تحت آنے والے 110-کرہل اسمبلی حلقے کے پولنگ مرکز نمبر 308، پرائمری اسکول ککریا کو تبدیل کر کے پرائمری اسکول چوہان پور منتقل کیے جانے کے فیصلے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ پارٹی نے اس فیصلے کو غیر منصفانہ اور بے ضابطگی پر مبنی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پولنگ مرکز کو دوبارہ پرائمری اسکول ککریا میں برقرار رکھا جائے۔ متبادل کے طور پر ککریا کے ووٹروں کے لیے موجودہ پولنگ مرکز برقرار رکھتے ہوئے چوہان پور کے ووٹروں کے لیے پرائمری اسکول چوہان پور میں الگ پولنگ مرکز قائم کیا جائے۔

میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ اسمبلی انتخابات 2022 کے بعد اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کا معاملہ اٹھایا تھا، جس پر الیکشن کمیشن نے 27 اکتوبر 2022 کو انہیں نوٹس جاری کر کے جواب طلب کیا تھا۔ کمیشن نے اپنے نوٹس میں واضح کیا تھا کہ ووٹر لسٹ مذہب اور ذات کی بنیاد پر تیار نہیں کی جاتی۔ ایسے میں وزیر اعلیٰ کی جانب سے مذہب کی بنیاد پر ووٹر لسٹ میں گڑبڑی کا الزام لگانے پر کمیشن کا خاموش رہنا سوالات کھڑے کرتا ہے۔ پولنگ مرکز کی تبدیلی کے معاملے میں پارٹی نے بتایا کہ پہلے پولنگ مرکز نمبر 308، پرائمری اسکول ککریا پر گاؤں ککریا کے تقریباً 500 اور چوہان پور کے تقریباً 350 ووٹر منسلک تھے۔ ککریا میں ووٹروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے وہاں پولنگ مرکز قائم کیا گیا تھا، لیکن حالیہ ترمیم کے تحت نسبتاً کم ووٹروں والے گاؤں چوہان پور میں نیا پولنگ مرکز بنا دیا گیا اور ککریا کے ووٹروں کو بھی اسی سے منسلک کر دیا گیا۔

میمورنڈم میں الیکشن کمیشن کے اکتوبر 2020 کے پولنگ مراکز سے متعلق رہنما اصولوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ضابطے کے مطابق اگر کسی پولنگ مرکز کے دائرے میں کئی گاؤں شامل ہوں تو عام طور پر پولنگ مرکز اسی گاؤں میں قائم ہونا چاہیے جہاں ووٹروں کی تعداد زیادہ ہو۔ اس لحاظ سے ککریا کے پولنگ مرکز کو چوہان پور منتقل کرنا متعلقہ ضابطے کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ ککریا میں چوہان پور کے مقابلے میں زیادہ ووٹر ہیں۔ پارٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ ککریا میں تمام ووٹر دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) سے تعلق رکھتے ہیں، جب کہ چوہان پور میں تقریباً دو تہائی ووٹر او بی سی اور ایک تہائی درج فہرست ذات (ایس سی) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر درج فہرست ذات کے ووٹروں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے چوہان پور میں الگ پولنگ مرکز قائم کیا گیا ہے تو ککریا کے ووٹروں کے لیے پہلے سے موجود پولنگ مرکز برقرار رکھتے ہوئے چوہان پور کے ووٹروں کے لیے بھی الگ مرکز بنایا جا سکتا ہے۔ پارٹی کے مطابق ضابطے کی شق 2.6.2 کے تحت 300 سے زیادہ آبادی والے گاؤں کے لیے الگ پولنگ مرکز قائم کرنے کی اجازت ہے۔ میمورنڈم میں مزید کہا گیا ہے کہ پولنگ مرکز نمبر 308 ککریا میں طویل عرصے سے قائم ہے اور وہاں لوک سبھا و اسمبلی انتخابات پُرامن طریقے سے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ ماضی کے کسی بھی انتخاب میں اس مرکز پر بے ضابطگی کی شکایت درج نہیں ہوئی۔ اس لیے اس کی جگہ تبدیل کرنے کا کوئی معقول جواز نہیں ہے۔ سماج وادی پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ پولنگ مرکز کی تبدیلی کا فیصلہ سیاسی وجوہات کی بنا پر برسر اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلعی صدر کی جانب سے ضلع الیکشن افسر کو بھیجی گئی سفارش کی بنیاد پر دباؤ اور اثر و رسوخ کے تحت کیا گیا ہے۔ اس سے ککریا کے ووٹروں کو حق رائے دہی کے استعمال میں دشواری ہوگی۔ پارٹی نے بتایا کہ سیاسی جماعتوں کی میٹنگ میں اس تجویز پر اعتراض بھی درج کرایا گیا تھا، لیکن اسے نظر انداز کر کے منظوری کے لیے آگے بھیج دیا گیا۔ میمورنڈم سماج وادی پارٹی کے وفد نے چیف الیکشن افسر کو پیش کیا، جس میں ریاستی سکریٹری کے کے شریواستو، ریاستی عاملہ کے رکن ڈاکٹر ہری چندر سنگھ اور رادھے شیام سنگھ شامل تھے۔ وفد نے دونوں معاملات میں فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔

منتخب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ امیدواروں نے ڈائریکٹوریٹ آف انٹرنل اکاؤنٹس اینڈ آڈٹ میں جوائنٹ ڈائریکٹر کا گھیراؤ کیا



لکھنؤ: اتر پردیش میں اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ اور آڈیٹر بھرتی-2023 کے منتخب امیدواروں نے تقرری نامہ ملنے میں ہو رہی تاخیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جمعرات کو نیو حیدرآباد واقع ڈائریکٹوریٹ آف انٹرنل اکاؤنٹس اینڈ آڈٹ میں جوائنٹ ڈائریکٹر کا گھیراؤ کیا۔ حتمی نتائج کے اعلان کو تقریباً تین ماہ گزر جانے کے باوجود تقرری نہ ملنے کی وجہ سے امیدوار ذہنی اور معاشی پریشانی کا شکار ہیں۔ اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن (UPSSSC) نے 12 اگست 2026 کو اس بھرتی کی 1643 اسامیوں کے حتمی نتائج کا اعلان کیا تھا۔ امیدواروں کے مطابق طبی معائنہ (میڈیکل) اور پولیس ویریفکیشن کا عمل تقریباً ایک ماہ قبل مکمل ہو چکا ہے، اس کے باوجود ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے تقرری سے قبل تمام دستاویزات کی مکمل تصدیق کو لازمی قرار دے کر عمل کو آگے بڑھانے میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ احتجاج کر رہے امیدواروں کا کہنا ہے کہ ریاست کی دیگر بھرتیوں جیسے گرام پنچایت افسر اور جونیئر اسسٹنٹ میں تمام مراحل تیزی سے مکمل کر کے تقرری نامے تقسیم کیے جا چکے ہیں، تو پھر اس بھرتی کے ساتھ امتیاز کیوں برتا جا رہا ہے؟ وہ اپنی فریاد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے جنتا دربار کے ساتھ ساتھ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک اور وزیر خزانہ سریش کھنہ کے سامنے بھی پیش کر چکے ہیں، لیکن اب تک کوئی ٹھوس حل نہیں نکل سکا ہے۔ امیدواروں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈائریکٹوریٹ کو مقررہ وقت کے اندر تقرری نامے جاری کرنے کی ہدایات دی جائیں، یا پھر دستاویزات کی تصدیق کا عمل پروبیشن پیریڈ (آزمائشی مدت) کے دوران مکمل کرایا جائے تاکہ ہزاروں خاندانوں کا مستقبل غیر یقینی صورتحال سے بچ سکے۔ اب تمام منتخب نوجوانوں کی نظریں وزیر اعلیٰ کے فیصلے پر ٹکی ہوئی ہیں۔

ایف ایس ڈی اے کی ہیلتھ سپلیمنٹس بنانے والی کمپنیوں پر شکنجہ کسنے کی تیاری

بیماریوں کے علاج کے دعووں، گمراہ کن ناموں اور لیبلنگ پر پابندی

لکھنؤ: 12 نومبر۔ اتر پردیش فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) نے ان کمپنیوں پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے جو ہیلتھ سپلیمنٹس اور نیوٹراسیوٹیکل مصنوعات کے نام پر بیماریوں کے علاج، روک تھام اور کنٹرول کے دعوے کرتی ہیں۔ پروٹین پاؤڈرز، وٹامن منرل سپلیمنٹس، جڑی بوٹیوں کی مصنوعات، پروبائیوٹکس، پری بائیوٹکس اور خصوصی طبی خوراک کی مصنوعات کے معیار کے ساتھ ساتھ ان کے نام، پیکیجنگ، لیبلنگ، اشتہارات اور صحت سے متعلق دعووں کی بھی نگرانی کی جائے گی۔ ایف ایس ڈی اے کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے ایک تفصیلی حکم نامہ جاری کرتے ہوئے تمام متعلقہ تاجروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ قانونی دفعات پر سختی سے عمل کریں۔ آرڈر کا دائرہ اتر پردیش میں واقع یونٹوں کے ساتھ ساتھ دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے مینوفیکچررز اور درآمد کنندگان تک پھیلے گا جن کی مصنوعات ریاست میں فروخت ہوتی ہیں۔ برانڈ کے مالکان، کنٹریکٹ مینوفیکچررز، ری لیبلرز، ری پیکرز، ڈسٹری بیوٹرز، ہول سیلرز اور ریٹیلرز، اور ای کامرس پلیٹ فارمز کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔ حکم نامے میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ مصنوعات کھانے پینے کی اشیاء کے زمرے میں آتی ہیں اور انہیں دوا یا بیماری کے علاج کے متبادل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ FSDA کے جائزے میں تجویز کردہ خوراک کی خلاف ورزی کا انکشاف ہوا ہے اور مصنوعات کی تجویز کردہ روزانہ کی مقدار (RDA)، غیر مجاز اجزاء، گمراہ کن نام، غلط لیبلنگ، سائنسی ثبوت کی کمی اور مینوفیکچرنگ اور مارکیٹنگ کے اصولوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ آرڈر کے مطابق کوئی بھی فوڈ پروڈکٹ کسی بیماری کی تشخیص، علاج، روک تھام یا علاج کا دعویٰ نہیں کر سکے گا۔ ذیابیطس کی دیکھ بھال"، "آرتھرائٹس کیئر"، "گُردے کیئر"، "لیور ڈیٹوکس"، "کارڈیو کیئر"، "تھائرائیڈ کیئر"، "بلڈ شوگر کنٹرول" اور "ڈیزیز مینجمنٹ" جیسے بیماریوں پر مبنی ناموں پر پابندی ہوگی۔ ہر پروڈکٹ کو اس کی پیکیجنگ پر واضح طور پر اس کے نامزد زمرے کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ ہیلتھ سپلیمنٹس، نیوٹراسیوٹیکلز، خاص غذائی استعمال کے لیے کھانے کی اشیاء (FSDU)، خصوصی طبی مقاصد کے لیے کھانے کی اشیاء (FSMP)، پروبائیوٹک اور پری بائیوٹک مصنوعات کے لیے پیک کے اگلے اور پچھلے حصے میں نمایاں ڈسپلے والے حصے پر واضح انتباہات ہونا چاہیے۔ ہر پیکٹ پر بولڈ میں "طبی استعمال کے لیے نہیں" کا نشان ہونا چاہیے۔

پیغامِ ولایت وامامت کو عام کرنے کا اہم ذریعہ ہیں مجالس: مولانا رضا عباس

امام باڑہ جنت مآب میں مجلس کا انعقاد

لکھنؤ: دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی، انڈیا کی جانب سے امام باڑہ جنت مآب تقی صاحب، اکبری گیٹ میں ایامِ عزائے فاطمیہ کے موقع پر منعقدہ مجالس کی پہلی مجلس کا آغاز علی عباس نے تلاوتِ قرآن مجید سے کیا۔ اس موقع پر علی نقی بنارسی اور سخی عباس نے منقبت اور پرسوز کلام پیش کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا عباس نقوی نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی عظمت ومرتبہ، فضائل ومناقب اور آپ کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بے مثال محبت و قربت، ولایت وامامت کے دفاع میں آپ کے کردار اور واقعۂ فدک کے تاریخی پس منظر کو بھی بیان کیا۔ مولانا نے ایامِ عزائے فاطمیہ کے دوران مجالس کے انعقاد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان مجالس کا انعقاد محض ایک رسم نہیں، بلکہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی سیرت کو زندہ رکھنے، آپ کے فضائل ومناقب اور مظلومیت کو نئی نسل تک پہنچانے اور پیغامِ ولایت وامامت کو عام کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ مجلس کے دوران مولانا نے حضرت فاطمہ زہراؑ پر ڈھائے گئے مظالم، تکالیف ومصائب اور آپ کی شہادت کے دردناک واقعات بھی بیان کیے، جسے سن کر عزادار اشکبار ہو گئے۔

شیعہ وقف بورڈ ملازمین نے نیر مہدی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا

لکھنؤ: اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں انسپکٹر کے عہدے پر کام کرنے والے منتظر مہدی کے بھائی نیر مہدی کے انتقال پر شیعہ وقف بورڈ کے ملازمین نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار اہل خانہ سے تعزیت کی ہے۔ شیعہ وقف بورڈ کے دفتر میں بورڈ کے انتظامی افسر حسن رضا رضوی کی صدارت میں تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ نشست میں بورڈ کے افسران اور ملازمین نے مرحوم نیر مہدی کی مغفرت اور سوگوار اہل خانہ کو صبر وتحمل عطا کرنے کی دعا کی۔ اس موقع پر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصال کیا گیا۔

امریکی وسط مدتی انتخابات میں ٹرمپ کی شکست ہندوستانیوں کیلئے سبق

رویش کمار



امریکی وسط مدتی انتخابات میں ڈونالڈ ٹرمپ اور ریپبلکن پارٹی کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس شکست کے نتیجہ میں فی الوقت ڈونالڈ ٹرمپ اپنی سیاسی زندگی کے ایک نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ٹرمپ پوری طرح الیکشن ہار گئے ہیں۔ ایمگرنٹس، ٹیرف، غیر قانونی تارکین کے خلاف ان کی نفرت پر مبنی سیاست کی امریکہ میں دھجیاں اُڑ گئیں۔ ایران پر غیر ضروری بلکہ فالتو کے حملہ سے متعلق ان کی سیاست کی بھی اسے بدترین شکست کہا جاسکتا ہے۔ امریکہ میں ٹرمپ کی اس شکست کے ساتھ بہت کچھ ہارا گیا اور جو کامیاب ہوئے ہیں ان کے ذریعہ ہم آج کے امریکہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ڈاکٹر عبدل السیدڈ، پیاڈ انڈیا، جیمس ٹیلریکو، جینا نوہوسا، ڈانوساف، ملاد کیروس، الہان عمر، اڈم ہملٹن کی جیت کیا کہتی ہے۔ غزہ میں قتل عام کے درمیان جاکر کام کرنے والے ڈاکٹر اڈم حموی اور فلسطینی نژاد ابیر خواصی کی جیت آپ سے ہی بات کرنا چاہتی ہے۔ مذہب کی سیاست میں دھنس چکے ہندی ریاستوں کے لوگوں سے بات کرنا چاہتی ہے۔ یہ امریکہ میں ہی ممکن ہے کہ فلسطینی، ہندوستانی اور مصری ایتھوپیائی اور لاطینی امریکی نژاد لوگ انتخابات میں کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ امریکہ کی تاریخ کے سب سے مہنگے انتخابات میں ٹیچرس، پرنسپلس، سرجنس اور دیگر ماہرین لڑ رہے ہیں اور کامیاب ہورہے ہیں۔ یہ بھی امریکہ میں ہی ممکن ہے کیوں کہ امریکہ جمہوریت کی خوبصورتی ہے۔ ٹیکساس میں عیسائی مذہب کی سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے مذہب پر مبنی سیاست کو عیسائی مذہب کے لئے ہی خطرہ بتانے کی ہمت کرنے والے جیمس ٹیلریکو نے تاریخ رقم کی ہے۔ امریکہ کی سیاست میں ٹیکساس کا تقابل آپ گجرات سے کرسکتے ہیں۔ یہ ٹرمپ اور ریپبلکن کا گڑھ رہا ہے جہاں پر 38 سال سے ریپبلکن پارٹی کا امیدوار ہی سنیٹ کے الیکشن میں کامیاب ہوتا رہا ہے باقی سیٹوں پر بھی۔ 37 سالہ جیمس ٹیلریکو نے ڈونالڈ ٹرمپ کا قلعہ ڈھادیا ہے۔ 1988ء کے بعد پہلی بار یہاں سے ڈیموکریٹ کا کامیاب ہونا بہت بڑا واقعہ ہے۔ میڈل اسکول کے ٹیچر جیمس ٹیلریکو نے ٹرمپ کے گڑھ کو دہلا کر رکھ دیا ہے۔ اُنھوں نے Ken PAXTON کو گیارہ لاکھ ووٹوں سے ہرایا۔ وہ ٹیکساس کے اٹارنی جنرل ہیں اور ٹرمپ کے بہت قریبی سمجھے جاتے ہیں۔ ٹیکساس کے شہر آسٹن میں جیمس ٹیلریکو نے جب کامیابی پر خطاب کیا، اُن کے سامنے لکھا تھا اپنے پڑوسیوں کے ساتھ پیار سے رہو یعنی دوسروں کے ساتھ محبت کرو اور اچھا برتاؤ کرو۔ ٹیلریکو اپنی مذہبی پہچان کو لے کر شرمندہ نہیں۔ بائبل کی جو باتیں ہیں وہ ان کے اسکول کے دیواروں پر لکھی ہوئی ہیں لیکن 2025ء میں ٹیکساس اسمبلی میں ٹرمپ کے حامی قانون لانا چاہتے تھے کہ ہر اسکول کی ہر کلاس میں بائبل کے 10 احکامات چسپاں کئے جائیں گے تو ٹیلریکو نے اس کی مخالفت کی۔ انھوں نے باقاعدہ اسمبلی کے پلیٹ فارم سے کہا کہ اگر آپ اس بل سے عیسائیوں کی نئی نسل بنانا چاہتے ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اس کے برعکس نتائج ملیں گے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس بل سے ملحدین کی ایک ایسی نسل تیار ہوگی جو یہ سوچے گی کہ ہمارا مذہب پیار سے زیادہ طاقت کے معاملہ میں ہے۔ اپنے اس بیان اور مخالفت کے بعد جیمس ٹیلریکو امریکہ میں مشہور ہوگئے۔ ان کی شبیہ ایک ایسے نوجوان لیڈر کی بن گئی جو فریقین کے ساتھ کام کرنے میں یقین رکھتا ہے۔ ٹیلریکو نے مذہبی کی پہچان سب ہی پر تھوپنے کی جرأت دکھائی اس ٹیکساس میں جو ٹرمپ کا گڑھ ہے۔ وندے ماترم لازمی قرار دیئے جانے کی مخالفت پر اتر آئے ہیں اور ایوان میں خطاب کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم راہول گاندھی کی ایک تقریر کے بارے میں بتاتے ہیں جس میں اُنھوں نے کہا کہ نریندر مودی جی نے امیت شاہ جی نے آر ایس ایس نے اس ملک میں نفرت پھیلا دی ہے اور اس نفرت سے ملک کو نقصان ہورہا ہے، ملک کی روح کو نقصان ہورہا ہے، ملک پکار رہا ہے، یہ عوام پکار رہے ہیں کہ ہمیں نفرت نہیں چاہئے، ہمیں محبت چاہئے، ہمیں بھائی چارہ چاہئے، ہمیں دشمنی نہیں چاہئے۔ ہمیں پیار و محبت کا ملک چاہئے اور یہی ہم کرکے دکھائیں

> امریکہ میں ہندو۔ مسلم قسم کی سیاست کو وہاں کے عوام نے اپنے گھروں سے باہر نکال پھینکا ہے۔ ٹیکساس میں 2015ء سے ریپبلکن پارٹی کے مسلسل گورنر رہے اباٹ الیکشن ہار گئے۔ ہندوستانی نژاد لوگوں نے دیکھ سمجھ لیا کہ ٹرمپ کے ساتھ جانے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے۔

گے۔ اس بات کو ٹیلریکو ٹیکساس میں لوگوں کو سمجھاتے رہے اور ٹرمپ کے خلاف اپنے موقف کو مضبوط کرتے رہے۔ کتنی بڑی بات ہے ٹیلریکو کا کہنا کہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے مذہب کی پہچان طاقت سے ہو۔ چاہتے ہیں کہ پیار سے ہو، ٹیلریکو جیت کر جب لوگوں سے خطاب کررہے ہیں تو ان کے سامنے بائبل کا وہ حکم لکھا ہے کہ اپنے پڑوسی سے پیار کرو۔ ٹیلریکو نے مہنگائی کے خلاف کہا، ایران کے خلاف چل رہی جنگ کا پرزور انداز میں مخالفت کی، کہا کہ یہ جنگ ختم ہونا چاہئے کیوں کہ اس کی وجہ سے پٹرول کے دام اور مہنگائی بڑھ گئی ہے۔ غزہ پر بھی بڑی بے باکی کے ساتھ اظہار خیال کرتے رہے، کہا کہ 7 اکتوبر 2023ء کا حملہ یہودیوں کے لئے ہولوکاسٹ کے بعد سب سے بڑی پریشانی تھی۔ اسرائیل کو حفاظت خود اختیاری کا حق حاصل ہے لیکن نیتن یاہو کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ شہریوں پر بموں کی بارش کردیں۔ اس بات کا حق نہیں کہ وہ انسانی امداد کا راستہ روکے، بھوک مری کے حالات پیدا کریں اور غزہ کے عام لوگوں کے خلاف مشترکہ سزا کا ہتھکنڈہ اپنائیں۔ اپنی ویب سائٹ پر ٹیلریکو نے لکھا ہے کہ غزہ میں ہزاروں لوگوں کی موت ہوئی، عام لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا، ایسے میں امریکہ کو پوری طرح سے اسے روکنا چاہئے تھا۔ امریکی فنڈس کا استعمال شہریوں کے خلاف نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ٹیکساس کے عوام نے اسی ٹیلریکو کو جتایا ہے اس لئے ہندوستانی عوام کے لئے جیمس ٹیلریکو کی جیت معنیٰ رکھتی ہے اسی لئے آپ کو ٹیلریکو کے بارے میں اور زیادہ جاننا چاہئے۔ امریکہ میں ہندو۔ مسلم قسم کی سیاست کو وہاں کے عوام نے اپنے گھروں سے باہر نکال پھینکا ہے۔ ٹیکساس میں 2015ء سے ریپبلکن پارٹی کے مسلسل گورنر رہے اباٹ الیکشن ہار گئے۔ ہندوستانی نژاد لوگوں نے دیکھ سمجھ لیا کہ ٹرمپ کے ساتھ جانے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ ٹرمپ کی سیاست جس MAGA کے باکس سے نکلتی ہے اس کے لوگوں نے مسجد کے سامنے وہاں احتجاج کیا ٹیکساس کے ہنومان مندر کے سامنے بھی احتجاج کیا۔ ہندوستانی نژاد رائے دہندوں کا ایک بڑا حصہ ٹرمپ کا حامی رہا ہے لیکن ان واقعات سے انھیں اور جنوبی ایشیائی لوگوں کو تھوڑی تو سمجھ آئی ہوگی کہ نفرت کی سیاست ایک دن ان کا گھر بھی اُجاڑ دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیکساس میں ٹرمپ کی چھتری اُڑ گئی۔ یہاں ریپبلکن کا سرخ رنگ چھپ گیا۔ ڈیموکریٹک کا نیلا رنگ چھا گیا۔ امریکی کانگریس اور سنیٹ دونوں میں نیلے رنگ کی بھرمار ہوگئی، ڈیموکریٹس کو واضح اکثریت مل گئی ہے۔ ٹیکساس کی گورنر شپ کے لئے نفرتی سیاست کرنے والے ریپبلکن گریگ اباٹ الیکشن ہارے، لگاتار تین مرتبہ اباٹ ٹیکساس کے گورنر رہے ہیں اور انھیں لاطینی امریکی نژاد جینا ہینو نے ہرادیا۔ بہر حال اب دو سال بعد صدارتی انتخابات ہوں گے۔ وسط مدتی انتخابات میں زبردست ہار کے بعد ٹرمپ اب نام کے صدر رہ جائیں گے۔ ایسا کہا جارہا ہے ان کے کسی فیصلہ کو کسی بھی ایوان سے منظوری لے پانا آسان نہیں ہوگا۔ امریکی انتخابات کا زبردست تجزیہ چل رہا ہے مگر ہم اور آپ جن کے قصبہ میں ڈھنگ کا اسکول تو نہیں وہاں کالجوں کا سمندر نظر آتا ہے، سرکاری اسپتال کباڑ کی طرح کھڑے ہیں۔ لوگوں نے پہچان کی سیاست کی بوسیدگی کو سمجھ لیا، جان لیا کہ سب کے لئے نگہداشت صحت ضروری ہے، خوراک ضروری ہے، رشوت خوری اور بدعنوانی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ ڈیٹا سنٹر کے ذریعہ علاقہ کو بنجر نہیں بنایا جاسکتا۔ ان موضوعات اور مسائل پر سیاست کو لوٹنا ہوگا اور کسی اور کے لئے بناء کسی وجہ کے ایران پر بمباری کرنے کی سیاست کو بھی روکنے کی ضرورت ہے۔ غزہ میں جو قتل عام ہوا غارت گری ہوئی اسے محسوس کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ اس طرح کے حملوں کی وجہ سے پٹرول اور ڈیزل کے دام آسمان چھونے لگے اور امریکیوں کی کمائی اُڑنے لگی۔ اسی لئے آپ کو امریکی انتخابات میں دلچسپی لینی چاہئے۔ خطرناک بدعنوانی کے علاوہ وہاں ایک اور مسئلہ تھا خود کو بڑا بتانے کا۔ ٹرمپ کی شبیہ ٹھیک نہیں رہی ہے۔ سنجیدگی سے ان کا تعلق نہیں، اس کے باوجود عوام نے انھیں دوبارہ صدر منتخب کرکے موقع دیا کیوں کہ عوام ڈیموکریٹس کے دوہرے پن سے تنگ آچکے تھے۔ شاید ٹرمپ اپنی غیر سنجیدگی کو کنٹرول کریں گے۔ لوگوں کو اُمید تھی لیکن ٹرمپ کو محسوس ہوا کہ ووٹ اسی طرح کی غیر سنجیدگی سے مل رہا مگر نسل پرستی کی سیاست نہیں چلنے والی ہے اور اب خود ٹرمپ ریپبلکن کے حامیوں نے ڈیموکریٹس کی تائید وحمایت کی۔ آڈم ہمپلٹن نے اس علاقہ سے کامیابی حاصل کی جہاں 1932ء سے ریپبلکن پارٹی جیت رہی تھی وہ عیسائی پادری ہیں۔

☆☆☆

بچوں کے ہاتھوں میں موبائل اور ہمارے مستقبل کا سوال!

مولانا قاری اسحاق گورا



آج کا دور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، زندگی کے انداز تبدیل ہو رہے ہیں اور انسانی ضروریات کے ساتھ ذرائع ابلاغ بھی نئی شکل اختیار کررہے ہیں۔ موبائل فون اس بدلتی ہوئی دنیا کی ایک ایسی ایجاد ہے جس نے فاصلے سمیٹ دیے، معلومات تک رسائی آسان بنادی اور زندگی کے بہت سے معاملات کو سہل کردیا۔ لیکن اسی موبائل فون کا ایک دوسرا رخ بھی ہے، جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ہماری نئی نسل جس تیزی سے موبائل کی دنیا میں گم ہوتی جارہی ہے، وہ محض ایک گھریلو مسئلہ نہیں بلکہ ایک اہم سماجی، تعلیمی اور تربیتی چیلنج بنتا جارہا ہے۔ آج ہمارے گھروں میں ایک عجیب منظر عام ہوتا جارہا ہے۔ والدین اپنے کاموں میں مصروف ہیں، بچے موبائل کی اسکرین میں مصروف ہیں، ایک ہی چھت کے نیچے رہنے والے افراد ایک دوسرے کے قریب ہونے کے باوجود ذہنی اور فکری طور پر ایک دوسرے سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ گفتگو کی جگہ اسکرین نے لے لی ہے، مطالعے کی جگہ مختصر ویڈیوز نے اور کھیل کے میدان کی جگہ موبائل گیمز نے لے لی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے کبھی ٹھہر کر سوچا کہ ہمارے بچے کس دنیا میں پروان چڑھ رہے ہیں اور اس دنیا کی تشکیل میں ہمارا اپنا کردار کیا ہے؟

یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ موبائل فون بذات خود کوئی بری چیز نہیں۔ اس کے ذریعے بچے تعلیمی مواد حاصل کرسکتے ہیں، نئی زبانیں سیکھ سکتے ہیں، مفید معلومات تک پہنچ سکتے ہیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے واقف ہوسکتے ہیں۔ لیکن جب یہی سہولت بے لگام استعمال میں تبدیل ہوجائے تو فائدے کے بجائے نقصان کا سبب بننے لگتی ہے۔ اصل مسئلہ موبائل کا وجود نہیں بلکہ اس کے استعمال کا بے مقصد، غیر ضروری اور غیر محدود ہونا ہے۔ ایک بچہ اگر گھنٹوں ایسی ویڈیوز دیکھ رہا ہے جن سے نہ اس کی معلومات میں اضافہ ہورہا ہے، نہ کردار میں بہتری آرہی ہے اور نہ ہی اس کی صلاحیتوں کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے، تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اسے کس سمت لے جارہے ہیں۔ آج مختصر ویڈیوز اور مسلسل بدلتے ہوئے مناظر نے بچوں کے ذہن کو فوری تفریح کا عادی بنادیا ہے۔ انہیں چند سیکنڈ میں نئی چیز دیکھنے کی خواہش رہتی ہے۔ نتیجتاً طویل وقت تک کتاب پڑھنا، کسی موضوع پر غور کرنا، استاد کی بات توجہ سے سننا اور ایک کام پر مستقل مزاجی سے لگے رہنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ یہ صرف وقت کا ضیاع نہیں بلکہ توجہ، صبر اور فکری یکسوئی کے متاثر ہونے کا بھی معاملہ ہے۔

بچوں کی تربیت کا پہلا مدرسہ گھر ہے اور والدین اس مدرسے کے پہلے معلم ہیں۔ لیکن افسوس کہ آج بہت سے گھروں میں بچوں کو موبائل دینے کی ابتدا خود والدین کرتے ہیں۔ کبھی بچے کے رونے پر اسے خاموش کرانے کے لیے موبائل پکڑا دیا جاتا ہے، کبھی کھانا کھلانے کے لیے اسکرین سامنے رکھ دی جاتی ہے اور کبھی اپنی مصروفیات سے فارغ رہنے کے لیے بچے کو موبائل کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ بچہ اس کا عادی ہوجاتا ہے اور جب موبائل واپس لیا جاتا ہے تو وہ ضد، غصے اور بے چینی کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ پھر والدین پریشان ہوتے ہیں کہ بچہ ہماری بات کیوں نہیں مانتا، پڑھائی میں دل کیوں نہیں لگاتا اور ہر وقت موبائل کیوں مانگتا ہے؟ لیکن یہاں ایک سوال والدین سے بھی ہونا چاہیے: جس عادت کی بنیاد ہم نے خود رکھی، اس کے نتائج کی تمام ذمہ داری بچے پر کیسے ڈال سکتے ہیں؟

ایک اور قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہم بچوں کو موبائل سے دور رہنے کی نصیحت تو کرتے ہیں، لیکن خود گھنٹوں موبائل استعمال کرتے رہتے ہیں۔ بچے ہماری تقریروں سے زیادہ ہمارے طرزِ عمل سے سیکھتے ہیں۔ اگر والد کھانے کے دوران موبائل دیکھ رہے ہوں، والدہ ہر وقت سوشل میڈیا میں مصروف ہوں اور گھر کے بڑوں کے پاس بچوں کے لیے وقت نہ ہو تو صرف پابندی لگا دینے سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔ تربیت کا تقاضا ہے کہ والدین پہلے خود اپنے معمولات درست کریں، پھر بچوں کے لیے اصول مقرر کریں۔ بچوں کو موبائل سے محروم کرنے کے بجائے انہیں زندگی کے ایسے متبادل فراہم کریں جن میں کھیل، مطالعہ، گفتگو، خاندانی تعلقات اور مثبت سرگرمیاں شامل ہوں۔ بچوں کی شخصیت سازی میں والدین کے بعد تعلیمی اداروں کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ اسکول ہوں یا مدارس، دونوں صرف کتابیں پڑھانے اور امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کے مراکز نہیں بلکہ بچوں کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی ادارے بچوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے صحیح استعمال کے بارے میں بھی آگاہ کریں۔ انہیں بتایا جائے کہ انٹرنیٹ پر موجود ہر چیز علم نہیں، ہر مشہور شخصیت قابل تقلید نہیں اور ہر وائرل ویڈیو قابلِ توجہ نہیں ہوتی۔ معلومات کے اس سمندر میں صحیح اور غلط کی پہچان پیدا کرنا بھی تعلیم ہی کا ایک اہم حصہ ہے۔ اسکولوں میں طلبہ کے لیے مطالعے، تقریری مقابلوں، کھیلوں اور تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے۔ مدارس میں بھی جدید ذرائع ابلاغ کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر گفتگو ہونی چاہیے، تاکہ بچے دینی تعلیم کے ساتھ موجودہ دور کے چیلنجوں کو سمجھ سکیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اساتذہ محض موبائل کے استعمال پر پابندی لگانے کے بجائے اس کے نقصانات اور فوائد دونوں کو سمجھائیں۔ کیونکہ کسی چیز سے مکمل ناواقفیت بھی نقصان دہ ہوسکتی ہے اور اس کا بے جا استعمال بھی۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بچے ٹیکنالوجی کے غلام نہ بنیں بلکہ اسے اپنے علم اور ترقی کا ذریعہ بنائیں۔

اس مسئلے کا ایک اہم پہلو بچوں کی بڑھتی ہوئی تنہائی بھی ہے۔ پہلے گھروں میں بچوں کے ساتھ بیٹھنے، باتیں کرنے، قصے سنانے اور ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کا معمول ہوتا تھا۔ دادا دادی اور نانا نانی کی صحبت بچوں کی تربیت کا ایک فطری ذریعہ تھی۔ لیکن اب مشترکہ خاندانی نظام کمزور ہونے اور مصروفیات بڑھنے کے باعث بچوں کو وہ وقت اور توجہ کم مل رہی ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ بعض اوقات بچہ موبائل میں اس لیے بھی پناہ تلاش کرتا ہے کہ اسے اپنی بات سننے والا کوئی نہیں ملتا۔ اس کی دلچسپیوں کو سمجھنے والا، اس کے سوالات کا جواب دینے والا اور اس کے ساتھ وقت گزارنے والا کوئی موجود نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ بچے کو صرف کھانا، لباس، اسکول اور موبائل فراہم کردینا اس کی مکمل پرورش نہیں ہے۔ اسے محبت، توجہ، رہنمائی اور اعتماد بھی درکار ہے۔ اگر ہم نے بچوں کے ساتھ گفتگو کے دروازے بند کردیے تو وہ اپنی الجھنوں کے جواب انٹرنیٹ کی دنیا میں تلاش کریں گے، جہاں ہر جواب درست اور ہر رہنما قابلِ اعتماد نہیں ہوتا۔

سوشل میڈیا نے بچوں کے سامنے ایک ایسی دنیا پیش کر دی ہے جہاں شہرت، دولت، خوب صورتی اور کامیابی کے مصنوعی معیار عام ہوتے جارہے ہیں۔ بچے دوسروں کی زندگی کے چمکتے ہوئے مناظر دیکھ کر اپنی زندگی کا موازنہ کرنے لگتے ہیں۔ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ مہنگے لباس، جدید موبائل، بڑی گاڑی اور غیر معمولی شہرت ہی کامیابی کی علامت ہیں۔ یہ سوچ آہستہ آہستہ بچوں کے ذہن میں مادہ پرستی، احساسِ کمتری اور غیر ضروری مقابلے کا رجحان پیدا کرسکتی ہے۔ بعض بچے اپنی حقیقی صلاحیتوں کو پہچاننے کے بجائے دوسروں کی نقل کرنے میں اپنی توانائی صرف کرنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر نامناسب مواد، غیر اخلاقی مناظر، گمراہ کن معلومات اور اجنبی افراد سے رابطے کے خطرات بھی موجود ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کی آن لائن سرگرمیوں سے باخبر رہیں، ان کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم کریں اور انہیں یہ حوصلہ دیں کہ اگر انٹرنیٹ پر کوئی پریشان کن چیز سامنے آئے تو وہ بلا خوف اپنے بڑوں سے بات کرسکیں۔

یہ مسئلہ صرف کسی ایک گھر، ایک اسکول یا ایک مدرسے تک محدود نہیں۔ پورا معاشرہ اس کی زد میں ہے۔ ہمارے کھیل کے میدان کم ہوتے جارہے ہیں، محلوں میں بچوں کے لیے صحت مند سرگرمیوں کے مواقع محدود ہورہے ہیں اور اجتماعی سطح پر ایسی کوششیں بھی کم دکھائی دیتی ہیں جو نئی نسل کو مثبت مصروفیات فراہم کرسکیں۔ محلے کی مساجد، سماجی تنظیمیں، فلاحی ادارے اور بااثر افراد اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ بچوں کے لیے کھیلوں کے مقابلے، مطالعے کے حلقے، علمی نشستیں اور تربیتی پروگرام منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ والدین کی رہنمائی کے لیے بھی وقتاً فوقتاً نشستیں ہونی چاہئیں، تاکہ وہ بدلتے ہوئے دور میں بچوں کی تربیت کے نئے تقاضوں کو سمجھ سکیں۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اگر بچے اپنا فارغ وقت صرف موبائل پر گزار رہے ہیں تو کیا ہم نے انہیں کوئی بہتر متبادل فراہم کیا ہے؟ محض تنقید اور شکایت سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بچوں کو ایسی مثبت سرگرمیاں دینا ہوں گی جن میں ان کی دلچسپی بھی ہو اور ان کی شخصیت کی تعمیر بھی ہو۔ اس مسئلے کا حل یہ نہیں کہ بچوں کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا جائے یا ان پر ہر قسم کی ٹیکنالوجی کے استعمال کے دروازے بند کر دیے جائیں۔ آج کے دور میں موبائل اور انٹرنیٹ سے مکمل دوری ممکن بھی نہیں اور شاید مناسب بھی نہیں۔ اصل ضرورت اعتدال، نگرانی اور شعور پیدا کرنے کی ہے۔

والدین کو چاہیے کہ بچوں کے لیے موبائل استعمال کرنے کے اوقات مقرر کریں۔ کھانے کے وقت، سونے سے پہلے اور گھر کے تمام افراد کے ساتھ بیٹھنے کے دوران موبائل کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ بچوں کو عمر کے مطابق تعلیمی اور مفید مواد دکھایا جائے اور انہیں یہ سکھایا جائے کہ انٹرنیٹ پر اپنی ذاتی معلومات، تصاویر اور دیگر تفصیلات غیر ضروری طور پر شیئر نہ کریں۔ اسی طرح بچوں کو کتابوں سے دوستی کرائی جائے۔ انہیں کھیل کے میدانوں میں بھیجا جائے، گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں شریک کیا جائے اور ان کی دلچسپی کے مطابق نئی صلاحیتیں سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ والدین روزانہ کچھ وقت ایسا ضرور نکالیں جس میں گھر کے تمام افراد موبائل سے دور رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں اور گفتگو کریں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچوں پر ایسے اصول نافذ نہ کیے جائیں جن پر گھر کے بڑے خود عمل نہ کرتے ہوں۔ اگر والدین چاہتے ہیں کہ بچے موبائل کم استعمال کریں تو انہیں بھی اپنے استعمال میں اعتدال پیدا کرنا ہوگا۔

ہم اپنے بچوں کو کیسا مستقبل دینا چاہتے ہیں؟

یہ سوال ہر والدین، استاد، عالمِ دین اور معاشرے کے ہر ذمہ دار فرد کو خود سے کرنا چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو صرف جدید ٹیکنالوجی سے واقف بنانا چاہتے ہیں یا انہیں باشعور، بااخلاق، خود اعتماد اور ذمہ دار انسان بھی بنانا چاہتے ہیں؟ ہمیں ایسی نسل تیار کرنی ہے، جو موبائل پر دنیا کی معلومات تو رکھتی ہو، لیکن اپنے والدین کے حقوق سے بھی واقف ہو؛ جو انٹرنیٹ پر دوسروں سے رابطہ کرنا جانتی ہو، لیکن اپنے پڑوسی کے دکھ درد سے بھی باخبر ہو؛ جو جدید علوم حاصل کرے، لیکن اپنی تہذیب، اخلاق اور دینی اقدار کو بھی نہ بھولے۔ آج اگر ہم نے بچوں کی توجہ، وقت اور صلاحیتوں کی حفاظت نہ کی تو کل ہمیں اس کے نتائج بھگتنا پڑ سکتے ہیں۔ بچوں کا بچپن محض اسکرین کی روشنی میں گزر جائے اور ان کی تخلیقی صلاحیتیں، مطالعے کا شوق، جسمانی سرگرمیاں اور خاندانی تعلقات کمزور پڑ جائیں تو یہ ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہونا چاہیے۔ ہم اکثر کہتے ہیں کہ آج کے بچے پہلے جیسے نہیں رہے، ان میں صبر نہیں، ادب نہیں، مطالعے کا شوق نہیں اور بڑوں کا احترام بھی کم ہوتا جارہا ہے۔ لیکن کیا ہم نے کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھا کہ ان تبدیلیوں کے پیچھے ہماری اپنی غفلت کا کتنا حصہ ہے؟ ہم نے بچوں کو موبائل تو دے دیا، لیکن انہیں وقت دینا بھول گئے۔ ان کے لیے مہنگے تعلیمی ادارے تو منتخب کیے، لیکن ان کی تربیت کو صرف اسکول اور مدرسے کی ذمہ داری سمجھ لیا۔ ان کے ہاتھ میں جدید ٹیکنالوجی تو تھمادی، لیکن اس کے صحیح استعمال کا شعور پیدا کرنے کی فکر کم کی۔

یاد رکھیے! بچے ہماری نصیحتوں سے کم اور ہمارے عمل سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل کتابوں سے محبت کرے، اپنے بزرگوں کا احترام کرے، اپنے دین اور تہذیب سے وابستہ رہے اور جدید دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا مثبت استعمال کرے تو اس کے لیے ہمیں خود بھی اپنی ترجیحات درست کرنا ہوں گی۔ یہ ذمہ داری صرف والدین کی نہیں، نہ صرف اسکولوں اور مدارس کی ہے اور نہ ہی اسے حکومت یا معاشرے کے کسی ایک طبقے پر ڈال کر ہم بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آج ہم بچوں کے ہاتھ میں جو چیز دے رہے ہیں، کل وہی چیز ان کے ذہن، فکر اور شخصیت کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کو موبائل کا صارف بنانا چاہتے ہیں یا علم، شعور، کردار اور صلاحیتوں کا مالک؟

یہ صرف موبائل کے استعمال کا مسئلہ نہیں، بلکہ ہماری نسل کے مستقبل کا سوال ہے۔ اور اس سوال کو نظر انداز کرنے کی قیمت ہمیں آنے والے وقت میں ادا کرنی پڑ سکتی ہے۔

Mobile 9897399207

لکھتے رہیں گے ہم بھی حکایات خوں چکاں

گزشتہ انتخابات سے اچانک لائم لائٹ میں آئے چندر شیکھر راون اوران کی اپرٹی آزاد سماج پارٹی نے بہت تیزی کے ساتھ اپنی موجودگی ریاستی سیاست میں درج کرائی تھی اور عوام کی زبان پر ان کا نام چڑھ گیا تھا۔ ریاستی سیاست میں جس طرح محترمہ مایاوتی اچانک پچھڑی ہیں اس کی بھی مثال شاید ہی مل سکے چار مرتبہ یوپی کی وزیر اعلی رہ چکی مایاوتی کے ریاست میں صرف ایک اسمبلی سیٹ ہاتھ آئی تھی جو ایک خوددار انسان کے لئے ڈوب مرنے کو کافی ہے۔ ان کی پارٹی اس نوبت کو کیوں اور کیسے پہونچی یہ ان سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ اچھی طرح سے جانتی ہیں اور سمجھتی بھی ہین لیکن اس کے باوجود انھوں نے اپنی پارٹی کو اوپر اٹھانے کے سمت میں کوئی عملی قدم ابھی تک نہیں اٹھایا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ گاہے گاہے ان کے بیانات سوشل میدیا پر ضرور آجاتے ہیں، جس پتہ چلتا ہے کہ وہ ابھی حیات ہیں۔ اور سیاست کررہی ہیں لیکن عملی سیاست سے وہ لگ بھگ کنارہ کش ہوچکی ہیں۔ اور ایک طرح سے کہنا چاہئے کہ گوشہ نشیں ہوچکی ہیں۔ اور وہ بیانات بھی ایسے جن سے عام طور پر حکومت کی تائید ہی ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی پالیسی کی مخالفت نہیں کرتیں۔ بلکہ گول گول بیان دیتی ہین۔ اس کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ ان پر بھاجپا کا خوف طاری ہے۔ اگر انھوں نے ذرا ہاتھ پیر نکالنے کی کوشش کی تو ای ڈی کا ڈنڈا چل جائے گا اور پھر تا زندگی جیل کی ہوا بھی کھانا پڑسکتی ہے یا پھر تا زندگی الیکشن لڑنے پر پابندی بھی لگ سکتی ہے۔ کیونکہ بھاجپا پر جہاں بہت سے الزامات ہین وہیں ایک الزام یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو بلیک میل کرتی ہے جو مان گیا تو ٹھیک جو نہیں مانا اس کی جگہ جیل اور ایڈی دفتر کے چکر لگانا ہی لکھا جاتا ہے۔

جس طرح سے چندر شیکھر گزشتہ الیکشن مین ابھرے تھے اور جس طرح کی سیاست انھوں نے کرنا شروع کی تھی اس سے یہ اندازہ لگایا جارہا تھا کہ اتر پردیش کی سیاست مین مایاوتی کی جگہ لیں گے اور جلد ہی وہ یوپی کی کرسی پر بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اتنی لمبی چھلانگ لگالینا ان کے اکیلے کے بس کی نہیں تھی اور نہ ہے۔ اس لئے انھیں کسی نہ کسی پارٹی سے سمجھوتہ کرنا ہی تھا تبھی وہ آگے بڑھ سکتے تھے اس کے لئے انھوں نے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کا دامن تھام لیا، جس کے صدر اسدالدین اویسی ہیں جو اپنی جارحانہ سیاست اور شدت آمیز بیانات کے لئے جانے جاتے ہیں، لیکن کبھی ان پر حکومت کا ڈنڈا نہیں چلتا۔ جبکہ دوسرے لوگوں نے جب جب بھاجپا اور آر ایس ایس کے خلف زبان درازی کی اس پر فوراسی بی آئی یا ایڈی کا ڈنڈا چل گیا۔ اس کی کئی مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ لیکن ہمارے اویسی صاحب اس وقت بھی محفوظ رہے جب انھوں نے سدن کے اندر ایک ممبر پارلیمنٹ ہوتے ہوئے ہندوستانی آئین کی کاپی پھاڑ دی تھی۔ یہ سدن کے اندر کا معاملہ تھا لیکن جتنی ان کی مذمت کی جانی چاہئے تھی وہ نہین کی گئی۔ ہمیں نہیں یاد پڑتا کہ امت شاہ جی یا نریندر مودی جی اویسی کے خلاف منھ کھولتے ہوں۔ یہ وہی اویسی ہیں جن کے دھاکڑ ترجمان عاصم وقار نے ان کا دامن چھوڑ کر کانگریس کا ہاتھ تھام لیا تو بیان دیتے ہوئے میڈیا سے کہا کہ جب یہ یقین ہوگیا کہ اویسی جی ان کے خلاف لڑتے ہیں جو بھاجپا سے لڑتے ہیں۔ تو کانگریس کا ہاتھ تھام لیا، اویسی صاحب باتیں بھاجپا مخالف ضرور کرتے ہیں لیکن عملا وہ بھاجپا کے مضبوط مخالفین کو کمزور کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اسی لئے انھوں نے مجلس کا ساتھ چھوڑ کر کانگریس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے صدر چندر شیکھر نگینہ پارلیمانی سیٹ سے لوک سبھا پہنچے ہیں وہاں مسلمانوں کی آبادی تقریباً 50 فیصد ہے۔ انہیں وہاں 2024 میں 52 فیصد ووٹ ملے تھے۔ انہیں اویسی کی ضرورت کیوں پڑی؟ جہاں تک دلت مسلم اتحاد کا تعلق ہے، یہاں تک کہ بی ایس پی جیسی پارٹی بھی مکمل کامیابی حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ کانشی رام نے یقینی طور پر اس بات پر غور کیا جب انہوں نے BAMCEF اور DSF کی تشکیل کی، لیکن دلت-او بی سی اور دلت-برہمن اتحاد نے کام کیا، اس لیے دلت-مسلم مسائل پر کوئی بحث نہیں ہوئی، اور فرقہ وارانہ لیبل بھی ہٹا دیا گیا۔ تو، یہ ماضی ہے۔ حقیقت میں اویسی کے پاس یوپی میں کھونے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس کے پاس کیا ہے جو کھوسکتا ہے؟ چندر شیکھر کو اس کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا۔ لیکن جب حاصل کرنے کو کچھ نہیں ہے تو وہ اس کے بارے میں کیوں سوچے؟

آج جب یہ خبر عام ہوئی کہ چندر شیکھر اور اویسی نے ہاتھ ملا لیا ہے تو عاصم وقار نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں کے مشترکہ محاذ کی چابی امت شاہ کے پاس ہے۔ کا مطلب تھا کہ یہ سب کچھ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ جی کا پلان ہے۔ اس اتحاد و اشتراک پر مجلس کے لوگ طنز بھی کرتے دکھائی دے رہے ہیں اور یہ دعوی بھی شروع کردیا گیا ہے کہ آئندہ اسمبلی میں سماج وادی پارٹی صرف 27 پرسمٹ جائے گی۔ آخر مجلس والے سپا کی بات کیوں کررہے ہیں بھاجپا کی کیوں نہیں کہ بھاجپا اتنے پرسمٹ جائے گی۔ ہم نے مجلس کی پالیسیوں پر کئی بار تجزیاتی مضامین اور اداریے لکھے ہیں اور لکھتے رہین گے اپنے وقار اور صحافتی شعائر او اخلاقیات کو ملحوظر کھتے ہوئے۔ فیض کے ایک مشہور شعر میں تصرف کرتے وہئے کہ

لکھتے رہیں گے یونہی حکایات خوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے بھی ہوں قلم

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

سیرتِ فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا):
عصرِ حاضر کی خواتین کے لیے
مینارۂ نور





ندیم عباس زیدی
سابق چیئرمین
نوگانواں سادات۔امروہہ

تاریخِ عالم میں ایسی متعدد شخصیات گزری ہیں جن کی زندگی نے انسانوں کو اخلاق، ایثار اور بندگی کے اعلیٰ ترین مدارج سکھائے، مگر دامنِ انسانیت میں خواتین کے حوالے سے سب سے تابناک، مکمل اور ہمہ جہت نمونۂ عمل میں سے ایک جنابِ سیدۃ النساء العالمین، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ذاتِ گرامی ہے۔ اگر ہم آپکی زندگی کا مطالعہ کرتے محسوس ہوگا کہ آپ کی حیاتِ طیبہ صرف ایک تاریخی باب نہیں، بلکہ ہر عہد، بالخصوص عصرِ حاضر کی خواتین کے لیے ایک ایسا روشن مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں اپنی انفرادی، خاندانی اور معاشرتی زندگی کو سنوارا جا سکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی لختِ جگر سے محبت محض ایک باپ کی فطری محبت تک محدود نہ تھی، بلکہ یہ ان کے الٰہی مقام اور عظمت کی تصدیق تھی۔ آپ (ص) جب بھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ (س) کے گھر تشریف لے جاتے اور جب سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں ان ہی سے رخصت ہوتے۔ احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آپ (ص) اپنی بیٹی کا احترام اس درجہ فرماتے کہ جب حضرت فاطمہ (س) تشریف لاتیں تو آپ (ص) ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ چومتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ تاریخ نے بیٹی کی تعظیم کا یہ منظر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، اسی بنا پر رسولِ خدا (ص) نے آپ کو اُمِّ ابیہا" (اپنے باپ کی ماں) کا لقب دیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بیٹی صرف ناز و نعم کی پروردہ نہیں بلکہ باپ کی تسکین اور سہارا بھی بن سکتی ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) اور حضرت علی مرتضیٰ (ع) کا عقدِ مبارک آسانی رفاقت اور مثالی ازدواجی زندگی کا ایک شاہکار ہے۔ ان کی گھریلو زندگی سادگی، باہمی احترام، اور تقسیمِ کار کی بہترین مثال تھی۔ نبی اکرم (ص) نے جب ان کی زندگی کے کاموں کو تقسیم کیا تو گھر کے اندرونی امور حضرت فاطمہ (س) کے سپرد کیے اور باہر کے کام حضرت علی (ع) کے ذمے، جسے سیدہ فاطمہ (س) نے انتہائی مسرت کے ساتھ قبول کیا۔ آپ نے اپنے شوہر کی اس طرح خدمت کی کہ حضرت علی (ع) فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! میں نے کبھی فاطمہ کو ناراض نہیں کیا اور نہ ہی فاطمہ نے کبھی میری نافرمانی کی، اور جب بھی میں تھکا ہارا اور غمزدہ گھر لوٹتا تو فاطمہ کے چہرے کو دیکھ کر میری تمام تھکاوٹ اور غم کافور ہو جاتے تھے۔ فقر و فاقہ اور عسرت و مشقت کے باوجود آپ (س) نے کبھی شوہر سے ایسی فرمائش نہیں کی جو ان کی استطاعت سے باہر ہو، اور یہ طرزِ زندگی آج کی انفرادی و خانگی ناچاقیوں کے دور میں ہر شادی شدہ جوڑے کے لیے ایک عظیم سبق ہے۔

تربیتِ اولاد کے باب میں بھی سیدۃ النساء العالمین (س) کا کردار رہتی دنیا تک کے لیے ایک معیار ہے۔ آپ (س) نے اُن چوٹی، بتول میں ایسے فرزندوں اور بیٹیوں کی پرورش کی جنہوں نے تاریخِ انسانیت کا دھارا موڑ دیا۔ امام حسن، امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم علیہم السلام کی تربیت میں آپ نے محض ظاہری پرورش پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کی روح کو ایمان، ایثار، استقامت اور شجاعت سے آراستہ کیا۔ آپ (س) بچوں کو بچپن ہی سے عبادتِ الٰہی کی رغبت دلاتیں اور انہیں کو ان کے ساتھ جاگ کر دعا کرنا سکھاتیں۔ آپ کی تربیت ہی کا اثر تھا کہ جب حسین علیہما السلام کے سامنے ابنِ زیاد کا موقع آیا تو تین دن کے روزے رکھنے کے باوجود اپنا افطار مسکین، یتیم اور اسیر کو دے دیا۔ یہی وہ مربیانہ آغوش تھی جس کی تربیت یافتہ حسینی (ع) نے کربلا کے میدان میں باطل کے سامنے سر نہ جھکایا اور زینب (س) نے دربارِ یزید میں خطبے دے کر باطل کے ایوانوں کو ہلا دیا۔

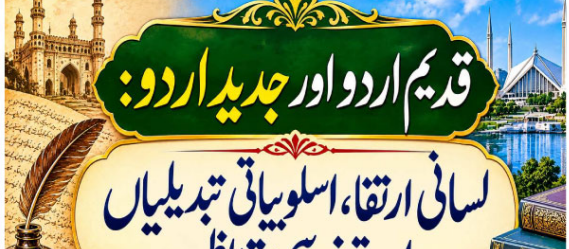
موجودہ دور میں جہاں عورت کے حقوق، اس کی آزادی اور اس کے کردار پر مختلف نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں، وہاں سیرتِ فاطمۃ الزہرا (س) عالمِ نسواں اور پورے معاشرے کے لیے ایک کامل متوازن فکر پیش کرتی ہے۔ آپ (س) نے یہ ثابت کیا کہ چادر و چار دیواری کا تحفظ، حیا اور عفت عورت کی کمزوری نہیں بلکہ اس کا زیور اور طاقت ہے، اور اس کا اصل وقار اسی شریعت کی حدود میں رہنے میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیدہ فاطمہ (س) علم و فصاحت کی اس بلندی پر تھیں کہ آپ کے خطبات (بالخصوص خطبۂ فدک) بلاغت، توحید اور معارفِ الٰہی کا شاہکار ہیں، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علم حاصل کرنا اور حق کی آواز بلند کرنا عورت کا بنیادی حق اور فریضہ ہے۔ مزید برآں، اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر رزقِ حلال کی مشقت اٹھانے کے باوجود سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا اس بات کا پیغام دیتا ہے کہ ایثار اور مشاورتی رہنمائی ایک مؤمن عورت کی بنیادی صفت ہونی چاہیے۔

اگر اُسے حسنِ اخلاق کی بات کی جائے تو ہم حضرت فضہ کے ساتھ انکے سلوک کو دیکھے ۔حضرت فضہ کے ساتھ شہزادی کونین حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا سلوک انسانی تاریخ میں آقا اور خادم کے روایتی تعلق سے برخلاف مساوات، احترام اور عاطفت کا ایک ایسا عدیم النظیر نمونہ تھا جس نے انسانی وقار اور برابری کو نئے معنی عطا کیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر جب حضرت فضہ گھر میں معاونت کے لیے آئیں، تو سیدہ عالم (س) نے تمام گھریلو کام کاج کو دو برابر حصوں میں تقسیم فرما دیا؛ ایک دن حضرت فاطمہ (س) خود چکی پیستیں اور گھر کی صفائی و دیگر کام سنبھالتیں اور دوسرے دن حضرت فضہ کو آرام اور عبادت کی مہلت دیتیں۔ آپ (س) نے حضرت فضہ کو کبھی محض ایک کنیز یا خادمہ نہیں سمجھا، بلکہ اپنے گھر کے فرد، ہم راز اور ہمدرد کی حیثیت سے ان کا پورا احترام کیا۔ فقر و فاقہ کے دنوں میں جب بھی اپنا کا وقت آیا تو حضرت فضہ بھی اس عظیم امتحان میں آپ کے ساتھ شریک رہیں اور آپ (س) نے اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ حضرت فضہ کی بھی فکری اور اخلاقی تربیت اس درجہ فرمائی کہ بعد میں حضرت فضہ کی گفتگو پچاس سال تک صرف قرآن مجید کی آیات پر محیط رہی۔

سیدہ زہرا (س) کا یہ طرزِ عمل عصرِ حاضر کے معاشرے اور بالخصوص گھروں میں کام کرنے والے افراد کے ساتھ انسانیت، ہمدردی اور برابری کے رویے کو فروغ دینے کا عظیم ترین درس ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ ایک عورت بیک وقت ایک مثالی بیٹی، ایک وفادار اور غمخوار بیوی، ایک بے نظیر ماں اور ایک بیدار مغز، باوقار معاشرتی شخصیت بن سکتی ہے۔ آج کی عورت کو اگر مغربی افکار کی چل پریوں اور مادیت پرستی کے سراب سے نکل کر حقیقی عزت، سکون اور کامیابی حاصل کرنی ہے، تو اسے سیرتِ فاطمی (س) کے نقشِ قدم پر چلنا ہوگا۔ حضرت فاطمہ (س) کی زندگی صرف خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے نہیں، بلکہ عمل میں ڈھالنے کے لیے ایک آفاقی اور ابدی دستورِ حیات ہے۔

☆☆☆



قدیم اردو اور جدید اردو:
لسانی ارتقاء، اسلوبیاتی تبدیلیاں اور تہذیبی تناظر

غلام مزمل عطاؔ اشرفی
سہرسہ، بہار
9341137638

(دوسری اور آخری قسط)

اردو کے لیے اصل مسئلہ انگریزی الفاظ کا استعمال نہیں، بلکہ وہاں اردو متبادل کی موجودگی کے باوجود بلا ضرورت انگریزی الفاظ کی بھرمار ہے۔

مثلاً کسی مضمون میں یہ لکھنا:

آج کے دور میں ایجوکیشن کا سسٹم بہت زیادہ چیلنج ہو رہا ہے۔

اس کے بجائے یہ کہنا زیادہ فصیح اور بامحاورہ ہے:

آج کے دور میں نظامِ تعلیم میں تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔

دوسری مثال میں نہ صرف اردو الفاظ کا بہتر استعمال ہوا ہے بلکہ جملے کی ساخت بھی زیادہ مربوط اور ادبی ہے۔

۸۔ صحافت اور ذرائع ابلاغ نے اردو کو کیسے بدلا؟

اردو صحافت نے زبان کے ارتقا میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ ابتدائی اخبارات کی زبان میں فارسی آمیز تراکیب، طویل جملوں اور خطیبانہ انداز کا استعمال نمایاں تھا۔ وقت کے ساتھ صحافت نے ایک ایسا اسلوب اختیار کیا جس میں خبر کی صحت، اختصار، وضاحت اور فوری ابلاغ کو بنیادی اہمیت حاصل ہوئی۔

آج اخبارات، ٹیلی ویژن، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا نے اردو کے استعمال کے متعدد نئے اسالیب پیدا کیے ہیں۔

مثلاً:

قدیم صحافتی انداز:

شہر کے مختلف مقامات پر بارشِ شدید کے باعث اہلِ شہر کو متعدد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

جدید صحافتی انداز:

شدید بارش کے باعث شہر کے کئی علاقوں میں معمولات زندگی متاثر ہو گئے۔

یہ تبدیلی محض الفاظ کی نہیں بلکہ صحافتی ضرورتوں کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ جدید صحافت میں قاری کا وقت، خبر کی اہمیت اور معلومات کی فوری ترسیل بنیادی عناصر ہیں۔

تاہم سوشل میڈیا کے غیر محتاط استعمال نے اردو کو بعض نئے مسائل سے بھی دوچار کیا ہے۔ املا کی غلطیاں، جملوں کی غیر ضروری اختصار پسندی، رومن اردو کی کثرت اور دوسری زبانوں کی بے جا آمیزش نے تحریری معیار کو متاثر کیا ہے۔

اس لیے جدید ابلاغی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زبان کی صحت، املا اور اسلوب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۹۔ قدیم اردو اور جدید اردو: چند مزید عملی مثالیں

اس موضوع کو مزید واضح کرنے کے لیے روزمرہ، ادبی اور علمی زبان کی کچھ تقابلی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ یہ مثالیں مختلف تاریخی متون سے لفظ بلفظ اقتباسات نہیں، بلکہ قدیم طرزِ تحریر اور جدید طرزِ تحریر کو سمجھانے کے لیے مرتب کی گئی ہیں۔

موضوع قدیم روایتی اسلوب جدید اسلوب

ملاقات شرف باریابی حاصل ہونا ملاقات کا موقع ملنا

خوش مسرت وانبساط حاصل ہونا بہت خوشی ہونی

پریشانی حالات کی ناسازگاری ناموافق حالات

اطلاع بذریعہ ہرکارہ اسراسلہ مطلع کیا خط کے ذریعے اطلاع دی

درخواست مؤدبانہ التماس ہے مؤدبانہ گزارش ہے

تعلیم اکتساب علم حاصل کرنا

کامیابی کا مرافی سے ہم کنار ہونا کامیاب ہونا

گفتگو تبادلہ خیالات خیالات کا تبادلہ

نتیجہ حاصل کلام خلاصہ یا نتیجہ

مشاورت اصلاحِ معاشرہ معاشرے کی اصلاح

ایک ہی مضمون کے دو مختلف اسلوب

قدیم دوجہر ہایاب ہے جس کی ضیا سے ظلمتِ جہالت کا فور ہوتی ہے اور جس کے حصول سے انسان کو شرفِ امتیاز حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ دولتِ لازوال ہے جو آدمی کو معراجِ انسانیت سے ہم کنار کرتی ہے۔

جدید طرزِ تحریر:

علم انسان کی فکری اور اخلاقی ترقی کی بنیادی ضرورت ہے۔ یہ جہالت کو ختم کرتا، شعور کو بیدار کرتا اور انسان کو اپنی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کا راستہ دکھاتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہاں علم کو کتنی اہمیت دی جاتی ہے۔

دونوں عبارتوں میں بنیادی خیال ایک ہی ہے، لیکن اظہار کے انداز مختلف ہیں۔ پہلی عبارت میں فارسی آمیز تراکیب، استعارات اور خطیبانہ کیفیت نمایاں ہے، جب کہ دوسری میں وضاحت، اعتدال اور براہِ راست اظہار کو ترجیح دی گئی ہے۔

یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے کہ قدیم اسلوب لازماً مشکل اور جدید اسلوب لازماً آسان نہیں ہوتا۔ ایک اچھا جدید ادیب بھی گہری اور مشکل عبارت لکھ سکتا ہے، اور ایک قدیم ادیب بھی نہایت سادہ اور رواں زبان استعمال کر سکتا ہے۔

۱۰۔ کیا جدید اردو، قدیم اردو سے بہتر ہے؟

یہ سوال لسانی اور ادبی اعتبار سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قدیم اردو اپنی فصاحت، بلاغت، محاورے اور تہذیبی لطافت کے اعتبار سے زیادہ اعلیٰ تھی، جب کہ بعض جدید اردو کو اس کی سادگی، وسعت اور عصری ضرورتوں سے ہم آہنگی کی وجہ سے ترجیح دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دونوں کا تقابل ان کے اپنے عہد اور مقاصد کے تناظر میں کیا جانا چاہیے۔

قدیم اردو کا سرمایہ اس کی تہذیبی گہرائی، محاوراتی وسعت، کلاسیکی ادبی روایت اور زبان کی لطافت میں پوشیدہ ہے۔ جدید اردو کی قوت اس کی علمی وسعت، نئے موضوعات سے مناسبت، سائنسی اصطلاحات کو قبول کرنے اور وسیع تر ابلاغی امکانات میں نظر آتی ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جدید یت کے نام پر زبان کے بنیادی قواعد، محاورے اور ادبی ذوق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اسی طرح قدامت پسندی کے نام پر ایسے اسالیب کو ہر تحریر پر مسلط کرنا بھی مناسب نہیں جو عام قاری کے لیے غیر ضروری طور پر دشوار ثابت ہوں۔

زبان کا حسن صرف مشکل الفاظ میں نہیں، بلکہ خیال کی گہرائی، لفظ کی موزونیت، جملے کی ساخت اور اظہار کی مناسبت میں ہوتا ہے۔

۱۱۔ اردو کے مستقبل کے لیے قدیم اور جدید کا امتزاج کیوں ضروری ہے؟

اردو زبان کے مستقبل کا انحصار اس بات پر نہیں کہ ہم قدیم اردو کو اختیار کرتے ہیں یا جدید اردو کو، بلکہ اس بات پر ہے کہ ہم دونوں کے بہترین لسانی و ادبی سرمایے سے کس طرح استفادہ کرتے ہیں۔

آج اردو کو بیک وقت کئی میدانوں میں ترقی کی ضرورت ہے:

کلاسیکی ادب کا مطالعہ: میر، غالب، ذوق، مومن، حالی، شبلی اور دوسرے ادیبوں کے اسالیب سے استفادہ کیا جائے۔

جدید علمی اصطلاحات کی تشکیل: سائنس، ٹیکنالوجی، معاشیات اور سماجی علوم کے لیے مستند اردو اصطلاحات کو فروغ دیا جائے۔

معیاری اردو نثر کی ترویج: ایسی نثر لکھی جائے جو علمی اعتبار سے مضبوط، اسلوب کے لحاظ سے شائستہ اور عام فہم ہونے کے ساتھ ادبی حسن بھی رکھتی ہو۔

صحافت کا معیار بلند کیا جائے: اخبارات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر درست املا، معیاری زبان اور مستند اصطلاحات کو رواج دیا جائے۔

نئی نسل کو کلاسیکی ادب سے جوڑا جائے: جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے قدیم ادب اور آسان تشریحات اور توضیحات کے ساتھ پیش کیا جائے۔

اردو کی ڈیجیٹل ترقی: اردو کمپیوٹنگ، ڈیجیٹل لغات، آن لائن کتب خانوں اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں معیاری مواد تیار کیا جائے۔

یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے اردو اپنی تہذیبی شناخت محفوظ رکھتے ہوئے جدید علمی دنیا میں اپنا مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

۱۲۔ نتیجہ: اردو کی اصل قوت اس کے ارتقا میں ہے

قدیم اردو اور جدید اردو کا مطالعہ ہمیں یہ حقیقت سمجھنا تا ہے کہ زبان کوئی جامد شے نہیں، بلکہ ایک زندہ تہذیبی اور فکری نظام ہے۔ اس کی زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنے زمانے کے تقاضوں کو قبول کرتے ہوئے اپنی بنیادی شناخت کو کس حد تک برقرار رکھتی ہے۔

اردو نے اپنے سفر میں ہندوی، دکنی، ریختہ اور دہلوی تا رنگی لسانی صورتوں سے گزرتے ہوئے ایک وسیع ادبی اور تہذیبی تشخص حاصل کیا ہے۔ اس کے ذخیرۂ الفاظ میں عربی، فارسی، ترکی، ہندی اور انگریزی سمیت متعدد زبانوں کے اثرات موجود ہیں۔ یہی وسعت اس کی تاریخی تشکیل اور لسانی کشادگی کا ثبوت ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قدیم اردو کی فصاحت، بلاغت، محاوراتی لطافت اور تہذیبی شائستگی کو محفوظ رکھیں اور جدید اردو کی سادگی، علمی وسعت، تحقیقی صلاحیت اور ابلاغی قوت کو فروغ دیں۔

ہمیں ایسی اردو درکار ہے جو غالب کی فکری بلندی، میر کی سادگی، سرسید کی مقصدیت، حالی کی اصلاحی بصیرت اور جدید علوم کی اصطلاحی ضرورتوں کو اپنے اندر سمو سکے۔

اردو کی ترقی قدیم کو فراموش کرنے میں نہیں، بلکہ قدیم کے علمی و ادبی سرمائے کو جدید عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں ہے۔

زبان کا کمال یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ایک ہی انداز میں بولی اور لکھی جائے، بلکہ اس کا کمال یہ ہے کہ زمانہ بدلنے کے باوجود اس کی فصاحت، معنویت، تہذیبی وقار اور اظہاری قوت برقرار رہے۔

☆☆☆

بندگانِ خدا کے ساتھ برتاؤ کے رہنما اصول:
سیرتِ طیبہ میں خدمتِ خلق کا پیغام

ارمان قادری

اسلام ہر اعتبار سے پوری دنیا کے انسانوں کے حقوق کو گہرے ہوئے کیونکہ وہ ایک کامل، جامع اور انسان دوست مذہب ہے، جس کی بنیاد اللہ کی بندگی اور حقوق کی ادائیگی پر رکھی گئی ہے۔ یہ دین انسان کو صرف عبادات کا پابند نہیں بناتا بلکہ اسے محبت، ہمدردی، عدل، مساوات اور خدمتِ خلق جیسے اوصاف سے مزین ہونے کی بھی دعوت دیتا ہے۔

اور تحمدِ عالم، نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مذہب اسلام کے سب سے بڑے داعی ہیں اور آپ کی زندگی تمام احکام اسلام کی عکاسی کرتی ہیں۔ آپ کی سیرتِ طیبہ انسانیت کے ہر طبقے کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ چاہے یتیم ہو یا مسکین، غلام ہو یا آزاد، عورت ہو یا مرد، مسلم ہو یا غیر مسلم، دوست ہو یا دشمن آپ نے ہر ایک کے ساتھ ایسا حسنِ سلوک فرمایا کہ رہتی دنیا تک آپ کا کردار تمام انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی زندگی سے ہمیں اپنے ماتحتوں ملازموں اور دوسرے بندگانِ خدا کے ساتھ برتاؤ کرنے کے بارے میں رہنما اصول ملتے ہیں:

لوگوں کو نفع پہنچانے اور ان کو تکلیف سے دور رکھنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: "خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" (الجامع الصغیر، حدیث: 4162)

سب سے بہتر انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔" (صحیح بخاری) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یعنی مسلمان اپنے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے کردار سے حضور ﷺ کے کردار کی عکاسی کرنے کی کوشش کرتا ہے آیئے اب دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عظیم کردار کیسا تھا:

حضور ﷺ کا دل یتیموں، مسکینوں کے سہارا لوگوں اور زندہ درگور ہوتی بچیوں کے لیے محبت اور شفقت سے لبریز تھا۔ آپ نے ان کی کفالت کو جنت کی ضمانت قرار دیا اور ان کو معاشرے میں عزت و مقام عطا فرمایا۔ جبکہ زمانہ جاہلیت کا وہ ایسا دور تھا کہ اس وقت انسانیت کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی اور غلاموں ماتحتوں ملازموں کے ساتھ بد سے بدتر سلوک کیا جاتا، بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا، جو بچ جاتیں ان کو حقوق سے محروم کر دیا جاتا تھا۔

یتیموں اور مسکینوں سے حسنِ سلوک: ارشادِ نبوی ﷺ ہے: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (بخاری: 5304) "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے (جیسے یہ دو انگلیاں)"

غلاموں اور کمزوروں سے مساوات:

نبی کریم ﷺ نے غلاموں کو انسانیت کا درجہ دیا، ان سے حسن سلوک کیا اور مساوات کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے کی میز پر اپنے دائیں جانب بٹھا کر اپنے شرف عطا فرمایا حالانکہ وہ سابقہ غلام تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے کبھی مجھے اُف تک نہ کہا، نہ کبھی یہ فرمایا: "یہ کیوں کیا؟" اور نہ یہ فرمایا: "یہ کیوں نہ کیا؟" (بخاری: 5304)

اس کی ایک اور واضح دلیل یہ ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے صحابہ کرام کو اپنے ماتحتوں سے معاملات کے آداب سکھانے اور حسنِ سلوک کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت بنایا ہے۔ لہٰذا جس کے ماتحت کوئی بھائی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور ان سے ان کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ لے۔ اگر ان سے ایسا کام لے جو ان کی طاقت سے بڑھ کر ہو تو پھر خود بھی ان کی مدد کرے۔ (بخاری: 2545)

بیماروں کی تیمارداری:

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا ایک مبارک گوشہ یہ ہے کہ آپ نہ صرف اپنوں کی، بلکہ غیروں کی بھی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا: "اسلام لے آؤ (مسلمان ہو جاؤ)"۔ وہ نوجوان اپنے والد کی طرف دیکھنے لگا اب تک حضور کے کریمانہ انداز سے وہ یہودی بھی متاثر ہو چکا تھا اس لیے اس نے کہا کہ ابوالقاسم کی اتباع کرو چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ (بخاری: 1356)

دشمنوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک:

آقائے کریم ﷺ نے دشمنوں کے ساتھ بھی اخلاق، رحمت اور ہمدردی کا مظاہرہ فرمایا۔ واقعہ طائف کا وہ دل سوز منظر یاد کیجئے، جب کہ طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا تھا، تو فرشتہ کوہ (پہاڑوں پر مسلط فرشتہ) کی پیشکش کے باوجود آپ نے فرمایا میں ان کی ہلاکت نہیں بلکہ ان کی ہدایت چاہتا ہوں۔

عورتوں کے حقوق کا تحفظ:

نبی آخر الزماں ﷺ نے عورت کو وہ عزت و مقام عطا فرمایا، کہ بیٹی کو رحمت اور بیوی کے ساتھ حسن سلوک کو بہترین اخلاق قرار دیا۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔" (ترمذی: 3895)

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو اور میں تم سب سے بہتر ہوں اپنے اہل کے ساتھ۔

لوگ آج کہتے ہیں کہ عورتوں کو حقوق دیئے جائیں، ان کو مقام و مرتبہ دیا جائے لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ نے عورتوں کو وہ مقام عطا فرمایا کہ ان کو جنت میں جانے کا سبب بنا دیا۔

رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کی تین بیٹیاں، یا تین بہنیں، یا دو بیٹیاں، یا دو بہنیں ہوں، اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے (یعنی ان کا حق ادا کرے) تو اس کے لیے جنت ہے۔ (سنن الترمذی: 1913)

حضور ﷺ حقوق رب العالمین کے ساتھ حقوق عباد کا بھی جذبہ رکھتے تھے اس کا اندازہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے حضور ﷺ سے پہلی وحی کے وقت آپ کو دلاسہ دیتے ہوئے کہے تھے۔

جب پہلی وحی کے بعد نبی ﷺ غار حرا سے حالت اضطراب میں گھر واپس آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تسلی دیتے ہوئے کہا: "اللہ کی قسم! اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔" (بخاری: 3)

☆☆☆

پاکستان ایک فرضی ملک ہے: جسٹس مارکنڈے کاٹجو

نئی دہلی، (یو این آئی) دہلی کے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں سرحدی گاندھی سدھا کھانا پیتج کی جانب سے قومی یوم تعلیم کے موقع پر بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد کی یاد میں ایک عظیم الشان قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کی قیادت پیتج کے بانی اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے جنرل سکریٹری سید جلال الدین نے کی۔ جاری پریس ریلیز کے مطابق پروگرام کی صدارت پلاننگ کمیشن کی سابق رکن سید سیدین حمیدنے کی، جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جسٹس مارکنڈے کاٹجو اور ہندوستان کے سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے شرکت کی۔اس موقع پر خطاب کرنے والوں میں سردار دیا سنگھ معروف وکیل ریڈ کے فیضان، الکریم یونیورسٹی کے چانسلر اور کنسہار میڈیکل کالج کے بانی، سابق رکن پارلیمنٹ سیما اشفاق کریم، جناب لعل وجہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہریش واتھیشور سے، مولانا زاہد رضا رضوی، ایس عرفان حبیب، پروفیسر اویسقرن اصلاحی، پروفیسر گڑمیدا، جے ڈی یو کے ترجمان اکبر بھائی اور مولانا قاسمی سہیل شامل تھے۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مولانا آزاد کی یاد میں کو ملک کے سامنے بھرپور انداز میں پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح مولانا آزاد نے ہندو مسلم اتحاد کی وکالت کی اور ہندوستان کو متحد رکھنے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا، اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

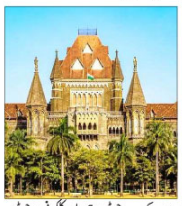
کھر گے نے کشتواڑ میں دو پولیس اہلکاروں کے قتل کی مذمت کی

دہشت گردی کے خلاف متحدہ عزم پر زور



نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے جمعرات کو جموں و کشمیر کے کشتواڑ ضلع میں آئیڈل پولیس افسران (ایس پی اوز) کے قتل کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان کی ہلاکت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں قومی اتحاد اور غیر متزلزل عزم پر زور دیا۔ ان کا یہ بیان جنوبی کشمیر کے کوکرناگ ضلع میں ایک روڈ کنل مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے اہلکاروں پر الگ سے ہوئے حملے کے بعد مرکز کے زیر انتظام علاقے کی سلامتی کی صورتحال سے متعلق نئے خدشات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پیغام میں کھرگے نے ہلاک ہونے والے دونوں اہلکاروں کی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے ان کی موت کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا۔ کانگریس صدر نے کہا، ہندوستان دہشت گردی کے خلاف متحد اور پُرعزم ہے۔ دہشت گردی کی کوئی بھی کارروائی اپنے ملک کے دفاع عوام کی حفاظت اور امن برقرار رکھنے کے ہمارے اجتماعی عزم کو کمزور نہیں کر سکتی۔

دونوں ایس پی اوز کی شناخت رشپال کمار اور بابی چند کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ جموں و کشمیر پولیس کے آئیڈل آپریشنز گروپ (ایس او جی) سے وابستہ تھے۔ دونوں بدھ کو کشتواڑ کے دوردراز علاقے دچھن۔ سروہ سے گزرتے ہوئے لاپتہ ہو گئے تھے۔ جمعرات کی صبح جنگلاتی علاقے سے ان کی گولیوں سے چھلنی لاشیں برآمد ہوئیں۔ اطلاعات کے مطابق، ان کی سروس رائفلیں بھی غائب تھیں، جس سے یہ شبہ مزید مضبوط ہوا کہ انہیں دہشت گردوں نے نشانہ بنایا تھا۔ حکام کے مطابق، دونوں پولیس اہلکار کیمپ میں واقع اپنے ہمارے اجتماعی عزم کو کمزور نہیں کر سکتیں۔



ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر کے پونے میں واقع سنگھ گڑھ ٹیکنیکل ایجوکیشن سوسائٹی (ایس ٹی ای ایس) اور اس سے وابستہ 44 تعلیمی اداروں میں مالی بے ضابطگیوں کی اب 3 مرکزی ایجنسیاں تحقیقات کریں گی۔ بامبے ہائی کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی)، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور محکمۂ انکم ٹیکس کو تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے ادارے کے کام کاج اور انتظامیہ کے رویے پر انتہائی سخت تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ادارے نے اس کے احکامات کی بھی خلاف ورزی کی اور وہ کچھ کسی کی پروا کئے بغیر۔ ادارے کا طرز عمل عدالتی تضحیک سے کم نہیں ہے۔ یہ پورا معاملہ ادارے کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کو طویل عرصے سے تنخواہوں، پنشن اور دیگر بقایاجات کی ادائیگی نہ کیے جانے سے متعلق ہے۔ الزام ہے کہ گزشتہ 8 برسوں سے زائد عرصے سے ملازمین کو ان کا حق نہیں ملا ہے۔ ملازمین کے مجموعی بقایاجات کی رقم 400 کروڑ روپے سے زیادہ بتائی گئی ہے۔

ان معاملے میں پریشان ملازمین نے انصاف کے لیے بامبے ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ عدالت میں تقریباً 220 عرضیوں پر ساعت کے دوران ادارے کے باغی انتظام اور فنڈ کے استعمال پر سنگین سوالات اٹھائے گئے۔ معاملے کی ساعت کرنے والے جسٹس بی پی کلگاؤنکر اور جسٹس اے ایم سیفصا کی خصوصی بنچ نے ادارے کی انتظامیہ کے رویے پر برہمی کا اظہار کیا۔ عدالت کو پہلے یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ دیوالی سے قبل 60 کروڑ روپے دیے جائیں گے، لیکن ادارے نے اپنے وعدے کو پورا نہیں کیا۔ عدالت نے اسے بہت سنجیدگی سے لیا اور کہا کہ ملازمین کو تنخواہ ہی اس صورت میں مل سکتی ہیں، جب تنظیم کی جانب سے جمع کی گئی رقم کو کسی اور جگہ منتقل نہ کیا جائے۔ عدالت کے مطابق ملازمین کے 400 کروڑ روپے سے زیادہ بقایاجات کی ادائیگی نہیں ہوئی، اس معاملے کی حساسیت کو ظاہر کرتا ہے۔

عدالت نے کہا کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ملازمین کی رقم کو خرد برد کیا گیا ہو۔ اس کی وجہ سے ملازمین اپنے بنیادی حقوق اور روزی روٹی سے محروم ہو رہے ہیں۔ عدالت نے اس پورے معاملے میں ملازمین کی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے ایک انتہائی سنگین تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ ادارے کی غفلت اور عدم فعالیت کی وجہ سے یہ بحران پیدا ہوا ہے اور تدریسی و غیر تدریسی عملے کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جج نے یہ بھی کہا کہ اطلاع کے مطابق ادارے کے تقریباً 13 اساتذہ نے خودکشی کر لی ہے۔ عدالت نے کہا کہ حالات اس قدر سنگین ہیں کہ وہ تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی۔ اس سے قبل بامبے ہائی کورٹ نے ادارے کے ٹرسٹیوں کو املاک کی تفصیلات حلف نامے کے ذریعہ پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔ عدالت نے حلف ناموں کی جانچ کے بعد کہا کہ پہلی نظر میں ان امکانات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تعلیمی اداروں کے لیے مختص فنڈ غائب ہو گیا ہے یا اسے دوسرے کاروبار میں لگا دیا گیا ہے۔ کورٹ کے مطابق ٹرسٹیوں کی جانب سے دی گئی جائیدادوں کی تفصیلات اور ادارے کی مالی حالت سنجیدہ تحقیقات کا مطالبہ کرتی ہے۔ عدالت نے اسے جانچ کے لیے سنجیدہ معاملہ تسلیم کیا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے تحقیقات پوری ہونے تک سنگھ گڑھ ٹیکنیکل ایجوکیشن سوسائٹی کے ٹرسٹ اور اس کے ٹرسٹیوں کے بینک کھاتوں، سرمایہ کاری اور اثاثے منجمد کرنے کا حکم دیا۔

13 اساتذہ کی خودکشی اور 400 کروڑ بقایاجات معاملے پر بامبے ہائی کورٹ نے دیا تفتیش کا حکم

ناروے کی صحافی ہیلے لنگ کا ویزا آخری وقت میں منسوخ کیے جانے پر ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا کی گہری تشویش

نئی دہلی، (یو این آئی) ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا (ای جی آئی) نے آزاد ناروے کی صحافی ہیلے لنگ کو جاری کیے گئے ویزے کو آخری وقت میں منسوخ کیے جانے پر جمعرات کو گہری تشویش کا اظہار کیا۔ گلڈ کے صدر سنجے کپور اور جنرل سکریٹری راگھون سریناتھن کے ایک بیان میں کہا گیا کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر محترمہ لنگ ایک جائز اور معتبر بین الاقوامی صحافی ہیں، جن کا واحد جرم غلط فہمی 2026 میں اسولو میں ایک پریس بریفنگ کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی سے ایک سوال پوچھنا معلوم ہوتا ہے۔ گلڈ نے اس کارروائی کو بیدر کرسی کی زیادتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات سے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان کی شبیہ کو گہرا نقصان پہنچتا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ اظہار رائے کی آزادی کسی بھی جمہوریت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ ایڈیٹرز گلڈ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ محترمہ لنگ کا ویزا منسوخ کرنے کی وجوہات کو عوامی طور پر ظاہر کرے۔ ساتھ ہی گلڈ نے ویزا منسوخی کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لینے اور محترمہ لنگ کو ہندوستانی عوام کے سامنے اپنے خیالات پیش کرنے کی اجازت دینے کی اپیل کی ہے۔ اس سے قبل ناروے کی صحافی محترمہ لنگ نے جمعرات کو الزام لگایا تھا کہ ویزا جاری ہونے اور سیاسی منظوری ملنے کے باوجود ہندوستانی حکام نے انہیں 13 اور 14 نومبر کو حیدرآباد میں منعقد ہونے والے بھارت سمٹ میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پریس کی آزادی کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں اظہار خیال کے لیے مدعو محترمہ لنگ نے کہا کہ ہوائی اڈے کے لیے روانہ ہونے سے محض چند منٹ قبل ناروے میں واقع ہندوستانی سفارت خانے نے انہیں اطلاع دی کہ انہیں ملک میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ای جی آئی نے کہا کہ ویزا منسوخ کیے جانے کی وجہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ بیان میں کہا گیا، محترمہ لنگ ایک جائز اور معتبر بین الاقوامی صحافی ہیں، جن کا واحد جرم غلط فہمی 2026 میں اسولو میں ایک پریس بریفنگ کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی سے ایک سوال پوچھنا معلوم ہوتا ہے۔ گلڈ نے اس کارروائی کو بیدر کرسی کی زیادتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات سے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان کی شبیہ کو گہرا نقصان پہنچتا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ اظہار رائے کی آزادی کسی بھی جمہوریت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ ایڈیٹرز گلڈ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ محترمہ لنگ کا ویزا منسوخ کرنے کی وجوہات کو عوامی طور پر ظاہر کرے۔ ساتھ ہی گلڈ نے ویزا منسوخی کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لینے اور محترمہ لنگ کو ہندوستانی عوام کے سامنے اپنے خیالات پیش کرنے کی اجازت دینے کی اپیل کی ہے۔ اس سے قبل ناروے کی صحافی محترمہ لنگ نے جمعرات کو الزام لگایا تھا کہ ویزا جاری ہونے اور سیاسی منظوری ملنے کے باوجود ہندوستانی حکام نے انہیں 13 اور 14 نومبر کو حیدرآباد میں منعقد ہونے والے بھارت سمٹ میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پریس کی آزادی کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں اظہار خیال کے لیے مدعو محترمہ لنگ نے کہا کہ ہوائی اڈے کے لیے روانہ ہونے سے محض چند منٹ قبل ناروے میں واقع ہندوستانی سفارت خانے نے انہیں اطلاع دی کہ انہیں ملک میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ای جی آئی نے کہا کہ ویزا منسوخ کیے جانے کی وجہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ بیان میں کہا گیا، محترمہ لنگ ایک جائز اور معتبر بین الاقوامی صحافی ہیں، جن کا واحد جرم غلط فہمی 2026 میں اسولو میں ایک پریس بریفنگ کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی سے ایک سوال پوچھنا معلوم ہوتا ہے۔ گلڈ نے اس کارروائی کو بیدر کرسی کی زیادتی

وڈر آئی ڈی یا بایومیٹرک تصدیق کی وجہ سے کوئی بھی مستحق شہری سرکاری فلاحی اسکیموں سے محروم نہ ہو

فلاحی اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کا حق متعلقہ اسکیم کی اہلیت کی شرائط پر منحصر ہونا چاہیے، نہ کہ ووٹرلسٹ میں نام درج ہونے پر، بی ایف ایف بھارت



نئی دہلی، (یو این آئی) سٹیزنز فار فیئر فوڈ نیم (سی ایف ایف بھارت) نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر شناختی کارڈ کی عدم موجودگی، ووٹرلسٹ میں نام نہ ہونے یا بایومیٹرک تصدیق میں ناکامی کی وجہ سے کسی بھی مستحق شہری کو سرکاری فلاحی اسکیموں اور مراعات سے محروم نہ کیا جائے۔ فورم نے اس سلسلے میں مرکزی وزیر برائے پنچایتی راج، راجیو رنجن سنگھ کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے، جس کی نقول بیتج آیوگ کے نائب چیئرمین اور کابینہ سکریٹری کو بھی بھیجی گئی ہیں۔ مکتوب میں فلاحی اسکیموں کے مستحقین کی شناخت کے لیے ووٹر شناختی کارڈ اور بایومیٹرک تصدیق کے مبینہ استعمال پر وضاحت طلب کی گئی ہے۔ سی ایف ایف بھارت نے کہا ہے کہ سرکاری فلاحی اسکیموں میں شفافیت لانے اور ان کے غلط استعمال کو روکنے کے اقدامات قابل غور مقدم ہیں، لیکن ان اقدامات کی وجہ سے کسی بھی مستحق شہری کو اس کے جائز حقوق سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ فورم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فلاحی اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کا حق متعلقہ اسکیم کی اہلیت کی شرائط پر منحصر ہونا چاہیے، نہ کہ ووٹرلسٹ میں نام درج ہونے پر۔ فورم نے بزرگ شہریوں، خواتین، معذور افراد، نقل مکانی کرنے والے مزدوروں اور معاشرے کے دیگر کمزور طبقات کے لیے شناخت کے متبادل طریقوں اور شکایات کے فوری ازالے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

اس مکتوب پر ملک کی 19 ممتاز شخصیات نے دستخط کیے ہیں، جن میں دہلی کے سابق لیفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر نجیب جنگ، جسٹس اقبال احمد انصاری، پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس، ہندوستانی فوج کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ، ہندوستان کے سابق سفیر اشوک کے شرما، ایتیہاسکار بانڈے سابق آئی اے ایس افسر، پروفیسر کوینا اے شرما۔ ساوتھ ایشین یونیورسٹی کی سابق صدر، سی اودے بھاسکر۔ دفاعی اور تزویراتی امور کے ماہر شامل ہیں۔ سی ایف ایف بھارت نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ واضح طور پر یقین دہانی کرائے کہ ووٹرلسٹ میں نام کا اندراج کسی بھی سرکاری فلاحی اسکیم سے فائدہ حاصل کرنے کی لازمی شرط نہ بنایا جائے اور مستحق شہریوں کو محرومی سے بچانے کے لیے مناسب حفاظتی اقدامات کیے جائیں۔ فورم کا موقف ہے کہ فلاحی اسکیموں کی فراہمی میں آئین ہند کے بنیادی اصولوں، خصوصاً مساوات، انسانی وقار اور سماجی انصاف کا مکمل احترام کیا جانا چاہیے۔ خیال رہے کہ سٹیزنز فار فیئر فوڈ نیم (سی ایف ایف بھارت) ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے، جو ملک میں بھائی چارے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، آئینی اقدار اور تمام شہریوں کے درمیان باہمی احترام و اتحاد کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔

جدید ہتھیاروں کے نظام جنگ کا رخ بدل رہے ہیں

مستقبل کی جنگ میں ٹیکنالوجی، دشمن کو حیران کرنے کی صلاحیت اور تینوں افواج کے درمیان تال میل اہم ہوگا: راجناتھ



نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے جمعرات کو کہا کہ تیزی سے تبدیل ہوتی جیٹی ٹیکنالوجی اور نے سکیورٹی خطرات کے پیش نظر ہندوستانی مسلح افواج کو اپنی جارحانہ اور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا ہوگا۔ یہاں فضائیہ کے اعلیٰ کمانڈروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ مستقبل کی جنگ میں دشمن کو جوابی حملے کا موقع نہ دینا اور خود ہر ممکن حملے کے لیے تیار رہنا انتہائی ضروری ہوگا۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے خفیہ نگرانی تکنیکی برتری اور تینوں افواج کے درمیان بہتر تال میل پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جدید جنگیں اب روایتی میدان جنگ تک محدود نہیں رہ گئی ہیں۔ میزائل، ڈرون اور جدید ہتھیاروں کے نظام جنگ کا رخ بدل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارکردگی ڈرون نگرانی اور ڈرون مخالف کارروائیوں جیسے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

مسٹر سنگھ نے فضائیہ کو لیکٹرانک، سائبر اور خلائی شعبوں میں جنگ کی نئی سمت عملی اور نظام تیار کرنے کی ضرورت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل کی کامیابی کا فیصلہ صرف طیاروں کی تعداد سے نہیں ہوگا، بلکہ تکنیکی صلاحیت، رد عمل کی رفتار اور درست تیاری بھی فیصلہ کن ثابت ہوں گے۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کے دوران اور اس کے بعد فضائیہ کی کارکردگی کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس کارروائی میں بری فوج، بحریہ اور فضائیہ کے درمیان بہتر تال میل دیکھنے کو ملا۔ اس آپریشن سے حاصل ہونے والے اسباق کی بنیاد پر ڈرون اور فضائی دفاعی نظام پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ کانفرنس کے دوران مسٹر سنگھ نے فضائیہ کے فلائنگ یونٹ کے اے آئی سینئر آف ایکسی لینس کے تیار کردہ مصنوعی ذہانت پر مبنی ایپلی کیشنز کا آغاز کیا۔ یہ ایپلی کیشنز آپریشنل، انتظامی اور ایرو اسپیس سیکورٹی سے متعلق مسائل کو خوبکار بنانے اور تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ انہیں فضائیہ کے تحفظ نیٹ ورک پر استعمال کیا جائے گا۔ وزیر دفاع نے جوانوں کو کوئی ٹیکنالوجی تجزیہ کی تربیت دینے اور نوجوان آئی وی ویروں کی تکنیکی سمجھ بوجھ سے بہتر طور پر فائدہ اٹھانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج سے مربوط ہونے والی تجاویز کی بنیاد پر آئی وی ویروں کے لیے سروں کی دوسری مدت (سیکنڈ ٹور آف ڈیوٹی) کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دو روزہ کانفرنس کا موضوع وی ایر آف ایمپاورمنٹ: سکیسس اینگ ایٹلیٹڈ پلیٹس تھرو ڈی سنٹرلائزیشن ہے۔ اس میں فضائیہ کے سینئر افسران آپریشنز، دیکھ بھال اور انتظامیہ سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔

خلافت ہاؤس کی اراضی وقف جائیداد نہیں، وقف ٹریبونل کو عرضداشت کی سماعت کا اختیار نہیں، خلافت کمیٹی کے وکلاء کا مؤقف

اورنگ آباد، (یو این آئی) ممبئی کے تاریخی اور معروف دینی و تعلیمی ادارے خلافت ہاؤس کی اراضی اور وہاں جاری تعمیراتی و تجدیدی کاموں سے متعلق مہاراشٹر وقف ٹریبونل میں زیر سماعت مقدمے میں آل انڈیا خلافت کمیٹی کے ایڈوکیٹ خلام ربانی شیخ نے ایک مرتبہ پھر واضح کیا ہے کہ متنازعہ قطعہ اراضی وقف کی جائیداد نہیں بلکہ ریاستی حکومت کی ملکیت ہے، جو خلافت کمیٹی کو قانونی طور پر لیز پر دی گئی ہے۔ انہوں نے عدالت کے سامنے یہ بنیادی قانونی اعتراض اٹھایا کہ جب متعلقہ زمین وقف املاک کے زمرے میں نہیں آتی تو وقف ٹریبونل کو خلافت کمیٹی کے خلاف دائر کردہ عرضداشت کی سماعت کا اختیار ہی حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں بامبے ہائی کورٹ اورنگ آباد بنچ کے مختلف فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے عرضداشت کے قابل سماعت ہونے پر سوال اٹھایا۔ عدالت نے دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد 17 نومبر کو فیصلے کے لیے تاریخ مقرر کی ہے۔ وقف ٹریبونل کے جج واسیم احمد حقانی اور رکن محمدی الدین معید خلافت ہاؤس کی جانب سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ خلام ربانی شیخ نے عدالت سے درخواست کی کہ اس معاملے میں مہاراشٹر کی ریاستی حکومت اور ممبئی کے کلکٹر کو بھی فریق بنایا جائے اور متنازعہ اراضی کی قانونی حیثیت اور ملکیت کے بارے میں ان کا مؤقف جاننے کے لیے نوٹس جاری کیے جائیں۔ انہوں نے استدلال کیا کہ چونکہ زمین ریاستی حکومت کی ملکیت ہے اس لیے اس کی قانونی حیثیت سے متعلق تنازع میں حکومت اور کلکٹر کا مؤقف انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔

میڈیکل داخلہ امتحان نیٹ میں کامیابی کے بعد ایم بی بی ایس کی راہ پر اکمل

خیر خواہوں نے دی مبارکباد



جونپور ضلع جیونیر کے رہائشی سید اکمل حیدر نے قومی اہلیت و داخلہ امتحان (NEET UG 2026) میں کامیابی حاصل کر کے اپنے خاندان اور علاقے کا نام روشن کیا ہے۔ اس کامیابی کے ساتھ ہی ان کے لیے میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اکمل کی اس کامیابی سے ان کے اہل خاندان عزیز و اقارب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ نیٹ ملک کے ہمہ پختہ امتحانات میں شمار ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو طویل عرصے تک محنت اور لگن کے ساتھ تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اکمل نے بھی اپنے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے مسلسل محنت کی اور کامیابی حاصل کی۔ ان کی اس کامیابی پر اہل خانہ نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔

اکمل نے بتایا کہ ان سفر میں انہیں اپنے خاندان کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ ان کے والد سید جمال حیدر نے ہمیشہ ان کا حوصلہ بڑھایا، جبکہ والدہ کی دعائیں ہر قدم پر ان کے ساتھ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج کامیابی پر اہل خانہ نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا ہدف ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کرنا اور شعبہ طب میں ایک روشن مستقبل بنانا ہے۔ اہل خانہ کو امید ہے کہ وہ اپنی تعلیم، صلاحیت اور قابلیت کے ذریعے مستقبل میں معاشرے کو بہتر طبی خدمات فراہم کریں گے۔

دودھ کی قیمتوں میں اضافہ سے عوام کی جیب پر بوجھ، صارفین میں ناراضگی، قیمتیں واپس لینے کا مطالبہ



دودھ کی قیمتوں میں اضافہ سے غریب اور متوسط طبقے کی مشکلات بڑھ گئیں۔ صارفین نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے حکومت سے قیمتیں کم کرانے کا مطالبہ کیا، جبکہ دکانداروں کو کاروبار متاثر ہونے کا خدشہ ہے

احمد آباد: دودھ کی قیمتوں میں اضافے نے عام صارفین کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ روزمرہ کی بنیادی ضروریات میں شامل دودھ مہنگا ہونے سے گھریلو بجٹ متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، صارفین نے قیمتوں میں اضافے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے حکومت سے مداخلت اور پرانی قیمتیں واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ دودھ ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے، خصوصاً بچوں اور بزرگوں کے لیے اس کی اہمیت زیادہ ہے، اس لیے قیمتوں میں اضافہ غریب اور متوسط طبقے کے لیے شدید پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ احمد آباد میں دودھ خریدنے پہنچے ایک صارف نیرج نے قیمتوں میں اضافے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے عام لوگوں کو اضافی مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔ ان کے مطابق موجودہ بانس میں دودھ کی قیمتیں بڑھانا مناسب نہیں تھا۔ اگر ایک دو ماہ بعد اضافہ کیا جاتا تو لوگوں کو کچھ راحت مل سکتی تھی۔

نیرج نے بتایا کہ وہ روزانہ دودھ خریدتے ہیں اور جمعرات کو دکان پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ قیمت بڑھ چکی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ روزانہ دودھ استعمال کرنے والے خاندانوں کے ماہانہ اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ عام لوگوں کی معاشی حالت کو دیکھتے ہوئے دودھ کی قیمتیں مستقل رکھی جانی چاہئیں۔ ایک دوسرے صارف نے کہا کہ صحیح وقت تقریباً ہر گھر میں دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چائے بنانے سے لے کر بچوں کی غذائی ضروریات پوری کرنے تک دودھ کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ ایسے میں قیمت بڑھنے کا براہ راست اثر گھریلو بجٹ پر پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دودھ ضروری چیز ہونے کی وجہ سے لوگ مجبوراً زیادہ قیمت ادا کر کے اسے خرید رہے ہیں۔ حکومت کو مداخلت کر کے قیمتوں میں کمی کرانی چاہیے۔

دوسری جانب ایک ڈیری آپریٹر نے بتایا کہ فی الحال دودھ کی تمام اقسام کی قیمتوں میں اضافہ نافذ نہیں ہوا ہے۔ جو سے تمام اقسام کے دودھ کی نئی قیمتیں نافذ ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ دودھ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ہی دودھ کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نئی قیمتوں کے مطابق دودھ کی فروخت شروع ہو چکی ہے۔ ادھر دکانداروں نے بھی کہا ہے کہ نئی قیمتوں کے مطابق ہی دودھ فروخت کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دودھ کی قیمتوں میں اضافہ سے ان کے کاروبار پر بھی منفی اثر پڑے گا۔ دودھ کی قیمتوں میں اضافہ سے غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ صارفین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دودھ کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے ضروری اقدامات کرے تاکہ عام لوگوں، خصوصاً غریب اور متوسط طبقے کو بڑھتے ہوئے مالی بوجھ سے راحت مل سکے۔

انڈونیشیا کے نائب صدر کے استعفیٰ پر کانگریس کا معمولی حکومت پر سخت طنز

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس لیڈر سپریا شرینیت نے انڈونیشیا کے نائب صدر جنرل راکابومنگ راکا کے استعفیٰ کا حوالہ دیتے ہوئے مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا کہ ’’انڈونیشیا کے نائب صدر نے بنیادی اسکول سرٹیفکیٹ میں گڑبڑی کے باعث استعفیٰ دے دیا۔‘‘ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ’’ہندوستان میں اگر شرم ہوتی تو نصف مودی کابینہ اور ادارہ پارلیمنٹ کو استعفیٰ دینا پڑ جاتا، جعلی ڈگری والوں کی جماعت سے یہاں۔‘‘ ان معاملے میں سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے بھی وزیر اعظم نریندر مودی کو طنز تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے انڈونیشیا کے نائب صدر کے استعفیٰ ہونے کی ایک خبر شیئر کرتے ہوئے ایکس پر لکھا ہے کہ ’’ہمارے یہاں ایک ایسے پی ایم ہیں جنہوں نے اپنے کالج کے سرٹیفکیٹ تک پبلک ڈومین میں رکھنے سے انکار کر دیا۔‘‘

ابھیشیک بنرجی کی رہائش کے سامنے موجود بانس کا ڈھانچہ ہٹایا گیا، کے ایم سی نے چلایا بلڈوزر

کولکاتا (ایجنسی) کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) نے کارروائی کی ہے۔ واضح رہے کہ کولکاتا پولیس کی مدد سے جمعرات کے روز متنازعہ بنرجی کی ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر سے لوک سبھا کے رکن ابھیشیک بنرجی کی جنوبی کولکاتہ کے کالی گھاٹ میں واقع رہائش کے سامنے بنایا گیا عارضی بانس کا ڈھانچہ ہٹا دیا گیا ہے۔ عارضی بانس کے ڈھانچے کو ہٹانے کا عمل بدھ کی شام تر نمول کانگریس کے کارکنوں نے شروع کیا تھا، جس کے بعد کارروائی پولیس کی موجودگی میں انجام دی گئی، جو کسی بھی طرح کی کشیدگی کو بڑھنے سے روکنے کے لیے وہاں تعینات کی گئی۔

مظفر نگر: اردو ہماری تہذیب اور مشترکہ وراثت کی پہچان ہے: مقررین



مظفر نگر: 12 نومبر (پی این ایس) اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب، باہمی بھائی چارے اور مشترکہ ثقافت کی علامت ہے۔ اس زبان نے ہمیشہ مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے۔ اردو کے تحفظ اور فروغ کے لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو اس زبان سے وابستہ کیا جائے اور اسے تعلیم سمیت زندگی کے مختلف شعبوں میں فروغ دیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (یو ڈی او) مظفر نگر کے زیر اہتمام عالمی یوم اردو اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ تقریب میں مقررین نے کیا۔ سندھاوالی بائی پاس پر واقع رانا پبلک اسکول میں منعقدہ تقریب کا عنوان "اردو: ایک زندہ وجاوید زبان" تھا۔ اس موقع پر ادیبوں، ماہرین تعلیم، صحافیوں، دانشوروں اور محبان اردو نے شرکت کی۔ تقریب میں اردو زبان و ادب کی خدمات انجام دینے والی شخصیات، اردو اساتذہ اور ضلع کے تقریباً 20 انٹر کالجوں کے نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ مہمان خصوصی جامعہ ہمدرد نئی دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر شہریار نے کہا کہ اردو ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت کا انمول سرمایہ ہے۔ اس زبان کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی اداروں، ادیبوں اور معاشرے کے تمام طبقات کو مل کر کوشش کرنی چاہیے۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر انیس احمد نے کہا کہ نئی نسل کو اردو سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس کے لیے اسکولوں اور کالجوں میں اردو تعلیم کے مواقع بڑھانے ہوں گے۔ علی گڑھ سے آئے ایس یو خان نے علامہ اقبال کی شاعری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کا کلام انسان کو خودداری، خود اعتمادی، بلند حوصلے اور محنت کا پیغام دیتا ہے۔ "خودی کو کر بلند اتنا" اور "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" جیسے اشعار آج بھی نوجوانوں میں حوصلہ اور وطن سے محبت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ ایڈیشنل سول جج جسیم احمد نے کہا کہ زبان اور ادب معاشرے کو جوڑنے کا ذریعہ ہیں اور اردو کی ادبی وراثت کو آگے بڑھانے میں ایسی تقریبات اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یو ڈی او کے کنوینر تحسین علی عساروی اور اسد فاروقی نے کہا کہ اردو اتر پردیش کی دوسری سرکاری زبان ہونے کے باوجود اس کی تعلیم اور فروغ کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ اردو کو صرف مشاعروں اور ادبی محفلوں تک محدود رکھنے کے بجائے تعلیم، روزگار اور روزمرہ زندگی میں بھی جگہ دینی چاہیے۔ تنظیم کے ضلع صدر کلیم تیاگی نے کہا کہ اردو کسی ایک مذہب یا طبقے کی زبان نہیں بلکہ محبت، تہذیب اور انسانیت کی زبان ہے۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم دلائیں۔ اس موقع پر شمیم قصار نے تنظیم کی سالانہ رپورٹ بھی پیش کی۔ تقریب کا اہم حصہ ضلع کے تقریباً 20 انٹر کالجوں کے ان طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی تھا جنہوں نے اردو مضمون میں نمایاں نمبر حاصل کیے تھے۔ ان کے اردو اساتذہ کو بھی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں اعزازات پیش کیے گئے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صداقت دیوبندی، ڈاکٹر صداقت اللہ خان علیگ، حاجی محمد احمد خان اور وارث علی سمیت اردو زبان و ادب کی خدمت کرنے والی متعدد شخصیات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ رانا پبلک اسکول کے منیجر نور سلیم رانا اور صدر شمیمہ زینت کو بھی ان کی خدمات کے اعتراف میں اعزاز پیش کیا گیا۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر شمیم الحسن نے کی۔ انہوں نے اعزاز حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ اعزاز ان کی محنت اور لگن کا اعتراف ہے۔ انہوں نے یوڈی او کی اردو کے فروغ کے لیے جاری کوششوں کو سراہا اور لوگوں سے اس مشن میں تعاون کی اپیل کی۔ پروگرام میں علامہ اقبال کی شاعری کو بھی خصوصی طور پر پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر تنویر گوہر، حاجی سلامت راہی اور صداقت دیوبندی نے اقبال کی شان میں اشعار سنائے۔ رانا پبلک اسکول، نواب عظمت علی گرلز انٹر کالج اور مدینہ پبلک اسکول کے طلبہ و طالبات نے مشاعرے، قوالی، تقریریں، اردو نظمیں اور اقبال کا کلام پیش کیا، جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ تقریب میں یو ڈی او کے سرپرستوں، عہدیداروں اور اراکین کے علاوہ امیر اعظم خان ایڈووکیٹ، کنور محمد عارف رانا، عبدالصمد، سلیم ملک، ڈاکٹر فہد فاروقی، ڈاکٹر عادل چودھری، انجینئر عثمان احمد، ڈاکٹر گوہر کھتولی، ظفریاب خان، الطاف مشعل، ہاشم حیدری، مولانا سعید الزماں، ڈاکٹر نازش فاروقی، ڈاکٹر آس محمد امین، بلقیس تیاگی، شاہانہ پروین، شفا پروین، اریبہ پروین، خدیجہ خاتون اور ڈاکٹر فردوس علی گڑھ سمیت سینکڑوں محبان اردو موجود رہے۔ پروگرام کی نظامت کلیم تیاگی اور مس اُجالا عباسی نے مشترکہ طور پر انجام دی۔ آخر میں منتظمین نے مہمانوں، اعزاز یافتہ شخصیات، اساتذہ، طلبہ و طالبات اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

شارجہ انٹرنیشنل بک فیسٹیول میں معروف ادیب ڈاکٹر تقدیس الحسن نقوی کی آمد



شارجہ: امروہہ: دنیا کے سب سے بڑے اور باوقار ادبی میلوں میں شمار کیے جانے والے شارجہ انٹرنیشنل بک فیسٹیول میں علم و ادب کی معروف شخصیت، ہندوستان کے تاریخی شہر امروہہ سے تعلق رکھنے والے نامور نثر نگار، قلمکار اور ادیب ڈاکٹر تقدیس الحسن نقوی نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ہندوستان کے معروف و معتبر اشاعتی ادارے 'ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی' کے اسٹال کا تفصیلی دورہ کیا اور وہاں موجود نادر و نایاب کتب کا معائنہ کیا۔ اس دوران ڈاکٹر تقدیس الحسن نقوی کی ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس کے منتظمِ اعلیٰ اور روحِ رواں جناب مصطفیٰ کمال پاشا سے ایک انتہائی خوشگوار اور بامقصد ملاقات ہوئی۔ دونوں شخصیات کے درمیان اردو زبان و ادب کی ترویج، اشاعتی معیار اور عالمی سطح پر اردو کتابوں کی رسائی کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر تقدیس الحسن نقوی نے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس کی علمی و ادبی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس محض ایک اشاعتی ادارہ نہیں بلکہ تحقیقی، تنقیدی اور معیاری ادبی کتابوں کا ایک عظیم خزانہ ہے، جس نے اردو ادب کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔" کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے نئی نسل کو خصوصی ہدایت کی کہ وہ ڈیجیٹل دور کی مصروفیات کے باوجود کتابوں سے اپنا رشتہ مضبوط رکھیں، کیونکہ مطالعہ ہی انسان کی فکری بالیدگی، تہذیبی بقا اور روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ دوسری جانب ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس کے منتظم مصطفیٰ کمال پاشا نے ڈاکٹر تقدیس الحسن نقوی کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے ان کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک اہم اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ادارہ اب خلیجی ممالک میں بھی اردو ادب کے فروغ کے لیے عملی اقدامات کر رہا ہے۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے کہا کہ "ہم بہت جلد متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں اپنا باقاعدہ سینٹر قائم کرنے جا رہے ہیں۔ اس مرکز کے قیام کا بنیادی مقصد یہاں مقیم شعراء، ادباء اور نثر نگاروں کی تخلیقات اور تحقیقات کو منظرِ عام پر لانا اور انہیں عالمی سطح پر متعارف کرانا ہے۔"

دیوبند میں بیٹے اور پوتے کا بزرگ باپ پر مبینہ حملہ

دیوبند، 12 /نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) بیٹے اور پوتے کا بزرگ باپ پر حملہ کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ گاندھی کالونی کے رہائشی ایشور چند نے کوتوالی دیوبند میں درج کرائی گئی شکایت میں کہا ہے کہ اس کا بیٹا اور پوتا گھر میں اس کے ساتھ بدسلوکی کر رہے تھے۔ جب اس نے مزاحمت کی تو انہوں نے مبینہ طور پر اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ پولیس نے زخمی شخص کو علاج کے سی ایچ سی دیوبند میں داخل کرانے کے بعد تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ وہیں امن و امان خراب کرنے پر دو بھائیوں سمیت پانچ افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ دیوبند کے نزدیکی چیتن پوری گاؤں میں دو گروپوں کے درمیان معمولی بات پر شدید لڑائی ہوگئی جس سے گاؤں میں افراتفری پھیل گئی۔ پولیس نے حالات کو پرسکون کرنے کے لیے موقع پر پہنچ کر ستیش کے بیٹوں ارجن اور شکتی سمیت دوسرے گروپ کے انکت، موہت اور سُھم کو گرفتار کیا اور پولیس اسٹیشن لے آئی۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ حراست میں لئے گئے پانچ نوجوانوں کا نقض امن کی دفعات میں چالان کر دیا گیا ہے۔

بریلی میں پنچایت انتخابی ووٹر لسٹ سے 250 گاؤں والوں کے نام حذف

ڈی ایم اویناش سنگھ نے دیا جانچ کا حکم



بریلی: 12 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی ضلع سے ایک سنگین خبر سامنے آرہی ہے، جہاں پنچایت انتخابی ووٹر لسٹ سے تقریباً 250 گاؤں والوں کے نام حذف کرنے کا سنگین معاملہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ آملہ تحصیل کے تحت کٹاروئی ٹھاکران گاؤں اور اس کے مزرعہ رکھرا گاؤں والوں نے الزام لگایا ہے کہ ان کے نام ایک گہری سازش کے تحت ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ گاؤں والوں نے اپنی شکایت کے ساتھ براہ راست ضلع مجسٹریٹ اویناش سنگھ سے رابطہ کیا اور متعلقہ بی ایل او اور بی آر سی ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ونود کمار اور چھوٹی کمار جیسے گاؤں کے کئی لوگوں نے جمعرات کو ڈی ایم کے جنتا درشن پروگرام میں اپنی شکایتیں بانٹنے کے لیے درخواستوں کے ساتھ پہنچے۔ انہوں نے عہدیداروں کو بتایا کہ ان کے گاؤں کے تقریباً 250 لوگوں کے نام نئی پنچایت انتخابی ووٹر لسٹ سے خارج کردیئے گئے ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی کئی تحصیل سطح کے افسران کو اس تضاد سے آگاہ کیا تھا، لیکن ان کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ بار بار کی اپیلوں اور شنوائی نہ ہونے سے مایوس ہو کر دیہاتیوں نے اب ضلع ہیڈکوارٹر سے رجوع کیا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ اویناش سنگھ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ ایس ڈی ایم کو بلا کر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے کی ہدایت دی۔ ڈی ایم نے کہا کہ اسمبلی ووٹر لسٹ کو فی الحال اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے، اور اس بات کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کا نام خارج نہ ہو۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ چونکہ پنچایتی انتخابات مقامی سطح پر ہوتے ہیں، اس لیے اکثر ایسے معاملات میں الزامات اور جوابی الزامات سامنے آتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے یقین دلایا کہ اگر تحقیقات پہلے سے جاری ہیں تو رپورٹ کا انتظار کیا جائے گا۔ تحقیقات سے سامنے آنے والی سچائی کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور مناسب تحقیقات کے بغیر کسی کے خلاف جلد بازی میں کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس سے قبل تحصیل میرگنج کے علاقے شیر گڑھ میں 26 ووٹرز کے نام حذف کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اب، آملہ کے علاقے میں بیک وقت 250 ناموں کو حذف کیے جانے کی اس تازہ ترین شکایت نے ایک بار پھر ضلع کے ووٹر لسٹ سسٹم پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

مولانا اسماعیل میرٹھی کو بچوں کی نفسیات سے حقیقی واقفیت تھی: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبہ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں "اسماعیل میرٹھی: حیات و خدمات" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد



میرٹھ 12 /نومبر 2026ء سادگی سے اپنی بات پیش کرنا بڑی بات ہے۔ بچوں کے اساتذہ کو جہاں عزت نہیں دی جا رہی تو اسی دور میں مولانا اسماعیل میرٹھی کی بچوں کی شاعری کا اپنا انفراد ہے۔ قرۃ العین حیدر نے "کوہ دماوند" میں لکھا ہے کہ ایران نے بہت ترقی کی مگر اس سے پہلے میرے ہندوستان]علی گڑھ[میں بچوں کے لیے اسکول کھل چکا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں جس طرح بچوں کی نفسیات کا ماں کو پتہ رہتا ہے اسی طرح مولانا اسماعیل میرٹھی کو بچوں کی نفسیات سے حقیقی واقفیت ہے۔ آج بہت سے قاعدے ہیں۔ نورانی قاعدہ، بغدادی قاعدہ مگر جو قاعدہ اسماعیل میرٹھی کا ہے اس کا کوئی جواب نہیں۔ سو سال گزرنے کے بعد بھی ان کی نظمیں تاروں بھری رات، ہماری گائے، دل کی فریاد، فضا اور ماحول کے نظریات سے بہت اہم ہیں۔ یہ الفاظ تھے معروف محقق و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "اسماعیل میرٹھی حیات و خدمات" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ادیب و ناقد اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر فاروق بخشی]سابق صدر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد[نے شرکت فرمائی۔ مہمانان اعزازی کے بطور پروفیسر محمد عابد] سابق پرنسپل، ایم جی ایم کالج، سنبھل[اور ڈاکٹر ریاض انور نے شرکت فرمائی اور مقالہ نگار کے بطور، شعبۂ اردو کی ایم اے کی طالبات نمرانصاری اور مہوش نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات محمد ندیم اور نظامت کے فرائض شعبے کی ریسرچ اسکالر سیدہ مریم الٰہی نے انجام دیے۔ پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ یوم اسماعیل میرٹھی کے موقع پر آج کا پروگرام بڑا اہم ہے۔ اسماعیل میرٹھی اردو کا جو قاعدہ تحریر کیا تھا اسی سے اردو کا فروغ ہوا۔ ہم انہیں صرف بچوں کا شاعر مانتے ہیں مگر ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے بہت سی نظمیں ایسی لکھی ہیں جن کو ہم بچپن سے پڑھتے آئے ہیں۔ آپ ماہر تعلیم بھی تھے۔ آپ کو بچوں کی تعلیم و تربیت کی بہت فکر تھی اس لیے انہوں نے بہت سی کتابیں ترتیب دیں جن میں بہت سے درسی سبق اور نظمیں شامل ہیں۔ انہوں نے نظموں کے علاوہ ماہر تعلیم کی حیثیت سے بھی ہماری تربیت کی۔ نظیر اکبر آبادی کے بعد جو دوری بڑھ گئی تھی اس کو اسماعیل میرٹھی نے پورا کیا۔ اسماعیل میرٹھی نے کئی نسلوں کو تیار کیا جس کا فیض آگے بھی جاری رہے گا۔ ڈاکٹر ریاض انور نے کہا کہ مولانا اسماعیل میرٹھی کو بچوں کے شاعر کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ مولانا اسماعیل میرٹھی کی شاعری مقصدی تھی۔ نظم جدید کے حوالے سے مولانا الطاف حسین حالی اور محمد حسین کو یاد کیا جاتا ہے مگر مولانا اسماعیل میرٹھی نے اس وقت ایسے ادبی کام کیے جو تاریخ میں ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ پروفیسر عابد حسین حیدری نے کہا کہ ہم نے مولانا اسماعیل میرٹھی کی کتابوں سے اردو پڑھنا، لکھنا سیکھا۔ اسماعیل میرٹھی کی کتابوں میں سماج بھی ہے اور سائنس بھی۔ ان کی تحریروں سے بچہ ادیب بھی بنتا ہے اور شاعر بھی۔

بیوہ خاتون کا سسرال والوں پر ہراساں کرنے کا الزام

دیوبند، 12 /نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) بیوہ خاتون نے اپنے سسرال والوں پر ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے۔ جس میں متاثرہ خاتون نے انصاف نہ ملنے پر خودکشی کی دھمکی بھی دی ہے۔ ویڈیو میں بجنور کی رہنے والی شیوانی یہ کہتے ہوئے نظر آرہی ہے کہ اس کی شادی طیب پور بڈا گاؤں میں ہوئی تھی۔ اس کے شوہر نے جو قرض میں ڈوبا ہوا تھا، شادی کے صرف چار ماہ بعد خودکشی کر لی۔ اس نے اس کا قرض ادا کرنے کے لیے اپنے زیورات رہن رکھ کر اپنے شوہر کا قرض اتارا تھا۔ الزام ہے کہ حاملہ ہونے کے باوجود اس کے سسرال والے اسے ذہنی طور پر ہراساں کر رہے ہیں اور غیر قانونی طور پر اس کے شوہر کی جائیداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شیوانی کے مطابق اس معاملے کو لے کر 12 نومبر کو گاؤں میں پنچایت مقرر ہے اور اگر اسے پنچایت میں بھی انصاف نہیں ملا تو وہ خودکشی کر لے گی۔ وہیں دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کا کہنا ہے کہ معاملہ ان کے علم میں ہے۔ ویڈیو وائرل کرنے والی خاتون سے بات کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گاؤں والوں سے بھی رابطہ کر کے معاملے کی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔

ترِوینی شوگر مل دیوبند کے نئے پیرائی سیزن کا آغاز

اس سال بھی کسان فیکٹری کو صاف ستھرا گنا سپلائی کریں گے: یونٹ ہیڈ پشکر مشرا



دیوبند، 12 /نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) ترِوینی شوگر مل دیوبند کے نئے گنا سیزن کا آغاز کر دیا گیا۔ اس موقع پر پی ڈبلیو ڈی کے وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ اور دیگر عوامی نمائندے موجود رہے۔ کنور برجیش سنگھ نے چین میں گنا ڈال کر پیرائی سیزن کا آغاز کیا۔ اس موقع پر شوگر فیکٹری کے احاطہ میں ہون پوجن وغیرہ بھی کرایا گیا۔ ہون پوجن کے بعد وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ یونٹ ہیڈ پشکر مشرا اور دیگر معزز شخصیات نے چین میں گنا ڈال کر پیرائی سیزن کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر برجیش سنگھ نے کہا کہ دیوبند کی شوگر فیکٹری سابقہ سالوں کی طرح اس سال بھی کسانوں کو گنے کی وقت پر ادائیگی کر کے ایک مرتبہ پھر ریکارڈ قائم کرے گی۔ شوگر فیکٹری کے یونٹ ہیڈ پشکر مشرا نے شوگر فیکٹری کو گنا سپلائی کرنے والے کسانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح انہوں نے پچھلے سالوں میں فیکٹری کو صاف ستھرے گنے کی سپلائی کی ہے، انہیں امید ہے کہ اس سال بھی کسان فیکٹری کو جڑوں، پتیوں اور مٹی سے پاک صاف ستھرا گنا سپلائی کریں گے۔ پیرائی سیزن کے اس افتتاحی موقع پر گنا کمشنر او پی سنگھ سمیت شوگر فیکٹری کے افسران اور ملازمین موجود رہے۔

یو پی میں مجلس اور آسپا اتحاد پر اپوزیشن کا سخت رد عمل

عمران مسعود اور رما شنکر راج بھر نے اٹھائے سوالات



سہارنپور: 12 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کی سیاست میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ایک بڑی پیش رفت دیکھنے کو ملی ہے۔ جمعرات کو آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) نے باہمی اتحاد کا اعلان کرتے ہوئے "سماجک پریورتن مورچہ" (Social Change Front) تشکیل دیا ہے۔ اس نئے اتحاد کے بعد یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس سے ریاست میں کانگریس اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے اتحاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس معاملے پر کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں نے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ اس نئے اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے سہارنپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ سیاست کرنے کا حق ہر کسی کو حاصل ہے اور ہر کوئی اپنے طریقے سے سیاست کرتا ہے۔ تاہم، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ نیا محاذ ان کے اتحاد کو نقصان (ڈینٹ) پہنچائے گا، تو انہوں نے کہا کہ نقصان پہنچانے سے کسے فائدہ ہوگا؟ اگر کسی اور کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں تو ہمیں نقصان پہنچا کر دکھا دیں۔ چندر شیکھر آزاد کو وزیر اعلیٰ کا چہرہ قرار دیے جانے پر طنز کرتے ہوئے عمران مسعود نے کہا کہ کانگریس کے پاس بھی عمران مسعود کی صورت میں مسلم چہرہ، آر پی گوتم کی صورت میں دلت چہرہ اور مونا مشرا کی صورت میں برہمن چہرہ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف چہرہ سامنے لانے سے کام نہیں چلتا، بلکہ زمینی سطح پر یہ تصویر پیش کرنی ہوتی ہے کہ آپ عوام کے لیے کیا کر سکتے ہیں، محض ہوائی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ عمران مسعود نے مجلس اور آزاد سماج پارٹی کے اتحاد پر سوال اٹھاتے ہوئے بہار اسمبلی انتخابات کی مثال دی۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں بھی ان کے پانچ ایم ایل اے جیتے تھے، لیکن وزیر اعلیٰ کون بنا؟ وہاں بی جے پی کا ہی وزیر اعلیٰ بنا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کے لیے مددگار ثابت ہونے سے بہتر یہ ہے کہ جب "ببل" پٹ رہا ہو، تو اس کی پٹائی روکنے کے راستے میں رکاوٹ نہ بنا جائے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ رما شنکر راج بھر نے بھی اس اتحاد کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اسد الدین اویسی کو وزیر اعلیٰ بننا چاہیے، اس لیے انہیں حیدرآباد اور تلنگانہ کی لڑائی لڑنی چاہیے اور وہاں دری بچھانے کے بجائے وزیر اعلیٰ بن کر دکھانا چاہیے۔ رما شنکر راج بھر نے مزید کہا کہ اتر پردیش میں اصل اور براہ راست مقابلہ این ڈی اے (NDA) اور انڈیا (INDIA) اتحاد کے درمیان ہونے جا رہا ہے، جہاں پی ڈی اے (PDA) این ڈی اے کو شکست دینے جا رہا ہے۔

بلند شہر میں ہوائی فائرنگ کی ویڈیو وائرل

جہانگیر آباد کے ودی پور گاؤں کا معاملہ، پولیس نے تحقیقات شروع کیں



بلند شہر 12 /نومبر (پریس ریلیز) ضلع بلند شہر میں ہوائی فائرنگ کا ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ جہانگیر آباد کوتوالی علاقے کے تحت آنے والے گاؤں ودی پور سے ایک نوجوان کے ذریعے کھلے عام ہوائی فائرنگ کرنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ نوجوان نے فائرنگ کی ویڈیو میں ڈنگئی والا گانا شامل کر کے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر اپ لوڈ کیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق گاؤں ودی پور کے رہنے والے کپل راجپوت نامی نوجوان نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر یہ ویڈیو پوسٹ کی تھی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد علاقے میں اس معاملے کو لے کر مختلف طرح کی بحث جاری ہے۔ ویڈیو میں نوجوان مبینہ طور پر جشن کے ماحول میں کھلے عام فائرنگ کرتا نظر آرہا ہے۔ اس طرح کے واقعات سے مقامی لوگوں میں خوف اور ناراضگی کا ماحول ہے۔ واضح رہے کہ ہوائی فائرنگ کے واقعات ماضی میں بھی کئی بڑے حادثات اور جانی نقصان کا سبب بن چکے ہیں۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس انتظامیہ نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ اس سلسلے میں سی او شاشا نک شریواستو نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو کی باریکی سے جانچ کرائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویڈیو کی صداقت کی تصدیق ہونے کے بعد متعلقہ نوجوان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی، تاکہ آئندہ اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں پر روک لگائی جا سکے۔

جامعہ عائشۃ الصدیقہ: دینی و عصری تعلیم، تربیت اور تعمیرِ کردار کا روشن مرکز



شراوستی۔ (محمد شرف الدین صدیقی فیضی) قارئین کرام! علم انسان کو شعور عطا کرتا ہے، تربیت اسے کردار کی بلندیوں تک پہنچاتی ہے، اور جب علم و تربیت یکجا ہو جائیں تو ایک صالح اور مہذب معاشرے کی بنیاد پڑتی ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی کا جائزہ اس بات سے لیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی نئی نسل، بالخصوص اپنی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کس قدر فکر مند ہے۔ کیونکہ عورت محض ایک خاندان کا حصہ نہیں، بلکہ نسلوں کی معمار اور معاشرتی اصلاح کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ، باشعور اور دینی اقدار سے آراستہ خاتون اپنے گھر کو علم و اخلاق کا مرکز بنا سکتی ہے۔ اسی عظیم مقصد اور احساسِ ذمہ داری کے تحت ضلع شراوستی، اتر پردیش کے مقام غازی نگر، نزد ناور، دیورانیاں، کٹلیا چوراہا میں قائم جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج اپنی تعلیمی و تربیتی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے کا قیام 4 مئی 2018ء کو عمل میں آیا، جس کا بنیادی مقصد مسلم بچیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم اور عملی زندگی کے ضروری ہنر سے آراستہ کرنا ہے۔

علم و تصنیف کا روشن حوالہ

کسی بھی ادارے کی عظمت کا اندازہ اس کے مقاصد اور اس کے بانی کی علمی و فکری شخصیت سے بھی لگایا جاتا ہے۔ جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج کے بانی و سرپرست فضیلۃ الشیخ علامہ مفتی شبیر احمد علوی مصباحی صاحب ایک صاحب علم، باعمل اور علمی و تصنیفی ذوق رکھنے والے عالمِ دین ہیں۔ آپ کی علمی صلاحیتوں اور تحقیقی ذوق کا اندازہ آپ کی تصنیفی خدمات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے سراجی جیسی اہم کتاب کی شرح بعنوان "الناجی فی حلِ سراجی" تصنیف فرمائی۔ اس کے علاوہ "سوانحِ محمد بن حنفیہ" اور "سیرتِ شعیب الاولیاء" جیسی اہم کتابیں بھی آپ کے قلم سے منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ ان کے علاوہ تقریباً بارہ دیگر کتابیں بھی آپ کی علمی و تصنیفی کاوشوں کا حصہ ہیں۔ مزید برآں سیرتِ سالار مسعود غازی کے موضوع پر بھی آپ کی تصنیفی کاوش جاری ہے، جو آپ کی علمی مصروفیات اور تحقیقی ذوق کا ایک اور مظہر ہے۔ بلاشبہ تصنیف و تحقیق کا یہ ذوق اس بات کی علامت ہے کہ آپ علم کو محض حاصل کرنے ہی نہیں بلکہ اسے عام کرنے اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ ایسے صاحب علم کی سرپرستی میں ایک نسواں تعلیمی ادارے کا قیام خواتین کی دینی و علمی ترقی کے حوالے سے قابلِ قدر اہمیت رکھتا ہے۔

نگرانی اور تعلیمی نظم

اس ادارے کے نگراں، شیدائے حضور شعیب الاولیاء حضرت محمد مسعود احمد علوی صاحب ہیں۔ کسی بھی تعلیمی ادارے کے کامیاب سفر میں علمی رہنمائی، انتظامی نگرانی، معلمات کی محنت اور مسلسل توجہ بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ جامعہ کی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں میں ان امور کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

دینی تعلیم: ایمان و کردار کی تعمیر

جامعہ کا بنیادی امتیاز اس کا دینی تعلیمی نظام ہے۔ یہاں قرآنِ کریم کی تعلیم، قراءت اور دینی علوم کی تحصیل کے ساتھ عالمیت اور فضیلت کے تعلیمی مراحل کا اہتمام ہے۔

اعظم خان نے کہا حکومت بنائیے

ڈاسنا جیل میں ملاقات کے بعد شیو پال یادو کا بیان



غازی آباد: 12 نومبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر شیو پال سنگھ یادو نے 2027 کے یوپی اسمبلی انتخاب کے حوالے سے ایک بڑا بیان دیا ہے۔ غازی آباد کی ڈاسنا جیل میں اعظم خان سے ملاقات کے بعد شیو پال یادو نے بتایا کہ اعظم خان نے ان سے کہا کہ 'حکومت بنائیے'۔ شیو پال یادو کے مطابق اتر پردیش میں ماحول مکمل طور سے بی جے پی کے خلاف ہے۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے اعظم خان کے ساتھ جیل میں ہو رہے سلوک پر بھی سوال اٹھایا۔ شیو پال یادو دہلی واقع 'یوپی سدن' سے روانہ ہو کر ڈاسنا جیل پہنچے تھے، یہاں انہوں نے اعظم خان سے ملاقات کی۔ جیل سے باہر آنے کے بعد میڈیا کے سامنے شیو پال یادو نے اعظم خان کی حالت، ان کے مقدموں اور ملاقات کے نظام کے حوالے سے اپنی بات رکھی۔ انہوں نے بتایا کہ اعظم خان سے جالی لگا کر ملاقات کرائی گئی۔ ان کے مطابق یہ جیل کے پروٹوکول کی خلاف ورزی ہے۔ اعظم خان 4 بار وزیر اور 2 بار رکن پارلیمنٹ رہ چکے ہیں، اس کے باوجود ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ حکومت اعظم خان کو مسلسل ہراساں کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاست میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو جیل میں جالی لگا کر ملاقات کرنے کے نظام کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا۔ شیو پال یادو نے کہا کہ اعظم خان مضبوطی سے کھڑے ہیں اور ہمیشہ سماجوادی پارٹی میں ہی رہیں گے۔ ان کے مطابق اعظم خان نے ان سے کہا کہ '2027 میں حکومت بنائیے'۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اعظم خان جیل سے باہر آنے کے بعد پورے جوش و خروش کے ساتھ سماجوادی پارٹی کے لیے انتخابی مہم چلائیں گے۔ انہیں یقین ہے کہ عدالت سے اعظم خان کو انصاف ملے گا۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، جمعہ ۱۳/ نومبر، ۲۰۲۶

مرکزی کابینہ کے اہم فیصلے، معاشی خود انحصاری کو فروغ

کاروباریوں، خواتین اور کسانوں کے لیے نئی سہولتیں

لکھنؤ:12 نومبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیشی اور قابل قیادت میں مرکزی حکومت ملک کے ہر طبقے کی فلاح و بہبود، معاشی بااختیار بنانے اور خود انحصاری کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مسلسل تاریخی فیصلے لے رہی ہے۔ بدھ کو وزیر اعظم کی صدارت میں مرکزی کابینہ کے ذریعہ لئے گئے اہم فیصلے خاص طور پر صنعت کاروں، خواتین، درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے لوگوں اور خوراک فراہم کرنے والے کسانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ 31 مارچ 2031 تک مائیکرو انٹرپرائزز کے لیے کریڈٹ گارنٹی فنڈ کا جاری رہنا، اور 5000 کروڑ کے کارپس کی منظوری، چھوٹے کاروباریوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس فیصلے سے اگلے پانچ سال میں پردھان منتری مدرا یوجنا کے تحت 6.12 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں، گارنٹی فیس کو 1 فیصد سے کم کر کے 75.0 فیصد سالانہ کرنے سے مائیکرو انٹرپرینیورز پر مالی بوجھ کم ہوگا اور انہیں اپنے کاروبار کو بڑھانے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کی ترغیب ملے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسٹینڈ اپ انڈیا اسکیم کو 31 مارچ 2031 تک جاری رکھنے کا مرکزی کابینہ کا فیصلہ سماجی اور اقتصادی شمولیت کے حصول میں انتہائی قابل ستائش ہے۔ اس اسکیم کے تحت اگلے پانچ سالوں میں خواتین، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے 5.2 لاکھ اضافی کاروباریوں کو مالی امداد فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اسکیم کے آغاز سے لے کر اب تک 2.75 لاکھ سے زیادہ مستفیدین کو قرض کی امداد کی دستیابی اس کی کامیابی اور تاثیر کا ثبوت ہے۔ یہ اسکیم معاشرے کے پسماندہ طبقوں کو انٹرپرینیورشپ سے جوڑنے، انہیں خود انحصار بنانے اور انہیں معاشی ترقی کے مرکزی دھارے میں لے جانے کا ایک طاقتور ذریعہ بن رہی ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ کسانوں کے مفادات کو اولین ترجیح دیتے ہوئے مرکزی کابینہ نے 2026-27 ربیع کے موسم کے لیے فاسفیٹ اور پوٹاش (P-P) کھادوں پر غذائیت پر مبنی سبسڈی (BBS) کی شرحوں کو منظوری دے دی ہے۔ تقریباً 62370 کروڑ کی تخمینی سبسڈی کی فراہمی کسانوں کو سستی قیمتوں پر کھادوں کی دستیابی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس سے کاشتکاری کے اخراجات کو کنٹرول کرنے، کسانوں کی معاشی حالت کو مضبوط بنانے اور زراعت کے شعبے کو ایک نئی تحریک دینے میں مدد ملے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت کی پالیسیوں کا بنیادی مقصد غریبوں، کسانوں، خواتین، نوجوانوں اور صنعت کاروں سمیت معاشرے کے ہر طبقے کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ فیصلے، جو کاروباریوں کو سستے قرضے فراہم کرتے ہیں، پسماندہ گروہوں کو خود روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں، اور کھاد پر سبسڈی کے ذریعے کسانوں کو راحت دیتے ہیں، ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی جانب اہم قدم ہیں۔ شری موریہ نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور مرکزی کابینہ کے ان عوامی فلاح و بہبود کے فیصلوں کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جو مائیکرو انٹرپرائزز کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، خواتین اور پسماندہ طبقات کے درمیان کاروبار کو فروغ دیتے ہیں اور کسانوں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔

موریہ کی افسران کو ترقیاتی کام بروقت مکمل کرنے کی تاکید

ایم ایل اے فنڈ اور دیہی رہائش اسکیموں میں تاخیر پر تشویش



لکھنؤ: 12 نومبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے تمام متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ قانون ساز اسمبلی ایریا ڈیولپمنٹ فنڈ اسکیم کے تحت مالی سال 2026-27 میں منظور کیے جانے والے کاموں کے عمل کو تیز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام کام مقررہ مدت کے اندر منظور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایم ایل اے فنڈ سے کئے گئے ترقیاتی کاموں میں کسی بھی سطح پر غیر ضروری تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ سہولیات کو مضبوط بنانے، اسکولوں میں اسمارٹ کلاسز کے قیام اور ضروری آلات کی دستیابی کو یقینی بنانے اور بقیہ ایم ایل اے فنڈز کا بروقت مکمل بریک ڈاؤن فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کے تجویز کردہ عوامی فلاحی کاموں پر بروقت اور معیاری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت مالی سال 2026-27 کے ہدف کے مقابلہ میں بقیہ مکانات کی فوری منظوری اور اہل استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں مکانات کی تعمیر کے لیے فنڈ کی تیزی سے منتقلی کی ہدایت دی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر اہل مستحقین کو مکانات کی الاٹمنٹ میں کوئی بے ضابطگی یا شکایت پائی گئی تو متعلقہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے محکمہ دیہی ترقیات کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ اس عمل کو مکمل کرنے سے پہلے اہداف کے خلاف منظور شدہ گھروں کی فزیکل تصدیق کو یقینی بنائیں۔ رہائش کی منظوری اور مختص اہلیت کی تصدیق اور تصدیق کے بعد ہی مکمل کی جانی چاہیے۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت کی کہ اضلاع میں زیرو پاورٹی مہم کے تحت جن مستحق مستحقین کی نشاندہی کی گئی ہے انہیں مقررہ اہداف کے مطابق رہائش فراہم کرنے کے عمل کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایم ایل اے فنڈ اور پردھان منتری آواس یوجنا گرامین سمیت محکمہ دیہی ترقی کی تمام عوامی فلاحی اسکیموں کا مقصد عام لوگوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا اور اہل خانوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ غفلت یا غیر ضروری تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام متعلقہ حکام بروقت، شفافیت اور احتساب کو یقینی بنائیں۔ کاموں کی ادائیگی پورٹل کے ذریعے یقینی بنائی جائے اور دوسری قسط کام مکمل ہونے کے بعد ادا کی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ ایم ایل اے فنڈ کے تحت زیر التواء تجاویز کے تخمینہ تیار کرکے فوری طور پر دستیاب کرایا جائے۔ جن اضلاع میں کام کی منظوری زیر التواء ہے، وہاں اس عمل کو تیز کیا جائے اور تمام تجاویز کو مقررہ مدت کے اندر منظور کیا جائے۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت دی کہ ایم ایل اے فنڈ کے تحت جن کاموں کی منظوری دی گئی ہے، لیکن ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہے، انہیں فوری طور پر ترجیحی بنیادوں پر شروع کیا جائے، تاکہ عام آدمی بروقت ترقیاتی کاموں سے مستفید ہو سکے۔ مسٹر موریہ نے عمل آوری کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی سطح پر کئے جارہے کام کی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی اور اپ ڈیٹ رپورٹس رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم ایل اے فنڈ سے کئے جارہے کاموں کی شفافیت اور موثر نگرانی کے لئے جلد ہی پورٹل کے علاوہ ایک موبائل ایپ بھی دستیاب کرائی جائے گی جس کے ذریعہ ایم ایل اے فنڈ کے کاموں سے متعلق معلومات آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے ایم ایل اے فنڈ سے تعمیر شدہ سڑکوں کی دیکھ بھال، طبی

جیور میں بارہ سو کروڑ کا صنعتی پلانٹ قائم ہوگا

روزگار، تکنیکی مہارت اور مقامی صنعتوں میں اضافہ ہوگا: وزیر نندی



لکھنؤ/گوتم بدھ نگر۔12 نومبر۔اتر پردیش صنعتی خوشحالی اور ترقی کی نئی بلندیوں کی طرف مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان اور بیرون ملک سرمایہ کاروں کا بڑھتا ہوا اعتماد ریاست کو مینوفیکچرنگ اور صنعتی ترقی کا ایک بڑا مرکز بنا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں، اتر پردیش حکومت کے صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے جمعرات کو جمنا ایکسپریس وے کے سیکٹر-8 ڈی میں عالمی زرعی اور تعمیراتی آلات بنانے والی کمپنی سی این ایچ انڈسٹریل کے نئے مینوفیکچرنگ پلانٹ کے گراؤنڈ بریکنگ تقریب میں شرکت کی۔ ضلع اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پروگرام میں اپنی باوقار ورچوئل موجودگی کے ساتھ موجود تھے۔ یہ جدید ترین مینوفیکچرنگ پلانٹ تقریباً 1200 کروڑ روپے کی لاگت سے یامونا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ذریعہ الاٹ کی گئی تقریباً 100 ایکڑ اراضی پر قائم کیا جائے گا۔ یہ پروجیکٹ اتر پردیش میں عالمی سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور ریاست کی صنعتی شناخت کو مضبوط کرنے کا ایک اہم ثبوت ہے۔ اس موقع پر صنعتی ترقی کے وزیر نندی نے کہا کہ ملک وزیر اعظم نریندر مودی سے متاثر ہوکر مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور میک ان انڈیا، ”خود انحصار ہندوستان“ اور ”ترقی یافتہ ہندوستان“ کے اپنے عہد کو پورا کر رہا ہے۔ محنتی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قابل قیادت میں اتر پردیش اس قومی عزم کو حقیقت میں بدلنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ آج، اتر پردیش اقتصادی، مینوفیکچرنگ، اور صنعتی ترقی کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ وزیر نندی نے کہا کہ ایکسپریس ویز کی توسیع، نئے ہوائی اڈوں کی ترقی، صنعتی راہداریوں کے قیام اور سرمایہ کاروں کے لیے سادہ اور شفاف پالیسیوں نے ریاست میں صنعتی ترقی کو نئی تحریک دی ہے۔ ڈبل انجن“حکومت کی کوششوں کی بدولت، نوئیڈا اور یمنا ایکسپریس وے کے علاقے بڑے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ HCL اور Foxconn کے سیمی کنڈکٹر پروجیکٹس، جیور میں تقریباً 6750 کروڑ کے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ پروجیکٹس کے ساتھ، ریاست کے صنعتی مستقبل کے لیے نئے امکانات کھول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی این ایچ انڈسٹریل زرعی اور تعمیراتی آلات کی عالمی سطح پر مشہور کمپنی ہے۔ کمپنی کے پاس پہلے سے ہی گریٹر نوئیڈا میں ایک پروجیکٹ چل رہا ہے۔ نتیجتاً، جیور میں 1200 کروڑ کی نئی سرمایہ کاری اتر پردیش کی صنعتی پالیسیوں، بہترین انفراسٹرکچر، اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پر کمپنی کے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ وزیر نندی نے کہا کہ یہ تبدیلی صرف بڑی صنعتوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس سے ریاست کے ایم ایس ایم ای، چھوٹے کاروباری، مقامی سپلائرز، اور تکنیکی طور پر تربیت یافتہ نوجوانوں کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ سی این ایچ انڈسٹریل کا یہ پروجیکٹ روزگار کے نئے مواقع پیدا کرے گا، نوجوانوں کی تکنیکی صلاحیتوں کو وسعت دے گا، اور مقامی صنعتوں اور ذیلی اکائیوں کے لیے نئے امکانات کھولے گا۔ اس سے خطے کی صنعتی سرگرمیاں بھی مضبوط ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش سرمایہ کاری، اختراع، جدید ٹیکنالوجی اور صنعتی پیداوار کے شعبوں میں ایک نئی شناخت قائم کر رہا ہے۔ ریاستی حکومت کا مقصد بڑی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ مقامی انٹرپرینیورشپ، روزگار پیدا کرنے اور ہنرمندی کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ سی این ایچ انڈسٹریل کا یہ نیا پلانٹ اس سمت میں ایک اہم کامیابی ثابت ہوگا۔

اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت سردار بلدیو سنگھ اولکھ، گوتم بدھ نگر کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر مہیش شرما، راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی سریندر سنگھ نگر، جیور کے ایم ایل اے دھیریندر سنگھ، دادری کے ایم ایل اے تیج پال سنگھ نگر، قانون ساز کونسل کے رکن جناب شری چند شرما، بی جے پی کے علاقائی صدر نواب سنگھ نگر، انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کمشنر اور آلوک کمار YEIDA کے سی ای او راکیش کمار سنگھ، سی این ایچ انڈسٹریل کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی چیئرپرسن سوزین ہیووڈ، سی ای او گیرٹ مارکس، صدر اور ایم ڈی نریندر متل اور ڈائریکٹر مینوفیکچرنگ روی کندرا اس پروگرام میں موجود تھے۔

مولانا آزاد کی علم دوستی اور سیکولر نظریات ملک کیلئے مشعلِ راہ ہیں: مقررین

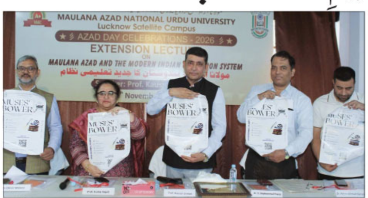
مولانا ابوالکلام آزاد کی یوم پیدائش پر قومی ایکتا فورم کے زیرِ اہتمام فکری و علمی نشست کا انعقاد

لکھنؤ: قومی ایکتا فورم کی جانب سے مجاہدِ آزادی، عظیم مفکر، مفسرِ قرآن، ماہرِ تعلیم اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزادؒ کے یومِ پیدائش کے موقع پر ایک خصوصی فکری و علمی نشست کا انعقاد ایک معزز شخصیت کی رہائش گاہ پر کیا گیا، جس میں شہر کی ممتاز علمی، سماجی اور مذہبی شخصیات، علماء کرام اور مختلف تنظیموں کے سربراہان نے شرکت کی۔ نشست میں مقررین نے مولانا آزاد کی ہمہ جہت شخصیت، ان کی سیرت، سیاسی بصیرت، سماجی فکر، قرآنی علوم سے گہری وابستگی اور غیر معمولی علمی صلاحیتوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ مقررین نے کہا کہ مولانا آزاد محض ایک سیاسی رہنما نہیں تھے بلکہ وہ ایک عظیم مفکر، صاحبِ بصیرت دانشور، بلند پایہ صحافی اور قومی یکجہتی کے علمبردار تھے۔ ان کی فکر آج بھی ہندوستان کے موجودہ حالات میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ مقررین نے کہا کہ مولانا آزاد نے اپنی زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ تفسیرِ قرآن کے میدان میں ان کی شہرۂ آفاق تصنیف ”ترجمان القرآن“ ان کی علمی گہرائی اور فکری وسعت کا ثبوت ہے، تو صحافت کے میدان میں ”الہلال“ اور ”البلاغ“ کے ذریعے انہوں نے آزادی، بیداری اور قومی شعور کی ایک نئی تحریک پیدا کی۔ وہ جدید تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے بھی زبردست حامی تھے۔ آزاد ہندوستان میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی بنیاد مضبوط کرنے اور IIT جیسے اداروں کے قیام کی فکری و پالیسی سطح پر سرپرستی میں ان کا اہم کردار رہا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ مولانا آزاد نے اپنے عہد کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی چیلنجوں کا جس دور اندیشی اور حکمت کے ساتھ سامنا کیا، آج کی نسل کو بھی ان کے تجربات اور طرزِ فکر سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ہمیشہ اختلاف کے باوجود اتحاد، مذہبی ہم آہنگی، جمہوری اقدار اور مشترکہ ہندوستانی تہذیب کو مضبوط بنانے کی وکالت کی۔ نشست میں قومی یکجہتی کے موضوع پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ مقررین نے کہا کہ ہندو مسلم اتحاد اور مشترکہ قومی ورثے کا تحفظ مولانا آزاد کی فکر کی بنیادی روح تھی۔ موجودہ حالات میں ان کے پیغام کو عام کرنا اور سماج میں باہمی اعتماد، رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مقررین نے جمہوریت اور سیکولرازم کے تحفظ کے حوالے سے ایک اہم نکتے پر خصوصی زور دیتے ہوئے کہا کہ جمہوری نظام کو مضبوط اور سیکولر اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے ہر اہل شہری کا ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج کرانا اور اپنے ووٹنگ کے حق کا استعمال یقینی بنانا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے بالخصوص ان نوجوانوں سے اپیل کی جو 18 سال کی عمر مکمل کر چکے ہیں کہ وہ اپنے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے اپنے متعلقہ علاقے کے بی ایل او (BLO) سے رابطہ کریں اور نئے ووٹر کے اندراج کے لیے فارم نمبر 6، جبکہ ووٹر لسٹ میں نام یا دیگر تفصیلات کی تصحیح کے لیے حسبِ ضرورت فارم نمبر 8 پُر کر کے جمع کرائیں۔ تمام شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ووٹر لسٹ میں نام کا اندراج محض ایک رسمی کارروائی نہیں بلکہ ہر ذمہ دار شہری کا جمہوری فریضہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس بیداری کے پیغام کو عوام تک پہنچایا جائے اور ہر اہل شہری اس عمل میں اپنی ذمہ داری ادا کرے۔ اس موقع پر اہلِ حدیث طبقے کے ممتاز عالمِ دین مولانا سید شہاب الدین صاحب، معروف شیعہ عالمِ دین مولانا سیف عباس نقوی صاحب، جماعت اسلامی ہند کے مشرقی اتر پردیش کے صدر جناب ملک فیصل صاحب، آل انڈیا ملی کونسل مشرقی اتر پردیش کے جنرل سکریٹری مولانا نجیب الرحمان مللمی ندوی، سابق ضلع جج جناب بی ڈی نقوی صاحب، جناب ریحان صدیقی سمیت شہر کی متعدد اہم شخصیات موجود تھیں۔ تمام شرکاء نے مولانا آزاد کی قومی، علمی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آخر میں قومی ایکتا فورم کے صدر ارشد اعظمی نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمات کو صرف تقریبات اور تقاریر تک محدود رکھنے کے بجائے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر نئی نسل کو ان کی فکر، علمی وراثت، حب الوطنی، قومی یکجہتی اور وسیع النظری سے روشناس کرانا وقت کا اہم تقاضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی ایکتا فورم آئندہ بھی ایسے فکری، علمی اور سماجی پروگراموں کے ذریعے مولانا آزاد کے پیغامِ اتحاد، تعلیم اور قومی ہم آہنگی کو عام کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔



مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کے انگریزی ششماہی ادبی مجلہ کا اعلان

یومِ آزاد کے موقع پر تخلیقی نگارشات سے متعلق پوسٹر کا باضابطہ اجرا



لکھنؤ، 12 نومبر 2026: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) کے لکھنؤ کیمپس میں طلبہ کی ادبی، تخلیقی اور علمی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم پیش رفت کے طور پر شعبہ انگریزی کی جانب سے ششماہی مجلّے ”میوزز بوور“ (Bower Muses) کے پوسٹر کا باضابطہ اجرا مہمانِ خصوصی پروفیسر کوثر عثمان اور انچارج، لکھنؤ سیٹلائٹ کیمپس، پروفیسر ہما یعقوب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر پہلے شمارے کے لیے مضامین اور تخلیقی نگارشات طلب کی گئیں۔

مجلّے کا بنیادی مقصد طلبہ کو اپنی ادبی و تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ اس کے تحت طلبہ سے تخلیقی تحریریں، شاعری، افسانے، مضامین، کتابوں پر تبصرے، تراجم اور ادب کی دیگر اصناف میں نگارشات شائع کی جائیں گی۔ یہ انگریزی مجلہ کیمپس کے تمام شعبہ جات کے طلبہ کے لیے ہے، خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو۔ مجلہ کے ذریعے مختلف شعبوں کے طلبہ کے درمیان علمی و ادبی تبادلے کو فروغ دینے کے ساتھ انھیں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع بھی فراہم کرنا ہے۔ اس موقع پر کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے نوجوانوں میں مطالعے اور تحریر و تصنیف کے رجحان کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ مجلہ مختلف شعبہ جات کے ابھرتے ہوئے ادبی و تخلیقی صلاحیتوں کے حامل طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا مؤثر موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ وہ جوش و خروش کے ساتھ اپنی نگارشات ارسال کریں اور اس مجلّے کو کیمپس کے علمی، ادبی اور تخلیقی تنوع کا آئینہ بنائیں۔ واضح رہے کہ اس کا پہلا شمارہ 2027 کی پہلی سہ ماہی میں شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔

مسجدیں انسانیت، احترام اور رواداری کا پیغام عام کرنے کے مراکز ہیں: ڈاکٹر جمشید قمر

مولانا آزاد میموریل اکادمی میں مولانا آزاد کی کتابوں کی نمائش کا افتتاح،



لکھنؤ۔ 12 نومبر: مولانا ابوالکلام آزاد کی 138ویں یوم پیدائش اور قومی یومِ تعلیم کے موقع پر مولانا آزاد میموریل اکادمی، لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ تعلیمی، ثقافتی اور ادبی پندرہ روزہ پروگراموں کے سلسلے میں آج اکادمی کے لائبریری ہال میں مولانا آزاد کی تصانیف اور اکادمی کی شائع کردہ کتابوں کی خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ نمائش کا افتتاح رانچی یونیورسٹی، جھارکھنڈ کے شعبۂ اردو کے سابق صدر پروفیسر ڈاکٹر جمشید قمر نے کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر جمشید قمر نے مولانا آزاد کی علمی، فکری اور ادبی میراث پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا مولانا آزاد کے افکار کو نئی نسل اور عام قارئین تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی اہم تصانیف اور تحریروں کا مختلف ہندوستانی زبانوں، خصوصاً ہندی میں ترجمہ کیا جائے، تاکہ اردو سے ناواقف افراد بھی ان کے علمی و فکری سرمایہ سے استفادہ کر سکیں۔ انہوں نے اکادمی کی تازہ مطبوعہ کتاب ”جامع الشواہد: مساجد میں غیر مسلموں کا داخلہ مکمل دلائل“ کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کتاب کی تیاری میں انہوں نے ایک کثیر رکنی تحقیقی ٹیم کے ساتھ تقریباً چھ ماہ تک مسلسل محنت کی۔ ڈاکٹر جمشید قمر نے مولانا آزاد کے اس فکر کی طرف بھی توجہ دلائی، کہ مسجد کا حقیقی احترام یہ ہے کہ وہاں انسانوں کی بھلائی کے لیے لوگ جمع ہوں۔ انسانوں کو مسجد سے نکال دینا اس کی پاکیزگی نہیں بلکہ انسانیت کے احترام کی روح کے منافی ہے۔ اسلام پوری انسانیت کی عظمت اور احترام کی حفاظت کے لیے آیا ہے، نہ کہ لوگوں کو حقیر سمجھنے یا انہیں نیچا دکھانے کے لیے۔ مولانا آزاد نے پاکیزگی کے ظاہری تصور اور انسان کے عقیدے، کردار اور عمل کی حقیقی پاکیزگی کے درمیان فرق کو بھی واضح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد محض عبادت کی جگہ ہی نہیں بلکہ اسلامی تاریخ میں علم، تربیت، اخلاقی اصلاح اور اجتماعی رہنمائی کا مرکز بھی رہی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ میں انسانی وقار، حسنِ سلوک، رواداری اور لوگوں کے ساتھ احترام کا جو درس ملتا ہے، اس کے تناظر میں مساجد کے تاریخی کردار اور ان میں غیر مسلموں کی آمد و موجودگی سے متعلق روایات اور دلائل کا مطالعہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسی موضوع کو علمی اور تحقیقی حوالوں کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ڈاکٹر جمشید قمر نے مزید کہا کہ ”جامع الشواہد“ کے علمی اور تحقیقی مواد کو ہندی میں منتقل کرنے کی ضرورت اسلیے اکادمی کو پڑی، تاکہ اس موضوع پر ایک وسیع تر سماجی اور علمی مکالمہ قائم ہو سکے۔ زبانیں علم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ اس کی ترسیل کا ذریعہ ہونی چاہئیں۔ پروگرام کے آغاز میں اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے مہمان کا خیر مقدم کیا اور مولانا آزاد میموریل اکادمی کی پچاس سالہ علمی، تعلیمی، ادبی اور سماجی خدمات کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اکادمی کی پچاس سالہ خدمات کا بنیادی مقصد مولانا آزاد کی فکر و تعلیمات کو معاشرے کے وسیع تر حلقوں تک پہنچانا اور مختلف زبانوں، مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان باہمی احترام اور فکری روابط کو مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے کہا ترجمہ محض الفاظ کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک زبان کے علمی، فکری اور تہذیبی سرمائے کو دوسری زبان کے قارئین تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔

قرآن کریم حفظ کرنا بلاشبہ عظیم سعادت ہے: مولانا خالد رشید

دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل کے متعلم نے حفظ مکمل کیا



لکھنؤ ۱۲ نومبر۔ رب کائنات کی آخری کتاب قرآن کریم کو یاد کرنا ہر مسلمان کے لیے بلاشبہ عظیم سعادت اور نعمت الٰہی ہے۔ خداوند قدوس کا یہ کلام خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین رسول اکرمؐ پر حضرت جبرائیلؑ کے واسطے سے نازل ہوا ہے۔ اس مبارک کلام کی تلاوت کرنے اور اس کو یاد کرنے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ خوش قسمت اور باعث اعزاز ہیں وہ افراد جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ ہے۔ ان خیالات کا اظہار ناظم دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے کیا۔ وہ آج دارالعلوم کے متعلم اریب احمد عثمانی بن اشفاق احمد عثمانی ایڈووکیٹ کی تقریب تکمیل حفظ قرآن میں تقریر کررہے تھے۔ مولانا نے اریب اور ان کے والدین کو بہت مبارک باد دی۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ دل لگا کر قرآن مجید یاد کریں۔ مولانا نے کہا کہ قرآن کریم اسلامی شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس کے احکام و ہدایات کو جانے اور ان پر عمل کرے۔ مولانا نے کہا کہ علمائے فرنگی محل کے جد امجد استاذ الہند علامہ نظام الدین محمد فرنگی محلی بانی درس نظامی نے ۱۷۰۱ء میں دارالعلوم فرنگی محل کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ وطن عزیز کا اولین دارالعلوم تھا۔ علامہ فرنگی محلی نے اسلامی مدارس کے لیے ایک نصاب ”درس نظامی“ تیار کیا تھا جو کئی سو سال گزرنے کے بعد آج بھی پوری دنیا میں آباد مسلمانوں کے تمام مسالک و مکاتب فکر کے مدرسوں میں پڑھایا جارہا ہے۔ تقریب کا اختتام مولانا فرنگی محلی کی دعا پر ہوا۔ نظامت قاری محمد ہارون نے کی۔ اس موقع پر مہتمم دارالعلوم مولانا نعیم الرحمٰن صدیقی، مفتی محمد عتیق، مولانا اظہر الدین، مولانا عبدالمغیث، قاری محمد شمیم، مولانا عبد اللطیف، قاری طریق الاسلام موجود تھے۔

مچھوا سماج ایکتا سنگھ کے عہدیداروں سمیت سیکڑوں افراد کانگریس میں شامل

لکھنؤ: مچھوا سماج ایکتا سنگھ کے قومی صدر راکیش کمار بند اور قومی جنرل سکریٹری بندریش نشاد نے جمعرات کو اپنی ٹیم کے ساتھ کانگریس ہیڈکوارٹر میں ریاستی صدر آرادھنا مشرا مونا کے سامنے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ ریاستی کانگریس کے نائب صدر دیویندر نشاد کی موجودگی میں مچھوا سماج ایکتا سنگھ نے آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس پارٹی کو کامیاب بنانے کے لیے پوری طاقت سے کام کرنے کا اعلان کیا۔ مچھوا سماج ایکتا سنگھ کے ریاستی سکریٹری رام چندر پاسی، ونود سروج، رام چندر نشاد، سنجے نشاد، ہری کیش نشاد، منجو دیوی، رنجیت کشیپ، رام انوج بند، گڈو یادو سمیت نشاد سماج کے سیکڑوں افراد نے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔

کانگریس جمعہ سے اسمبلی انتخابات 2027 کی تیاریوں کا باضابطہ آغاز کرے گی: تنوج پنیا

لکھنؤ: ریاستی کانگریس کے شعبۂ درج فہرست ذات کے چیئرمین اور رکن پارلیمنٹ تنوج پنیا نے کہا کہ ریاستی کانگریس جمعہ سے اسمبلی انتخابات 2027 کی تیاریوں کا باضابطہ آغاز کرے گی۔ جمعہ کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں ریاستی صدر آرادھنا مشرا مونا کی قیادت میں ریاست کے ضلع و شہر صدور، فرنٹل تنظیموں، شعبوں اور سیلوں کے چیئرمینوں کی ایک روزہ ورکشاپ منعقد ہوگی۔ ورکشاپ میں ریاستی کانگریس انچارج راجندر پال گوتم سمیت تمام قومی سکریٹری شرکت کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ کل ہونے والی اس اہم ورکشاپ میں سینئر رہنما ریاست کے ضلع و شہر صدور اور پارٹی عہدیداروں کو بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت کے خلاف جارحانہ انداز میں جدوجہد کرنے کے طریقے بتائیں گے۔ تنوج پنیا نے کہا کہ حکومت نے نوجوانوں کے روزگار ختم کردیے اور کسانوں کو تباہ کردیا ہے۔ حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے اور اس کے جھوٹے دعووں کی حقیقت بتانے کا کام تنظیم ضلع و شہر صدور کے ذریعے کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی میڈیا سے رابطے اور بات چیت کے طریقے بھی بتائے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ کل ہونے والی ورکشاپ میں میڈیا، سوشل میڈیا، قانونی امور اور کنیکٹ سینٹر کی تربیتی نشستیں بھی ہوں گی۔ ان میں آل انڈیا کانگریس کے شعبۂ میڈیا کے چیئرمین اور کانگریس ترجمان پون کھیڑا عوام تک اپنی بات پہنچانے اور بہتر تال میل قائم کرنے کے طریقے بتائیں گے۔

مین پوری میں پی این جی آپریٹرز کو نامکمل کام مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی

مین پوری، 12 نومبر (یو این آئی) پی این جی گیس ایجنسی آپریٹرز کے ساتھ سپلائی، میونسپل باڈیز، بجلی، ٹرانسپورٹ اور واٹر کارپوریشنوں کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ میں مین پوری کے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر اندرا منی ترپاٹھی نے ہدایت دی کہ پی این جی پائپ لائن کے زیر التواء کام کو باہمی تال میل کے ذریعے فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کھدائی شروع کرنے سے پہلے سائٹ کا معائنہ اور مارکنگ لازمی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ بجلی اور پینے کے پانی کی لائنوں کو نقصان نہ پہنچے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ایجنسی کے نمائندے فوری طور پر جل نگم، میونسپل اداروں اور بجلی کے محکموں کو لے آؤٹ فراہم کریں۔